New Era Magazine
www.newera magazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

جِند

از زید ذوالفقار

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

"اللہ اکبر۔۔۔۔۔اللہ اکبر"

مسجد کے اونچے میناروں سے خدا کے خلیفہ کی صدا بلند ہوئی تھی۔وہ ایک اقرار تھا کہ ہاں میں مانتا ہوں کہ سب سے اکبر تو بس میرا رب ہی ہے۔وہ ایک اعلان تھا ان سب کے لئیے جو اپنی اپنی ذات میں اکبر بنے بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

نہیں تم نہیں۔۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔۔تم تو جھوٹ کو مفروضہ مانے ہوئے ہو۔۔۔۔۔ میں بتاؤں سچ کیا ہے؟؟؟؟

"اللہ اکبر۔۔۔۔۔اللہ اکبر"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے مؤذن کی پکار کا زیرِلب جواب دیا تھا۔وہ تشہد کے سے انداز میں جائے نماز پہ ہی بیٹھا ہوا تھا۔

سفید کرتا شلوار۔۔۔۔۔کہنی تک مڑے ہوئے بازو۔۔۔سر پہ جالی دار سیاہ ٹوپی۔۔۔

یہ اسکا معمول تھا۔اوٹی (آپریشن تھیٹر) والے دن وہ تہجد میں ضرور اٹھتا تھا۔چاہے دو رکعت ہی پڑھتا لیکن پڑھتا ضرور تھا۔یہ عادت پہلی سرجری سے ہی بنی ہوئی تھی۔اسکا ماننا تھا کہ انہی رکعات کی برکت سے اسکے ہاتھوں میں شفا اترتی تھی۔

اذان کے بعد دعاپڑھنے کے بعد اس نے چہرے پہ ہاتھ پھیرااوراٹھ کھڑاہوا۔کمرے سے باہر نکلاتو باورچی خانے سے نکل کر ملازمہ آئی تھی

"تم اتنی جلدی آگئیں؟؟؟؟"

"آپکاڈوٹی ہے ناں صاحب جی،میں نے سوچاناشتہ جلدی بنادوں"

اس نے اثبات میں سر ہلایا

"صاحب جی سکرب(آپریشن تھیٹرکالباس)کونسااستری کروں؟؟؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے پوچھاتھا۔

"کوئی سابھی کردو۔مجھے تو یہ بھی نہیں پتہ کہ میرے پاس ہیں کون کون سے۔۔۔۔۔۔"

"کالاہے،نیلاہے،ایک آسمانی ہے۔۔۔وہ توجی مجھے بڑابھیڑالگتاہے۔۔۔کالاوالا کردیتی ہوں۔۔۔۔"

وہ ہنس پڑا

"تم عورتیں اور تمہاری یہ کلر سکیمیں۔۔۔میچنگ ہاربندے بھی نکال دینااور میک

اپ کا سامان بھی۔۔۔۔"

اس نے ہنس کر کہا تو وہ جھینپ گئی تھی۔وہ کہہ کر نماز کے لئیے نکل گیا تھا۔

اس نے وہ سیاہ سوٹ اٹھایا اور ساتھ لگا کر شیشے کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔بیڈ پہ بیٹھی عینی نے برا سا منہ بنایا تھا

"ہائے فاطمہ ناں۔۔۔۔کالا نا پہن۔۔۔میری دادی کہتی ہیں منحوس رنگ ہوتا ہے یہ "

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"لیکن مجھے تو یہ سب رنگوں میں اچھا لگتا ہے"

"لگتا ہو گا لیکن آج نا پہن ناں۔میں کوئی بد شگونی نہیں کرنا چاہتی لیکن۔۔۔۔توبہ میرے منہ میں خاک تو ریجیکٹ ہو گئی تو؟؟؟؟"

اس نے کندھے اچکا دیئے

"ہو گئی تو ہو گئی۔۔۔کونسا زندگی میں پہلی بار ہوں گی۔۔۔۔ایک بار پھر سہی۔۔۔۔ "

"یعنی اپنی ہی کرنی ہے تونے۔۔۔۔"

وہ چپ رہ گئی۔اب وہ اس کے لیئے جوتا دیکھ رہی تھی۔

"کالا سینڈل ہوگا تیرے پاس؟؟؟؟"

"میں یہاں سیریس بات کر رہی ہوں اور تجھے سینڈل کی لگی پڑی ہے؟؟؟؟؟؟؟"

عینی نے غصے سے اسے دیکھا تھا

"ریجیکٹ ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے عینی۔مجھے پتہ ہے میرا ریکارڈ اچھا نہیں ہے"

"ریجیکٹ ہوگئی تو واپس بلوالی جائے گی۔جانا چاہتی ہے واپس راجن پور؟؟؟؟؟؟؟؟؟

"

وہ چپ رہ گئی تھی۔

"میں بس ایک بات جانتی ہوں عینی۔یہ نحوست بدشگونی،یہ سب کچھ بھی نہیں ہوتا۔

ہمارے اندر کا شر ہوتا ہے جو خیر کا راستہ روک لیتا ہے اور کچھ بھی نہیں۔۔۔۔"

وہ استہزاء سے ہنسی تھی

"اور ایسی بات ہے بھی تو مجھے دیکھ کر چیخیں مارتی ہوئی بھاگ جائے گی تیری یہ بد شگونی۔۔۔۔میری دادی کہتی ہیں نحوست کا دوسرا نام ہوں میں۔۔۔۔۔"

وہ اسے دیکھ کر رہ گئی تھی

"اب بتا۔۔۔۔کالا سینڈل ہے؟؟؟؟؟؟"

وہ واش اپ (آپریشن سے پہلے تیار ہونا) ہو کر آیا تو وارڈ بوائز ابھی سٹریچر سیدھے کر رہے تھے۔اس نے وہاں موجود پی جی کو آنکھیں دکھائیں

"یہ کیا بات ہوئی یار آج پھر لیٹ ہیں۔؟؟؟"

"سر جی وہ آئے ہی لیٹ ہیں سامان لیکر۔میں نے تو کہا تھا ان سے کہ ڈاکٹر بلال ناراض ہوتے ہیں انکی سرجری تیار رکھا کرو ٹھیک نو بجے"

"ناراض ہونا بنتا ہے کہ نہیں بنتا؟؟؟"

اس نے برا سا منہ بنایا تھا

"دس منٹ اور مجھے یہاں پیشنٹ چاہیئے ورنہ یہ بھی میں خود کرلوں گا"

وہ ویٹنگ روم میں آیا۔اسکے کولیگ ڈاکٹر چائے پی رہے تھے۔

"لگتا ہے بارش ہونے والی ہے آج پھر۔بادل بہت گرج رہے ہیں"

اسے شرارت سے دیکھا گیا تھا

"ابھی گرجے کہاں ہیں۔۔۔اور سر جی ہم گرجنے والوں میں سے نہیں ہیں،برسنے والوں میں سے ہیں۔۔۔۔"

وہ وہیں بیٹھ گیا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اج کتنی کر رہے ہیں؟؟؟؟"

"تین"

"سر جی خدا کا خوف کریں۔کچھ ہمیں بھی کرنے دیا کریں۔ہمارے لئیے کچھ بچتا نہیں ہے بس وہی اپینڈیکٹمی (اپینڈکس نکالنے کا آپریشن) کر کر کے تھک گیا ہوں میں"

وہ ہنسا تھا

"اللہ دیتا ہے بندہ لیتا ہے۔۔۔۔۔"

"بندہ کسی اور کو بھی دیدے۔۔۔۔۔۔"

"غفور۔۔۔۔۔۔پیشنٹ پہنچا کیا؟؟؟؟؟"

اس نے چلا کر پوچھا تھا۔

"جی سر۔۔۔۔"

وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"ابھی سے جا رہے ہے؟؟؟؟؟ابھی تو نستھیزیا ہے۔پھر جنرل ہیں۔یہ تو نرسوں کے کام ہیں یار"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے اسے بغور دیکھا تھا

"پھر تم کہتے ہو ہمیں کیا ملتا ہے۔۔۔۔۔"

وہ مسکرایا تھا

"اس پیشنٹ کے بینڈ پہ میرا نام درج ہے۔ڈاکٹر بلال ظفر سرجری کریں گے۔تو میں اسے حلال کیوں نا کروں؟؟؟؟یہاں بیٹھ کر چسکیاں لیتا رہوں اور کسی چیف گیسٹ کی طرح بس فیتہ کاٹنے پہنچ جاؤں؟؟؟؟؟نہیں میرے بھائی۔۔۔۔۔"

وہ نکل آیا تھا۔

سب اسکے طریقہ کار سے واقف تھے لیکن بس۔۔۔۔ہمیں خارش ہوتی رہتی ہے ناں زبان پہ۔۔۔۔

وہ اوٹی پہنچ گیا تھا۔پیشنٹ کو لٹایا جا چکا تھا۔

"السلام علیکم۔۔۔کیسی ہیں اماں جی۔۔۔۔ٹھیک ہیں۔۔۔۔کوئی مسئلہ مسائل تو نہیں ہے۔۔۔۔"

وہ پیشنٹ سے چھوٹی چھوٹی باتیں کرتے کرتے سب کچھ سیٹ کروا رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کل چھ لڑکیاں اور چار لڑکے تھے جو ریزیڈنسی (ڈاکٹروں کا ایک رینک) کے انٹرویو لیئے آئے ہوئے تھے۔انہیں انتظار کرنے کے لیئے کہا گیا تھا

"آج اوٹی ہے تو تقریباً بارہ بجے فری ہوں گے سر۔تب تک آپ ویٹ کریں"

وہ وہیں کوریڈور میں ٹہلنے لگی تھی۔

وہ لڑکے لڑکیاں آپس میں ہنس بول رہے تھے،باتیں کر رہے تھے،ملک شیک اور

سینڈوچ وغیرہ کھاتے ہوئے۔۔۔وہ انہیں بہت دیر تک دیکھتی رہی تھی۔

وہ ان کے درمیان کوئی خلائی مخلوق جیسی تھی۔

وہ کانفیڈنٹ۔۔۔خودمختار۔۔۔آزاد۔۔۔اچھے گریڈز۔۔۔اس سے زیادہ اچھی شکلیں۔۔۔

وہ یقیناً لسٹ کا آخری نام ہونیوالی تھی۔

"مجھے آنا ہی نہیں چاہیئے تھا۔۔کونسا معرکہ مارلوں گی میں۔۔۔ایویں وقت ضائع کیا۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اپنی سوچوں میں گم تھی

"ابو کو کہہ دیتی کہ سلیکٹ نہیں ہوئی۔۔۔ویسے بھی کونسا ہو جاؤں گی۔۔۔۔۔"

اس نے کوفت سے سوچا تھا۔

"سلائن کھولیں۔۔۔۔"

اسسٹنٹ سسٹر کی آواز گونجی تھی۔ہیلپر نے جلدی سے ٹرے میں بوتل کھولی تھی۔

خون میں لال سپونج کے ٹرے میں آتے ہی سارا پانی لال ہوتا چلا گیا تھا۔

"آپ گن لینا سپونج پورے ہیں۔۔۔ورنہ کل کو ہر نیوز چینل ہمیں بتائے گا کہ ہمارا پانچواں سپونج کدھر رہ گیا تھا"

اس نے ہنس کر کہا تھا۔

وہ اووری کے کینسر کی مریضہ تھی۔اس نے وہ تھیلی علیحدہ کی اور باہر نکالی تھی۔

"آرٹری فور سیپس دیں"

سامنے مونیٹر پہ پیشنٹ کے وائٹل (دل کی دھڑکن،بلڈ پریشر وغیرہ) چل رہے تھے۔

ٹِک ٹِک کی آواز سارے میں گونج رہی تھی۔اس نے خون میں تربتر سپونج نکالا اور آخری دفعہ دیکھا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔"

اسسٹنٹ نے ہاں میں ہاں ملائی

"اسٹچز کا سامان منگوالیں؟؟؟؟؟"

"ٹانکیں بھی آپ خود لگائیں گے ؟؟؟؟؟"

"کیوں مجھے یہ سلائی کڑھائی نہیں آتی تو اسکا مطلب مجھے ٹانکے لگانا بھی نہیں آتا ؟؟؟؟"

وہ چپ رہ گیا۔

"ڈاکٹر احمد یہ ایک ذمہ داری ہے ناں۔ میں نے خود سے کہا کہ میں کروں گا یہ آپریشن تو شروع سے آخر تک مجھے ہی کرنا ہے۔ شائد میں خود غرض ہو رہا ہوں کہ کسی کو سیکھنے نہیں دے رہا لیکن میں یہ اس نیت سے نہیں کر رہا کہ کوئی سیکھے نہیں۔ یہ میرا کام ہے اور مجھے کرنا ہے۔ شروع میں سکن سٹیریلائز کرنے سے آخری ٹانکے تک۔۔۔ یہ میرا کام ہے۔۔۔۔"

وہ فورسیپس سے دھاگے کا سرا پکڑے مہارت سے سیتا جا رہا تھا۔

"کیا سمجھے ؟؟؟؟؟"

"یہی کہ سب آپ کو جو کہتے ہیں وہ صحیح ہی کہتے ہیں۔۔۔۔"

وہ زور سے ہنسا تھا۔

وہ ابھی او ٹی میں ہی تھا جب اسکا فون بجنے لگا تھا۔ وارڈ بوائے نے سکرین اسکے سامنے کی۔

"سنیں گے سر؟؟؟؟"

"ہاں۔آن کر کے سپیکر پہ ڈالو"

اس نے خون سے لتھڑے سپونج ٹرے میں ڈالے تھے

"السلام علیکم والدہ۔۔۔۔کیسی ہیں"

"وعلیکم السلام۔۔۔۔۔تو کیسا ہے میری جِند۔۔۔میرا پتر؟؟؟؟"

"آپکی دعا ہے۔۔۔۔۔"

اس نے ڈایاتھرمی سے وہ آرگن کاٹنا شروع کیا تھا۔گوشت کے جلنے کی بو سارے میں بھرنے لگی تھی۔

"تو آئے گا اس ہفتے؟؟؟؟ بات پکی کرنی ہے انیلا کی۔۔۔۔"

وہ چپ رہ گیا تھا

"تو چھوٹا بھائی ہے، تیرا اتنا کرتی ہے وہ۔۔۔۔انکار نا کرنا۔۔۔۔۔"

"والدہ میں نے کچھ کہا تھا شائد"

"اوہ پرانی باتیں چولہے میں ڈال۔۔۔۔چھڈ دے۔۔۔۔۔بس تو نے آنا ہے۔۔۔ تیرے ہیڈ کا فون نمبر ہے میرے پاس یاد رکھنا۔۔۔ماں کی ٹال دے گا افسر کی کیسے ٹالے گا"

وہ زور سے ہنسا اور مڑ کر دیکھا۔انصاری صاحب اسے دیکھ کر ہنس رہے تھے۔

"خود سے آئے گا کہ کروں فون؟؟؟؟؟"

"نہیں ابو جی۔۔۔۔ابھی تو انتظار میں ہی ہیں۔۔۔ایچ اوڈی ابھی او ٹی میں ہیں۔۔۔وہ فارغ ہوں گے تو انٹرویو ہو گا"

"اللہ خیر کرسی۔۔۔۔رب میڈی دھی کوں بوہتا بوہتا دیوے۔۔۔۔۔"

اس نے لمبی سانس بھری تھی۔

"تونے پریشان نہیں ہونا۔۔۔میں بات کروں گا سب سے۔۔۔وہ نہیں بھی مانے تو تجھے فکر کرنے کی لوڑ نہیں ہے۔ تیرا باپ تجھے اجازت دے رہا ہے تو بس یہ کافی ہے۔۔۔"

"یہ بہادری غلط انسان پہ ضائع کر رہے ہیں ابو جی۔۔۔۔"

وہ کہنا نہیں چاہتی تھی لیکن خود کو کہنے سے روک نا سکی

"یہ سٹینڈ تب لئیے ہوتے تو میری ماں زندہ ہوتی۔۔۔۔"

دوسری طرف خاموشی چھاگئی تھی۔اسکے دل کو کچھ ہوا تھا۔

وہ بھی تو عجیب سی حالت میں تھی کہ باپ کو ایذا دیتی تھی اور پھر اس کے رونے سے پہلے خود رو پڑتی تھی۔

"رب میڈی دھی کو آسانیاں دیوے۔۔۔۔"

وہی دعا۔۔۔۔۔بار بار۔۔۔۔

اس نے بیزاری سے وہ لسٹ دیکھی تھی جو ابھی اسے پہنچائی گئی تھی۔

"سر انصاری کہہ رہے ہیں تیار ہو جائیں۔انٹر ویو لینے ہیں۔۔۔وہ صبح سے آئے بیٹھے ہیں باہر"

"یار۔۔۔۔مجھ سے نہیں ہوتے ایسے کام۔۔۔یار سر کو کہو کوئی سر جری ہے تو میں کروادیتاہوں۔۔۔۔"

وہ ہنس پڑا

"ویسے ڈاکٹر بلال ایچ اوڈی (ہیڈ آف ڈیپار ٹمنٹ) آپکو ہونا چاہئیے۔۔۔ماشاءاللہ آپ اتنے قابل ہیں،اتنے ذہین ہیں، گریڈز بھی اتنے اچھے ہیں۔۔۔یہ اچھا نہیں کیا انہوں نے انصاری صاحب کو یہ سیٹ دیکر۔۔۔حق مارا ہے آپکا۔۔۔۔"

وہ اسے دیکھ کر رہ گیا

انسان کو ناشکرا کرنے میں ایک بڑا ہاتھ معاشرے کا ہوتا ہے۔اِدھر اُدھر کے لوگوں کی باتیں۔ہمیں لوگ بتاتے ہیں کہ ہم کیسے کیسے محروم رکھے گ ئے ہیں۔وہ وہ باتیں جو ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔۔۔اب وہ انگلیوں پہ گن سکتا تھا کہ کہاں کہاں کون کون اسکا حق مار رہا ہے کہ اسے ایک ایک بندہ روز کئی بار بتاتا تھا۔اسے جو نہیں ملا وہ سب کو از بر

تھا، جو مل گیا تھا اسکی کوئی گنتی نہیں تھی

"ایک بات سنو بچے۔۔۔۔نصیب سے زیادہ اور وقت سے پہلے کی خواہش بیوقوف کرتے ہیں اور میں۔۔۔۔میں کم از کم بیوقوف نہیں ہوں۔۔۔سمجھے۔۔۔۔"

وہ سر جھکا کر رہ گیا

"سر کو کہو میں آرہا ہوں دس منٹ میں"

"آئیں ڈاکٹر صاحب۔۔۔۔"

وہ کانفرنس روم میں داخل ہوا تو انصاری صاحب نے مسکرا کر کہا تھا۔

"آپکی والدہ ماجدہ کا فون آچکا ہے۔ہدایات دی گئی ہیں کہ ویک اینڈ پہ آپکا ہسپتال میں داخلہ بند کر دیا جائے اور کسی طرح ممکن ہو تو زبردستی آپکو گاڑی میں بٹھا کر آپکے گاؤں بھجوا دیا جائے"

وہ ہنس پڑا۔

"آپ باس ہیں۔کہہ دیتے کہ بی بی تم جانو اور تمہارا لڑکا"

"اللہ توبہ۔۔۔وہ ایسی بڑی شخصیت۔۔۔میری کیا اوقات انکے سامنے۔۔۔۔"

وہ زرا سنجیدہ ہوئے

"چلے جانا بلال۔۔۔تمہاری بہن کا معاملہ ہے"

اس نے لمبی سانس بھری تھی

"یہ بہنیں ہی تو میرے پاؤں کی بیڑیاں ہیں۔۔۔۔ناخود آزاد ہوتی ہیں۔۔۔نا کسی کو آزادی کی تگ ودو کرنے دیتی ہیں۔۔۔۔"

وہ اسے دیکھ کر رہ گئے تھے۔

"خیر۔۔۔نیکسٹ بلوالیں سر۔۔۔۔گھر بھی جانا ہے۔۔۔۔"

انہوں نے بیل پہ ہاتھ مارا تھا

"نیکسٹ۔۔۔۔"

بلال نے دیکھا وہ سیاہ سوٹ میں ملبوس تھی۔اس پہ سیاہ شال جس پہ سنہری پھول بنے

ہوئے تھے، سلیقے سے لئیے وہ اندر آئی تھی۔

"فاطمہ قیوم کھوسہ"

"بیٹھئے"

وہ چادر سنبھالتی آ بیٹھی تھی۔

وہ عام سی لڑکی تھی۔

قدرے گندمی سی رنگت تھی۔۔۔عام سی سیاہ آنکھیں۔۔۔متناسب سے نقوش۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ بہت دیر تک اسے دیکھتا رہا تھا۔

"آپ یہ جاب کیوں کرنا چاہتی ہیں؟؟؟؟"

انصاری صاحب ہی اس سے سوال پوچھ رہے تھے۔اسکے لہجے میں سرائیکی زبان کا رنگ تھا۔مادری زبان تو لہجے میں جھلکتی ہی ہے۔اسکی کچھ باتیں تو اسے ٹھیک سے سمجھ بھی نہیں آئی تھیں۔وہ حد سے زیادہ کنفیوز ہو رہی تھی۔بار بار انگلیاں مڑوڑتی تھی۔

"ڈاکٹر بلال۔۔۔۔۔"

اس نے پہلا سوال پوچھا تو وہ گڑبڑا گئی تھی۔

"میسٹیکٹمی کی کنٹرا انڈیکیشنز کیا ہوں گی؟؟؟"

دوسرے سوال پہ بھی وہ انگلیاں چٹخاتی رہی تھی۔

"کچھ سوچرز تو بتائیں نیچرل۔۔۔۔"

وہ دوسرے ہی نام پہ اٹک گئی تھی۔

بلال کو شدت سے تہمینہ یاد آئی تھی۔وہ آواز بازگشت بن کر گونجنے لگی تھی

"میرے سے نہیں ہو گا۔۔۔بلال نہیں۔۔۔میری بہت بے عزتی ہو گی۔۔۔۔۔"

اس کا دل اپنی تال سے اترنے لگا تھا

"تم کوشش تو کرو۔۔۔۔تم ضرور سلیکٹ ہو گی۔۔۔"

"اور کوئی سوال؟؟؟"

انصاری صاحب کی آواز پہ وہ چونکا۔اسے دیکھا اور پھرا نہیں۔۔۔

"نہیں تھینک یو۔۔۔۔"

"اوکے مس فاطمہ۔۔۔تھینک یو۔۔۔۔"

وہ اسکی طرف گھوم گ ئے۔

"تو؟؟؟؟"

"فائنل کریں۔۔۔۔"

انہوں نے اسے ایسے دیکھا جیسے وہ پاگل ہو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ڈاکٹر بلال ؟؟؟آپ نے ابھی کیا کہا؟؟؟؟"

"سر میری طرف سے کلئیر ہیں۔فائنل کردیں اسے بھی"

وہ اسے دیکھ کر رہ گ ئے تھے۔

"وہ لڑکی جسے سوچرز کے نام بھی نہیں آرہے میں اسے ریزیڈینسی کے لئیے سلیکٹ کروں؟؟؟؟"

"جی۔۔۔نیکسٹ بلائیں"

"بلال وہ یہ ڈیزرو نہیں کرتی۔۔۔۔"

"اج تک کتنی بھرتیاں ہم ڈیزرو نگ لوگوں کی کرتے آئے ہیں؟؟؟؟؟"

"اسکے ہاتھوں میں کل کو کسی کی زندگی ہو گی۔اسے کچھ آتا نہیں ہے"

"تو ہم اسے سکھائیں گے ناں"

وہ چپ رہ گ ئے

"سر ہم بارہ سیٹوں کے لیئے انٹرویو کر رہے ہیں اور کل کینڈیڈ ٹس بارہ بھی نہیں ہیں۔ اسے رکھ کر ہم کسی کا حق نہیں ماریں گے۔وہ سیٹ جو جانے کب تک فارغ رہے گی وہ کسی کو مل جائے گی۔"

"میں تمہارے فیصلے میں تمہارے ساتھ شامل نہیں"

"سر! کتنی بار آپ نے میری بات مان کر بعد میں سوچا ہے کہ کاش یہ نا کیا ہوتا ؟؟؟؟؟"

وہ ایک بار پھر چپ رہ گ ئے تھے۔

وہ بے یقینی سے وہ لسٹ دیکھ کر رہ گئی تھی۔

"آپ سب کو مبارک ہو۔۔اپ ہم سب کے ساتھ کام کرنے جا رہے ہیں تو آپکو خوش آمدید اور میں امید کرتا ہوں کہ یہ سفر اچھا رہے گا۔بیسٹ وشز"

فاروق انصاری کہہ کر جا چکے تھے اور وہ ابھی تک بے یقین تھی۔

تو وہ ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔

اس نے ایک نظر اپنے سیاہ لباس پہ ڈالی تھی۔جیسا انٹرویو وہ دیکر آئی تھی،اسکے بعد اسکا سلیکٹ ہونا معجزہ ہی تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ گھر کے لیئے نکلنے کو تھا جب کوریڈور میں نوٹس بورڈ کے پاس لڑکیوں میں اسے وہ بھی نظر آئی تھی۔

"فاطمہ قیوم کھوسہ"

اس نے بے اختیار اپنی سکرب کی شرٹ ٹھیک کی تو چونک پڑا۔وہ بھی تو سیاہ لباس میں ہی تھا۔

تو یہ قدرت کا اشارہ تھا؟؟؟؟؟

وہ مسکرا دیا تھا۔

"خیر ہو سرجن صاحب۔۔۔اتنے نجومی کب سے ہو گۓ آپ؟؟؟؟؟"

اس نے دل ہی دل میں سوچا تھا۔وہ پاس سے گزرا اوران سب کو مبارکباد دی تھی۔وہ اسے دیکھ بھی نہیں رہی تھی۔وہ تو بس لسٹ میں اپنے نام کو گھورتی جارہی تھی۔

وہ سٹاف روم میں آیا اور رجسٹر میں دستخط کر رہا تھا جب مہران اندر آیا

"میں نے سنا تو نے پھر سے کتے کی طرح رال ٹپکائی ہے؟؟؟؟؟؟؟؟"

اسکی گردن کی نسیں تن گئی تھیں۔

"چہ چہ۔۔۔کتنی بری بات ہے۔۔۔بیچاری وہ تو بچی ہے۔۔۔ایسے ایسے بھی ہوتے ہیں نفس کے مارے لوگ۔۔۔"

"بکواس خود سے بند کردے گا یا میں کرواؤں؟؟؟"

وہ ہنسا تھا

"تو کیا کروا سکتا ہے مجھے پتہ ہے۔۔۔اور میں کیا کروا سکتا ہوں یہ شائد تجھے پتہ نہیں ہے۔۔۔۔ابھی کے ابھی اس لڑکی کو باہر نکلوا سکتا ہوں میں۔۔۔۔غور سے دیکھ۔۔۔تیرے سے اونچا نہیں تو تیرے سے نیچا بھی نہیں ہوں۔۔۔"

"گو ٹو ہیل"

وہ کہہ کر مڑنے کو تھا۔

"ہر لڑکی پہ دل آجاتا ہے ناں تیرا۔۔۔۔کیوں کہاں کب کیسے دیکھے بغیر بس آجاتا ہے۔۔۔۔ہے ناں؟؟؟؟؟"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے مڑ کر دیکھا۔وہ اسے غصے اور نفرت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

رات ایسی سیاہ تھی کہ سانس لینے میں دشواری ہوتی تھی۔کسیلا دھواں حلق سے سیدھا پھیپھڑوں تک جاتا تھا اور سانسیں اندر ہی گھٹ جاتی تھیں۔

وہ ہاتھ جوڑے انکے کے سامنے کھڑا تھا۔

"بھائی نہیں۔۔۔۔پلیز بھائی۔۔۔۔آپکو اللہ کا واسطہ ہے۔۔۔۔پلیز۔۔۔"

"ہٹ جاسامنے سے۔۔۔۔میں کہہ رہاہوں ہٹ۔۔۔۔"

"نہیں۔۔۔۔اسکی کوئی غلطی نہیں ہے۔۔۔"

کسی نے اسے کھینچاتھا۔اسکی اوٹ میں چھپی وہ نشانے پہ آچکی تھی۔

"بھائی نہیں۔۔۔۔"

گولی چل چکی تھی۔

ایک۔۔۔دو۔۔۔۔چار۔۔۔۔سات۔۔۔

خون۔۔۔۔چیخیں۔۔۔۔اندھیرا۔۔۔۔وحشت۔۔۔کسی کے رونے کی آواز۔۔۔۔۔

بلال لمبی سانس لیکراٹھ بیٹھا تھا۔

خواب اور حقیقت کے درمیان کی وہ نازک سی ڈور ٹوٹ گئی تھی۔

اسکاسارا جسم پسینے میں بھیگاہوا تھا۔سانس دھونکنی کے جیسے چل رہی تھی۔سناٹے میں اسکے دل کی دھڑکن دور تک گونج رہی تھی۔وہ بہت دیر تک بستر پہ بیٹھا، سر جھکائے ہانپتارہاتھا۔وہ حقیقت تھی جو خواب جیسی تھی۔وہ خواب تھاجو حقیقت بھی تھا۔

کچھ سوچ کر اس نے اپنی داہنی ٹانگ سے پائنچہ اوپر کیا تھا۔ ٹخنے سے زرا اوپر تک وہ سرجری کا نشان تھا۔

ایک۔۔۔۔دو۔۔۔چار۔۔۔۔سات۔۔۔۔

سات ٹانکے۔۔۔۔۔

اس نے بے بسی سے ان پہ ہاتھ پھیرا تھا۔

"مجھے۔۔۔۔۔۔مجھے معاف کر دینا تہمینہ۔۔۔۔۔"

اس نے کرب سے سرگوشی کی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کانفرنس روم میں ان سب کو بلوایا گیا تھا۔

وہ سارے سینئیر سرجن بھی موجود تھے۔اس کا مقصد بھی ان نئے ریزیڈنسی پہ آنیوالوں کے ساتھ انٹریکشن کرنا تھا۔

بلال نے دیکھا کل کے برعکس وہ آج لہورنگ لباس میں ملبوس تھی۔ سفید اوور آل

پہنے،اپنی ساتھیوں کے درمیان خاموش بیٹھی تھی۔وہ بہت دیر تک اسے دیکھتا رہا تھا۔
اسکی نظروں کا ارتکاز محسوس کر کے اس نے دیکھا تو وہ سر جھکا گیا۔

"پاگل ہو گیا ہے تو؟؟؟؟ایسے کیوں بار بار دیکھ رہا ہے۔۔۔لوفروں کی طرح۔۔۔"

اس نے خود کو گھر کا تھا۔

"ڈاکٹر فاطمہ قیوم،آپ اپنا انٹرو دیں گی"

بلال نے دیکھا اسکا چہرہ لال پڑتا چلا گیا تھا۔چہرے پہ پزل ہونے کا احساس اپنا رنگ بھرنے لگا تھا۔ویسی ہی جیسی وہ کل انٹرویو کے دوران تھی۔وہ کئی بار اٹکی تھی حالانکہ اب کوئی سبق تو نہیں سنانا تھا۔

وہ بیٹھی تو اس نے سب سے پہلے تالی بجائی تھی اور وہ اس دن اسکی پہلی اور واحد تالی تھی۔مہران نے طنزاً اسے دیکھا اور لعنت بھیجنے کا اشارہ کیا۔جواباً اس نے اسے بائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی دکھائی تھی۔

"یہاں غلطی کی کوئی گنجائش نہیں ہے بچو۔۔۔ایک غلطی اور ہم مسیحا سے قصائی بنا دیئے جاتے ہیں۔کوشش نہیں کرنی بلکہ اپنی ساری جان لگا دینی ہے کہ ہم سے غلطی نا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہو۔باقی یہ سب ہے تواللہ کے ہاتھ میں لیکن نیتوں کا اجر بھی تو ملتا ہے ناں۔۔۔۔"

نیت تواس نے بھی کی تھی۔

بڑے صدقِ دل سے۔۔۔بہت دیر تک۔۔۔۔

وہ وارڈراونڈ پہ تھے۔

آج ڈاکٹر بلال ظفر نے راونڈ کرنا تھا۔وہ پی جیز،ریزیڈنسی والے اور اچ اوز انکے ساتھ تھے۔وہ ایک ایک بیڈ پہ رکتا،پیشنٹ کے بارے میں پوچھتا اور ہدایات دیتا جاتا۔

وہ تیسرا بیڈ تھا۔پیشنٹ کو گال بلیڈر سٹونز کا مسئلہ تھا۔

"جی ڈاکٹر فاطمہ۔کو لیسیسٹیکٹمی ہے ٹریٹمنٹ آف چوائس لیکن ہم نہیں کر رہے۔کیا وجہ ہو سکتی ہے؟؟؟؟؟؟"

وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔وہ سوچ میں پڑ گئی۔سب کی نظریں اس پہ ہی گڑی ہوئی تھیں

"کم آن یہ تو کامن سینس کا سوال ہے"

وہ سر جھکا گئی۔وہ اسے بتانے لگا تھا۔

اگلے بیڈ پہ بھی اس نے اس سے ہی پوچھا تھا اور اسکے ٹوٹے پھوٹے جواب پہ بہت دیر تک سمجھاتا رہا تھا۔

اس پورے راؤنڈ میں اس نے بس اسے ہی مخاطب کیا تھا اور اسی سے ہی سوال کیئے تھے۔اسکا چہرہ لال پڑ چکا تھا اور ماتھا پسینے سے بھگا چکا تھا۔

"کیا مصیبت ہے، یہ کیوں میرے پیچھے پڑ گیا ہے"

اس نے کوفت سے سوچا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے خود بھی نہیں پتہ تھا کہ کیا مصیبت تھی۔کیا وجہ تھی کہ وہ بس اسی کی طرف کھنچتا جاتا تھا۔اسے دیکھتا تو دیکھتے رہنے کو دل کرتا تھا۔دیکھتا رہتا تھا تو اسے مخاطب کرنے کو جی چاہتا تھا۔وہ بولتی تھی تو جی چاہتا تھا کہ وہ بولتی رہے پر۔۔۔۔

وہ بولتی ہی نہیں تھی۔

چپ چپ۔۔۔۔خاموش۔۔۔گم صم سی۔۔۔۔

اسکی ایک وجہ شائدا سکے گریڈز بھی تھے۔وہ جانتا تھا اسکا علم اتنا وسیع نہیں تھا۔ کہہ سکتے تھے کہ وہ وہاں تک مر مر کہ پہنچی تھی۔ لیکن اگر اسکا دل نہیں تھا تو وہ وہاں کیوں تھی؟؟؟وہ اسکا پیشن تو بالکل بھی نہیں تھا۔وہ دو دن میں جان چکا تھا کہ سرجری اسکا جنون نہیں تھا۔وہ وہاں مارے باندھے آتی تھی۔وہ اسکی ضرورت بھی نہیں ہو سکتا تھا۔

انٹرویو کے دوران اتنا تو وہ جان چکا تھا کہ وہ ایک جدی پشتی رئیس گھرانے سے تھی۔ اسکا سرنیم جس شخص کا تھا، وہ اپنے علاقے میں مشہور تھا۔

پھر کیا تھا۔۔۔۔۔

وہ نہیں سمجھ سکا تھا۔

اور یہ کھوج اسے اسکے اور پاس جانے کو کہتی تھی۔

اور شائد یہ اس کھوج سے کہیں زیادہ تھا۔ڈاکٹر بلال ظفر کو وہ اچھی لگنے لگی تھی۔

گھر پہ سب ویسا ہی تھا۔

حویلی ویسے ہی تمکنت سے سر اٹھائے کھڑی تھی۔اسکی گردن میں بھی ویسا ہی سریا تھا جیسا اس کے مکینوں کی گردن میں تھا۔

اکڑے ہوئے بدن۔۔۔کلف زردہ لباس۔۔۔اونچے شملے۔۔۔ تنی ہوئی گردنیں۔۔۔دھرتی ہلاتی چال۔۔۔

وہ اسکے بھائی تھے۔کزنز تھے۔چاچے تھے۔وہ سب اسکا خاندان تھا۔ایک ایسا خاندان جہاں وہ مِس فٹ تھا۔

"السلام علیکم والدہ"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ تپاک سے ملی تھیں

"جیوندارہ۔۔۔میرا پتر۔۔۔میری ٹھنڈ۔۔۔ماں قربان"

اسکی باری آتی تھی تو وہ ماں ہی بن جاتی تھیں۔بس ایک ماں۔۔۔پھر وہ اپنے قبیلے کی سردار سرکار نہیں رہتی تھیں۔

"مجھے پتہ تھا۔۔۔میرا دل کہتا تھا تو ضرور آئے گا۔۔۔آادھر میرے کول بیٹھ۔۔۔ بیٹھ۔۔۔تجھے دیکھوں تو سہی۔۔۔"

وہ مسکرایا اور انکے پاس آ بیٹھا

"ماں سے ناراضگیاں۔۔۔۔"

"کیسی باتیں کرتی ہیں والدہ۔۔۔۔"

"تے فیر چار مہینوں میں تیرا ایک بار بھی دل نہیں کیا گھر آنے کو؟؟؟؟؟"

وہ ایک لمحے کو چپ رہ گیا

"بس والدہ مصروفیات۔۔۔ ہسپتال۔۔۔"

"جہنم میں گیا ہسپتال۔۔۔ خصماں نوں کھاوے۔۔۔ تجھے بھی بس شوق ہے غلامی کا۔۔ کب سے کہہ رہی ہوں اپنا ہسپتال کر۔۔۔ ادھر آ جا۔۔۔ یہاں رہ۔۔۔ یہاں راتوں رات تیرے لیئے عمارت کھڑی کر دیں گے تیرے بھائی"

وہ انہیں دیکھ کر رہ گیا۔

"میری جگہ وہاں ہے والدہ"

"اپنے پیو جیویں ضدی ایں۔۔۔۔۔"

وہ اسے دیکھ کر رہ گئیں۔وہ مسکرا دیا تھا۔ تبھی وہ ٹرے لیئے آئی تھی۔

"السلام علیکم بھائی"

وہ اس سے ڈیڑھ ماہ چھوٹا تھا لیکن وہ اسے دس سال بڑے بھائی کی طرح پیش آتی تھی۔
اب بھی اسکے سامنے سر جھکا تو اس نے شفقت سے اسے ساتھ لگایا تھا

"کیسا ہے میرا بچہ؟؟؟؟"

وہ کیسی تھی یہ تو اسکی شکل پہ لکھا تھا۔وہ اسکی آنکھوں میں جھانکنا چاہتا تھا اور وہ نظریں تک نہیں اٹھا رہی تھی۔اسکا دل کٹ کر رہ گیا تھا۔

"میڈی دھی رانی۔۔۔دل لگ گیا شہر میں؟؟؟؟"

اس نے ہولے سے اثبات میں سر ہلایا تھا۔وہ محبت سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

"رب حیاتی دیوے۔۔۔جندڑی کا دھاگہ لمبا ہووے۔۔۔"

فاطمہ نے دیکھا ان پہ بڑھاپا وقت سے پہلے نازل ہو چکا تھا۔پچاس کے پیٹے میں انکے ساتھ داخل ہوئے اسکے تائے چاچے ابھی تک ہٹے کٹے تھے اور وہ۔۔۔انہیں دیکھ کر

ترحم آتا تھا۔ بال ایسے سفید ہو رہے تھے جیسے بس اب کبھی رات نہیں ہو گی۔ چہرہ دن بدن سکڑتا جارہا تھا۔

"دادی کا حال پوچھ لے۔۔۔ بیمار ہے"

وہ ان کے ساتھ ہی انکے کمرے میں آئی تھی۔

"السلام علیکم دادی"

"اماں دیکھ۔۔۔ تیری ڈاکٹرنی آ گئی اے۔۔۔۔"

انہوں نے اسے یوں دیکھا جیسے وہ کوئی کمین ہو۔

"تیرے ذریعے ہم پہ تھوڑی سواہ ڈلی تھی قیوم جواب تیری بیٹی بھی اسی پاسے آ گئی ہے"

اسکے تایا بھی وہیں تھے۔ اسے افسوس سے دیکھا تھا

"تجھے کیا ہو گیا ہے قیوم۔۔۔ ہیں؟؟؟ کیوں کر رہا ہے یہ سب؟؟؟؟"

وہ دانت دبائے کھڑے رہے

"سارا پنڈ تھو تھو کرتا ہے ہم پہ۔۔۔جن کے گھر کی عزت پہ کبھی کسی نے آنکھ نہیں اٹھائی تھی،وہ سارے شہر میں کھے کھاتی پھرتی ہے۔۔۔۔"

"بھائی جی بس۔۔۔۔وہ میری بیٹی ہے"

"ہماری کچھ نہیں لگتی؟؟؟"

"لگتی تو آپ یہ زبان نا استعمال کرتے۔۔۔۔"

"قیوم۔۔۔اپنی اولاد جب بھٹک جاے تو اسکی اصلاح بھی کرنی پڑتی ہے"

انکی نظروں کے سامنے وہ منظر دوڑ گیا تھا۔

درخت سے بندھا وہ وجود۔۔۔۔پتھر۔۔۔خون۔۔۔چیخیں۔۔۔وہ کانپ کر رہ گ ےئے تھے

"ایک بات یاد رکھنا بھائی صاحب۔تب میں بے بس تھا،پر اپنی دھی کے لئیے میں لڑ جاؤں گا۔۔۔مر جاؤں گا۔۔"

اسکا ہاتھ پکڑ کر وہ کمرے سے نکل آئے تھے۔

"والدہ یہ سب نا کریں ناں۔۔۔۔"

اس رات اس نے ماں کو منت بھرے لہجے میں کہا تھا

"اللہ نا کرے۔۔۔میرے منہ میں خاک لیکن بعد میں پچھتانا پڑ گیا تو کیا کریں گے ہم ؟؟؟؟"

"میں ساری حیاتی میں اپنے کسی فیصلے پہ نہیں پچھتائی ہوں پتر۔۔۔۔"

وہ بے بسی سے انہیں دیکھ کر رہ گیا

"سمیع اللہ اور اور ثمینہ کا کیا جوڑ ہے والدہ؟؟؟عمر کا فرق نظر نہیں آ رہا آپکو؟؟؟میں اسے غلطی کیسے نا کہوں؟؟؟"

"یہ غلطی نہیں ہے۔جو وہ مشٹنڈی کر گئی ہے،اسکا خمیازہ ہے۔زبان دی تھی تیرے چاچے کو،اسکا کچھ مطلب ہوتا ہے۔تیرے وہاں شہر میں نہیں ہوتا ہوگا لیکن یہاں ہے۔ہم کھرے لوگوں کے لئیے زبان ہی سب کچھ ہے۔۔۔۔۔"

اس نے انہیں بغور دیکھا تھا

"اور اولاد؟؟؟؟وہ آپکے لئیے معنی نہیں رکھتی۔۔۔؟؟"

"وہ میری بیٹی ہے۔میرا خون۔میں جو کہوں گی وہ کہے گی آمین۔۔۔۔"

اس نے لمبی سانس بھری تھی

"وہ بھی آپکا خون تھی والدہ"

"آخ تھو۔۔۔۔۔۔۔"

انہوں نے زمین پہ تھوکا تھا۔وہ انہیں دیکھ کر رہ گیا تھا۔

"ایک بار پھر سوچ۔۔۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بس۔۔۔۔۔"

انہوں نے ہاتھ اٹھایا تھا

"تولاڈلہ ہے پر ابھی اتنا بڑا نہیں ہوا کہ میرے فیصلوں میں ٹانگ اڑائے۔کل اسکی منگنی ہے تو ہے۔بس۔۔۔۔ہمارے خاندان میں باہر کہیں شادی ہوئی ہے کسی کی اور نا ہی ہو گی۔سمیع اللہ اس گھر کا داماد بنے گا تو بس وہی بنے گا۔۔۔۔"

اس نے تھک کر سر جھکایا تھا۔

وہ گھر چھٹی گزار کر واپس آئی تو ذہن پہلے سے زیادہ تھکا ہوا تھا۔زندگی تو پہلے ہی ایک الجھی ہوئی پہیلی تھی۔اس دن راؤنڈ کے دوران بھی وہ غیر حاظر سی تھی۔انصاری صاحب کے پیچھے پیچھے وہ ہر بیڈ تک جارہے تھے

"مس فاطمہ!!کیا بہتر رہے گا ان کے لیئے؟؟؟کل کو سرجری کردیں کہ فالواپ پہ ڈالیں؟؟؟"

پہلے تو اس نے سنا ہی نہیں تھا۔جب سنا تو سمجھ نہیں سکی تھی۔اب وہ اسکے جواب کے منتظر کھڑے تھے اور وہ سوال میں ہی اٹکی ہوئی تھی۔

"سر کل سرجری کردیتے ہیں"

بلال جلدی سے بولا تھا۔

"کونسا پروسیجر ٹھیک رہے گا؟؟؟"

وہ اس سے ہی پوچھ رہے تھے لیکن اب کی بار وہ پھر سے بتانے لگا تھا۔انہوں نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے اشارہ کیا کہ سب کے سامنے وہ اسے ٹوکنا نہیں چاہتے

تھے لیکن وہ بولتا رہا۔

" Be attentive "

اس کہہ کر وہ آگے بڑھ گ ئے تھے۔

وہ شخص اسکی سمجھ سے باہر تھا۔اپنے راؤنڈ میں وہ اس سے کرید کرید کر سوال کرتا تھا اور اب کسی اور نے پوچھا تو خود سے بتانے لگا تھا۔شائد اسے اپنی قابلیت جھاڑنے کا شوق تھا۔یا پھر۔۔۔۔۔۔

وہ کیفے میں داخل ہوا تو وہ ایک طرف اکیلی بیٹھی تھی۔سامنے کھانے کی پلیٹ رکھے بے توجہی سے کھا رہی تھی۔وہ اپنی مطلوبہ شے لیکر اسکے پاس پہنچ گیا۔وہ بیٹھی تو اس نے چونک کر دیکھا۔وہ مسکراتا ہوا اسے ہی دیکھ رہا تھا

"آپ سوچ رہی ہوں گی کہ کیسا بد تمیز آدمی ہے۔اجازت مانگے بنا بیٹھ گیا"

اس نے جلدی سے نفی میں سر ہلایا

"میں پوچھ بھی لیتا تو آپ یہی کہتیں ناں کہ جی بیٹھ جائیں۔۔۔ تو بس۔۔۔۔لفظوں کی

فضول خرچی کا بھی حساب کتاب ہونا ہے"

اس نے خاموشی سے نوالہ لیا تھا۔

"میں نے سنا ہے اپ کو کچھ شکایات ہیں مجھ سے۔۔۔۔"

"مثلاً؟؟؟؟؟"

"یہی کہ میں آپکے پیچھے پڑا رہتا ہوں۔ہر وقت سوال جواب۔۔۔اپنی قابلیت جھاڑنے کا شوق ہے وغیرہ وغیرہ"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ گڑبڑا گئی۔نجانے کب اس نے اسکی باتیں سن لی تھیں

"ایسی کوئی بات نہیں ہے سر"

"ایسی کوئی بات ہے بھی نہیں۔۔۔۔بس یہ ہے کہ میں چاہتا ہوں آپ سب سیکھ جاؤ۔۔۔جلدی سے۔۔۔اچھا اچھا۔۔۔۔کوئی آپ پہ انگلی نا اٹھا سکے کہ یہ کیوں ہے یہاں۔۔۔۔"

اس نے اثبات میں سر ہلا دیا

"میں ہو چھتا ہوں اور آپکو اچھا نہیں لگتا،ایمبیر یس ہوتی ہیں تو بتا دیں۔میں زپ کر

لوں گا۔پرامس۔۔۔"

"نو سر۔۔۔۔میں کمفرٹیبل ہوں"

"گڈ۔۔۔۔"

وہ پانی پینے لگی تھی۔

"کل سرجری اسسٹ کریں گی میرے ساتھ؟؟؟؟؟"

وہ اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsane|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈاکٹر انصاری نے سنتے ہی منع کر دیا تھا

"ہرگز نہیں۔۔۔وہ اتنا کمپلی کیٹڈ کیس ہے اور تم اسسٹنٹ کے طور پہ اسے ساتھ کھڑا کرنا چاہتے ہو۔۔۔نہیں بلال"

"سر میں کونسا اکیلا ہوں۔احمد ہو گا ناں ساتھ"

"پھر بھی نہیں"

انہوں نے قطعیت سے کہا تھا۔

"تمہیں بھی پتہ ہے اور مجھے بھی کہ اسکے پاس کتنا نالج ہے اور وہ کتنی سکل فل ہے۔ چار سو چرز لگتے نہیں ہوں گے اس سے اور تم۔۔۔ نہیں۔۔۔ کسی اور کو کرلو۔۔۔ فہد ہے، ہما ہے۔۔۔ان میں سے کوئی۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔۔پھر میں یہ کیس نہیں کروں گا"

اس نے فوراً کہا

"اپ خود کرلیں یا کچھ بھی۔۔۔میں آؤں گا ہی نہیں کل۔۔۔ٹھیک ہے؟؟؟؟"

"یار بلیک میلنگ نا کیا کر۔۔۔۔"

"تو پھر آپ بھی مجھ پہ ٹرسٹ کیا کریں ناں۔۔۔پہلی دفعہ میں ہی۔۔۔"

ہر رگ تینوں سوٹ کریندا

ہِک رنگ پر جان کڈیندا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو ایک میرا ہیرو ہے۔۔۔۔وہ بڑا اچھا سرجن ہے۔۔۔سچ میں۔۔۔اور ایک میری ہیروئن ہے۔۔۔اسکا تو کیا ہی کہوں۔۔۔آئے ہائے۔۔۔۔اسکی تو کیا ہی بات ہے۔۔۔۔

وہ زندگی کی ہر فہرست میں بھلے پہلے نمبروں پہ نہیں ہے پر میرے لیئے تو وہ خاص ہے۔۔۔ہر لڑکی خاص ہی ہوا کرتی ہے۔۔۔۔ہر فاطمہ۔۔۔۔ہر ہر فاطمہ۔۔۔اور اسکے جیسی ہی ہر لڑکی جو عام ہوتی ہیں۔۔۔۔لیکن خاص۔۔۔۔خاص الخاص۔۔۔

تو جناب۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ سرجن جسے دو دن پہلے تک یہ بھی پتہ نہیں تھا کہ اسکے پاس کون کون سا سکرب ہے،اج وہ خاص طور پہ سیاہ ڈریس پہن کر آیا ہے۔اسے جو دیکھ چکا تھا کہ وہ اسی رنگ میں آئی ہے۔

تو۔۔۔۔

پارکوں کی۔۔۔مہنگے ریستورانوں کی۔۔۔ٹھنڈے ٹھار افس کی پریم کہانیاں تو بہت دیکھی اور سنی ہیں۔۔۔اس آپریشن تھیٹر کی محبت کہانی سنیں گے؟؟؟

چلیں میں بتاتا ہوں۔۔۔۔

فضامیں دواؤں کی باس ہے۔اینٹی سیپٹکس کی اور نجانے کون کون سی بو ہے۔فرش پہ خون کے چھینٹے بھی ہیں۔فضامیں وائٹل کی ٹک ٹک ٹوں ٹوں ہے۔ کبھی کبھی گوشت کے جلنے کی بو بھی بھرنے لگتی ہے۔اس ٹیبل پہ سرجری جاری ہے۔وہ سیاہ سکرب میں،ماسک اور گلوز پہنے تن دہی سے اپنا کام کرتا میرا ہیرو ہے۔اسکے برابر میں چوکس سی کھڑی میری پیاری ہیروئن ہے اور ان کے درمیان جو ہے وہ محبت ہے۔۔۔۔

اچھا اچھا چلو تصیح کرتا ہوں۔۔۔۔

ہیرو جو اس سے کرتا ہے وہ محبت ہے۔۔۔وہ کرتی ہے یا نہیں،مجھے نہیں پتہ۔۔۔۔مجھے بس یہ پتہ ہے کہ وہ اس سے وہاں ہے۔۔۔اسکے ساتھ۔۔۔اسکے برابر میں۔۔۔۔

اسکے کہنے پہ ایک ایک چیز پکڑاتی۔۔۔۔اسکی باتیں دھیان سے سنتی ہوئی۔۔۔خون میں بھرے سپونج سلائن سے دھوتی ہوئی۔۔۔۔

وہاں سب انہیں ہی دیکھ رہے تھے۔اسے پتہ تھا اسکی جگہ وہاں نہیں تھی۔وہاں کوئی بھی ہو سکتا تھا۔کوئی بھی۔۔۔پر اس نے سنا کہ اس نے اسے چنا تھا۔۔۔۔اس نے اسے

حکم نہیں دیا تھا۔"کیا تم" کہہ کر پوچھا تھا۔۔۔۔

وہ ناں کہہ سکتی تھی۔۔۔اب جو ہاں کہہ کر وہاں تھی تو اسکا یقیناً کچھ مطلب ضرور تھا۔

وہ واش اپ ہو کر سٹاف روم میں آئی تھی جب وہ ہاتھ میں دو شیک لیئے اندر آیا تھا۔

" Treat for you "

اس نے ایک گلاس اسکی طرف بڑھایا تھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کس خوشی میں۔۔۔۔"

"آپکی پہلی سرجری۔۔۔۔"

اس نے گلاس تھام لیا تھا

"ویسے یہ آپکی کی طرف سے ہونی چاہیئے تھی"

"ہم دونوں کو پتہ ہے ڈاکٹر بلال کہ اس سب میں، میں نے کچھ بھی نہیں کیا۔۔۔۔

"

"اچھا۔۔۔تو میرے ساتھ کون کھڑا رہا تھا ڈیڑھ گھنٹے تک؟؟؟؟وہ چونکس ہو کر ایک ایک شے مہیا کرنا۔۔۔وہ بات کرنے سے پہلے سمجھ لینا۔۔۔اور لاسٹ کے سٹچز۔۔۔۔؟؟؟؟؟"

"وہ سٹچز ایک فائنل ائیر کا سٹوڈنٹ یا ایچ او بھی لگا لیتا۔۔۔۔"

"بیشک لگا لیتا لیکن آج آپ نے لگائے۔۔۔۔یہ اہم نہیں ہے؟؟؟؟آپکے لئیے اسکا کوئی مطلب نہیں ہے؟؟؟؟"

وہ چپ رہ گئی

"ہماری تعریف کرنیوالا سب سے پہلا انسان ہم خود ہونے چاہیئے ہیں ڈاکٹر فاطمہ! ہمیں خود پہ فخر نہیں ہے تو دوسروں کی رشک بھری نظروں کا کیا فائدہ؟؟؟"

وہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔وہ مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"ایک لمبی سانس بھرو اور سوچو۔۔۔خود سے کہو۔۔۔۔میں کتنی اہم ہوں۔۔۔میں نا ہوتی تو اس دنیا کا کیا ہوتا۔۔۔۔الحمدللہ میں بنائی گئی۔۔۔۔۔"

وہ کہہ کر رکا نہیں تھا۔

اس دن ڈاکٹر احمد نے اسے کہا تھا

"کیا بات ہے بلال صاحب۔آج کل کوئی لفٹ ہی نہیں۔۔۔"

وہ ہنس پڑا

"آجکل تو میں خود کو بھی لفٹ نہیں کروا رہا"

"ایسا کیوں؟؟؟؟"

اس نے کندھے اچکا دیئے تھے۔

اب اس نے آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر خود کو بہت دیر تک دیکھا تھا اور پوچھا تھا

"ایسا کیوں؟؟؟؟؟؟"

وہ سامنے کھڑا ابھی اس سے یہی پوچھ رہا تھا۔

"تم تو بالکل ہی پاگل ہو رہے ہو اس کے لیئے۔۔۔سچ میں یہ دل کا معاملہ ہے ناں

؟؟؟؟"

"سچی؟؟؟؟"

دل بڑی عجیب طرز سے مسکرایا تھا

"تو یہ ہے۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔وہ پاگل کر رہی ہے مجھے۔۔۔۔۔؟؟؟؟میں۔۔۔۔میں پاگل ہو رہا ہوں؟؟؟؟؟"

اس کے اندر کوئی چلا چلا کر ہاں ہاں کہہ رہا تھا۔

"ایسا بھی کیا۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب اسے کہتے تھے۔

"ایسا بھی کیا؟؟؟؟؟؟"

"تو کیا ایسا نا ہو؟؟؟؟؟؟"

آئینے نے سوال کیا تھا۔

"تم بس ہمیشہ تک اپنے بنے رہنا چاہتے ہو؟؟؟وہ نظر آئی اور فنا نہیں ہوئے،اس پہ سوال ہوا تو کیا کروگے؟؟؟؟"

اس نے آنکھیں موندلی تھیں۔

وہ عکس وہیں تو تھا۔وہ خود بھی تو وہیں تھی۔

وہ خاموش آنکھوں والی خاموش لڑکی۔۔۔۔۔

"اسکا حکم ہے کہ مجھ پہ قربان ہو جاؤ تو دیر کیوں۔۔۔سوال کیوں۔۔۔ہاتھ باندھو اور بس کرتے جاؤ۔۔۔۔وہ جو کہتی جائے سنتے جاؤ۔۔۔۔۔ڈاکٹر صاحب اب بس اسکی چلے گی۔۔۔خبردار جواب اپنا نام بھی لیا۔۔۔تم ہو ہی کیا۔۔۔۔وہ۔۔۔۔وہ ہے ناں۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ زور زور سے ہنستا رہا تھا۔

پتہ نہیں کیوں۔۔۔۔۔۔

وہ سٹاف روم میں اکیلی ہی تھی۔اسکی ڈیوٹی دس منٹ تک ختم ہونیوالی تھی۔تبھی دروازے پہ ہولے سے دستک ہوئی تھی۔

اس نے دیکھا وہ ڈاکٹر مہران تھا۔

"السلام علیکم سر"

وہ اسکی طرف ہی آیا تھا

"کیسی ہیں آپ؟؟؟؟"

کرسی گھسیٹ کر وہ اسکے سامنے آبیٹھا تھا

"آپ سے دو منٹ بات کر سکتا ہوں؟؟؟؟"

"جی۔۔۔۔"

"یہ تھوڑا سا پرسنل ہے۔۔۔برا مت منانا۔۔۔میں آپکو اپنی بہنوں کی طرح سمجھ کر

یہ بات کر رہا ہوں۔۔۔۔"

وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی

"جی سر کہیئے۔۔۔۔"

"ڈاکٹر بلال سے دور رہنے کی کوشش کریں"

وہ زرار کا تھا۔

"وہ اچھا آدمی نہیں ہے فاطمہ۔میں اسکا بیچ میٹ رہ چکا ہوں۔وہ ایک کریکٹر لیس انسان ہے جسکی کوئی مورل ویلیوز نہیں ہیں"

وہ دھک سے رہ گئی تھی۔

خاموش۔۔۔۔بالکل چپ چاپ۔۔۔۔

"اسکی عادت ہے یونہی ہراس کرنا لڑکیوں کو۔انصاری صاحب نے بھی آنکھیں بند کرلی ہیں۔آپ کو اپنا دھیان خود رکھنا ہوگا۔اسے خود سے فری مت ہونے دیں۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کہہ کر اٹھا تھا

"وہ شاطر اور خطرناک انسان ہے۔وہ کالج کے وقت میں ایک معصوم لڑکی کی عزت تک لوٹ چکا ہے۔۔۔۔"

وہ سانس تک نہیں لے پائی تھی۔

"مجھے پتہ ہے آپکو یقین نہیں آیا ہوگا۔۔۔کسی سے بھی پوچھ لینا۔۔۔بلال اور عروج کے بارے میں۔۔۔پھر آپ جان لیں گی کہ وہ اصل میں کیا ہے۔۔۔۔"

وہ کمرے سے نکل گیا تھا۔

اور وہ۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بمشکل سانس لے پا رہی تھی۔اسکے بدن کے ہر مسام سے پسینہ پھوٹ نکلا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگلے دن وہ اس سے کتراتی پھری تھی۔اس نے ایک دو بار بات کرنے کی کوشش کی تو نظر انداز کر دیا۔کچھ پوچھا تو سنی ان سنی کر دی۔وہ اپنا سامنہ لیکر رہ گیا۔وارڈ کے راؤنڈ کے دوران بھی حتی الامکان کوشش کی کہ اس سے سامنا نا ہی ہو۔

وہ محسوس کر رہا تھا۔

بیوقوف نہیں تھا۔(سر جن تھا بھئی مذاق تھوڑی ہے)

خیر۔۔۔۔

وہ گھر کے لیئے نکل رہی تھی جب وہ پیچھے ہی آیا۔

"میں چھوڑدوں آپکو ڈاکٹر فاطمہ ؟؟؟؟"

"کیوں ؟؟؟؟"

وہ زرادرشتی سے بولی تھی۔وہ گڑبڑا گیا

"کیوں مطلب۔۔۔۔مطلب ویسے ہی ازراہِ۔۔۔۔"

اس نے سینے پہ بازو لپیٹے تھے

"میں کوئی دودھ پیتی بچی ہوں ڈاکٹر جسے آپکی توجہ اور گورنس کی ضرورت ہے ؟؟؟؟؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اسے دیکھ کر رہ گیا

"میں اپنا خیال خود رکھ سکتی ہوں۔میں خود سے آجاسکتی ہوں،خود سے سوالوں کے جواب گھڑ سکتی ہوں اور کسی کے احسان کے بغیر بھی سب سیکھ سکتی ہوں۔۔۔"

"تو وہ احسان ہے جو میں کرتا ہوں ؟؟؟؟؟"

"اور کیا ہے ؟؟؟؟؟؟"

اس نے اسے بغور دیکھا تھا۔

"کیا چل رہا ہے آپ کے دماغ میں ڈاکٹر فاطمہ ؟؟؟؟"

فاطمہ نے کچھ دیر سوچا اور پھر پوچھ ہی لیا

"عروج مہر علی کون ہے ؟؟؟؟؟"

وہ ایک سانس بھر کر رہ گیا تھا

"مہران۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی

"اس نے کیا کہا آپ سے ؟؟؟؟"

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے ڈاکٹر بلال ؟؟؟؟"

"تو یہ آپ نے ان سے کیوں نہیں پوچھا کہ وہ کون ہے ؟؟؟؟؟"

"یہ میں اس سے کیوں نا پوچھوں جس کی بات ہے"

اس نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔

"ٹھیک ہے۔لیکن پہلے یہ بتائیں آپکو جواب چاہئیے یا وضاحت؟؟؟؟؟"

اسے خود بھی پتہ نہیں تھا کہ وہ اسکے ساتھ وہاں کیوں آئی تھی۔مہران کی باتوں کے بعد بھی وہ اس شخص کے ساتھ اسکے کہنے پہ چل پڑی تھی۔شائد اندر سے کہیں وہ بھی اسے بے قصور دیکھنا چاہتی تھی۔شائد اسے مہران کی باتوں پہ یقین نہیں آیا تھا۔

اب بھی گاڑی میں فرنٹ سیٹ پہ بیٹھے ہوئے اس نے کن انکھیوں سے دیکھا تھا۔

وہ اسے دیکھے بغیر،کچھ بھی کہے بنا بس ڈرائیو کرتا جا رہا تھا۔اس نے بچپن سے ہی جرگے میں مجرموں کو دیکھتی آ رہی تھی۔وہ انکی آنکھیں دیکھ کر بتا سکتی تھی کہ وہ سچی ہیں یا مکار ہیں۔انکی شکلیں اسکے برابر میں موجود انسان کی صورت سے میل نہیں کھاتی تھیں۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں؟؟؟؟؟"

اس نے پوچھا تھا

"جواب لینے------"

وہ کچھ دیر کو چپ رہی

"اور اگر میں کہتی مجھے وضاحت چاہیئے؟؟؟؟"

"تو شائد وہ میں نا کر پاتا۔۔۔۔میں اپنی صفائی میں کچھ بھی نہیں کہوں گا فاطمہ۔۔۔۔۔۔"

گاڑی اس کوٹھی کے سامنے رک گئی تھی۔وہ اترنے کا کہہ کر اترا تو وہ بھی پیچھے ہی آ گئی۔دروازے پہ لگی نیم پلیٹ دیکھ کر وہ چونک گئی۔

"مہر علی (اسسٹنٹ پروفیسر پتھالوجی)"

"تت۔۔۔۔تو کیا۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟"

"وہ میرے استاد رہ چکے ہیں۔عروج انکی بیٹی ہے۔میری بیچ میٹ۔۔۔۔۔"

انہیں ڈرائنگ روم میں بٹھایا گیا تھا۔کچھ ہی دیر میں وہ لڑکی اندر آئی تھی۔

اچھی خوبصورت۔۔۔۔زرد ٹراوزر اور شرٹ میں ملبوس۔۔۔۔اپنی کلاس سے میچ کھاتی ہوئی۔۔۔ڈیسنٹ سی لڑکی۔۔۔۔۔

"تم۔۔۔۔۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی۔۔۔۔"

وہ اسے دیکھتے ہی چلائی تھی

"جانور۔۔۔۔۔اب کیا لینے آئے ہو یہاں؟؟؟ہاں؟؟؟مجھے برباد کر کے تمہارا دل نہیں بھرا جو پھر سے آگئے ہو؟؟؟؟؟"

وہ چلا چلا کر کہہ رہی تھی۔وہ خاموشی سے سن رہا تھا۔

"کہہ لو۔۔۔جو کہنا ہے کہہ لو۔۔۔سب بتاؤ۔۔۔کیا کیا میں نے تمہارے ساتھ"

"تم نے میری زندگی برباد کر دی ذلیل آدمی۔۔۔تمہاری وجہ سے میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہی۔۔۔تمہارے جیسا کمینہ انسان میں نے ساری زندگی نہیں دیکھا۔۔۔"

"اچھا۔۔۔ایسا کیا کر دیا میں نے؟؟؟؟"

فاطمہ کسی خاموش تماشائی کی طرح حق دق سی بیٹھی انہیں لڑتا دیکھ رہی تھی

"اپنے بیسٹ فرینڈ کی منگیتر کے ساتھ زبردستی کرنا کمینگی نہیں ہوتی؟؟؟؟؟؟؟"

"تو یہ مہران اور تمہاری بات ہو رہی ہے؟؟؟؟؟"

"جسٹ شٹ اپ اور دفعان ہو جاؤ۔۔۔ابھی اسی وقت نکل جاؤ یہاں

سے۔۔۔۔۔"

بلال نے نظریں موڑ کر اسے دیکھا تھا۔وہ ساکت بیٹھی اسے ہی دیکھ رہی تھی

"تمہیں جواب چاہئیے تھاناں۔۔۔۔میرا جواب ہے نہیں۔۔۔۔یہ جو جو باتیں کہہ رہی ہے،جو جو کچھ مہران نے کہا ہے وہ سب جھوٹ ہے ڈاکٹر فاطمہ۔۔۔۔میں نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا۔۔۔۔۔"

وہ کہہ کر رکا نہیں تھا۔

" Do you trsut me ???? "

اس نے پوچھا تو وہ بہت دیر تک جواب دے نہیں سکی تھی۔اسے خود بھی پتہ نہیں تھا کہ وہ اس پہ بھروسہ کرتی ہے یا نہیں۔

"آپ سچے ہیں تو وہ جھوٹ کیوں گھڑ رہی ہے بلال ؟؟"

"میں سچا ہوں تو چلا چلا کر مجمع اکٹھا کیوں نہیں کر رہا؟؟؟؟اور وہ یہ سب کیوں نہیں کر رہی ؟؟؟؟؟"

وہ چپ رہ گئی تھی

"تمہیں مجھ پہ بھروسہ نہیں ہے؟؟؟؟؟"

"اگر میں کہوں ہے؟؟؟"

"تو میں کہوں گا شکریہ۔۔۔۔۔"

وہ ایک بار پھر خاموش رہ گئی تھی۔

"شکریہ" !!!!!

NEW ERA MAGAZINE .com

بہت سارے لمحے خاموشی سے گزر گئے تھے۔بلال نے ابھی تک گاڑی سٹارٹ نہیں کی تھی۔وہ اس گھر کے سامنے ہی کھڑے تھے۔سامنے کے شیشے سے بالائی منزل نظر آرہی تھی جہاں کھڑکی میں عروج کھڑی تھی۔وہ انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔

"آپ مجھ سے شادی کریں گی؟؟؟؟؟؟"

وہ اسکی کی توقع نہیں کررہی تھی۔وہ بہت زیادہ غیر متوقع تھا۔بہت دیر تک تو اسے اپنی سماعتوں پہ یقین نہیں آیا تھا۔

"مجھے پتہ ہے یہ بہت جلدی ہے لیکن جب آپ کسی کو پسند کرتے ہو تو کچھ بھی جلدی

اور غیر متوقع نہیں ہوتا۔"

وہ کہہ رہا تھا

"میں ایڈمٹ کرتا ہوں کہ میں واقعی آپکو پسند کرتا ہوں ڈاکٹر فاطمہ۔میں واقعی میں سپ کو اپنانا چاہتا ہوں۔"

وہ سر جھکائے،ہاتھ گود میں رکھے بیٹھی تھی۔

"اج ہمارے درمیان میں مہران آیا ہے،کل کوئی اور ہو گا پرسوں کوئی اور۔۔۔میں ہر بار دلیلیں نہیں دے سکوں گا لیکن اگر آپ میرے ساتھ ہوئیں تو اسکی ضرورت نہیں پڑے گی۔"

وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا

"کوئی زور زبردستی نہیں ہے۔اگر آپکی مرضی ہے تو مجھے کہہ دیجئیے گا۔اور اگر نہیں بھی تب بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔آپکی رائے اہم ہے اور سب سے اہم رہے گی۔۔۔ڈونٹ وری،آپکا انکار میرے لئیے محترم ہو گا۔اتنا ہی جتنی آپکی ہاں۔۔۔

"

اس نے گاڑی سٹارٹ کی تھی۔

باقی کا سارا راستہ اس نے کوئی بات نہیں کی تھی۔

"واٹ؟؟؟؟پرپوزل؟؟؟؟؟؟؟؟"

عینی کی آنکھیں ابل پڑی تھیں۔وہ خاموشی سے سانس بھر کر رہ گئی۔

"مطلب سیدھا اس بندے نے شادی کا پوچھ لیا؟؟؟؟آئی لو یو بھی نہیں کہا؟؟؟؟"

"آئی ہیٹ دس ورڈ۔۔۔لگتا ہے جیسے کوئی گالی ہو۔گالی ہی بنادی ہے آجکل محبت

سب نے۔۔۔"

وہ ہولے سے ہنسی

"بندہ ہے ویسے امپریسو۔۔۔پھر اب؟؟؟"

"پھر اب کیا؟؟؟؟"

"پھر یہ کہ تم نے کیا کہا؟؟؟؟"

"میں نے کچھ بھی نہیں کہا۔۔۔اس نے ہی کہا کہ سوچ لو، وقت لے لو پھر بتا دینا۔۔۔۔"

"اب تم سوچ رہی ہو؟؟؟مطلب ابھی بھی سوچنے کی گنجائش ہے لڑکی؟؟؟"

فاطمہ نے اسے بغور دیکھا تھا

"عینی یہ کوئی دھواں دھار فلمی محبت نہیں ہے پہلی نظر میں عشق ہوا اور اب بس ایک دوسرے کا ساتھ چاہیئے۔یہ کوئی کہانی افسانہ نہیں ہے کہ ہیروئن ہیرو کے پرپوزل پہ پھولے نا سمائے۔یہ بھی نہیں ہے کہ وہ میرے بغیر مر جائے گا یا میں کوئی جوگ لے لوں گی۔یہ بس ایک پرپوزل ہے"

"یہ ایک اچھا پرپوزل ہے"

وہ چپ رہ گئی

"اچھا اسے ریجیکٹ کرتی ہو پھر کیا؟؟؟؟کسی تایازاد، یا چچازاد سے بیاہ دی جاؤ گی۔یہ کرنا چاہتی ہو؟؟؟؟؟"

وہ یہ کم از کم نہیں چاہتی تھی

"اسکی پسند ایک طرف رکھ کر اس رشتے کو ایک رشتے کے طور پہ دیکھو۔ وہ خوش شکل ہے، اچھی پوسٹ پہ ہے، اچھے خاندان سے ہے۔۔۔اور کیا دیکھنا ہوتا ہے اس سب میں؟؟؟؟؟"

"میرا خاندان۔۔۔وہ مان لیں گے؟؟؟؟"

"انکل ضرور مانیں گے۔۔۔اگر تم کہو گی تو وہ ضرور مانیں گے"

اس نے شدت سے نفی میں سر ہلایا تھا

"اپنے منہ سے باپ کے سامنے رشتے کی بات اور وہ بھی پسند کی۔۔۔۔ہر گز ہر گز نہیں۔۔۔۔"

"مجھے پتہ ہے تجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ تو یہ کر سکے لیکن فاطمہ۔۔۔میرا مشورہ ہے کہ یہ کر جا۔۔اپنے لیئے۔۔۔یہ گناہ نہیں ہو گا۔۔۔وہ اتنے تنگدل نہیں ہیں۔ وہ تیری ضرور سنیں گے۔۔۔وہ کم از کم تیرے گنوار کزن پہ اسے فوقیت ہی دیں گے۔۔۔میری بہن ہمت کر لے۔۔۔اپنے لیئے۔۔۔۔"

وہ ناخن چباتی کسی سوچ میں گم تھی۔

"یہ قسمت کی طرف سے ایک موقع ہے تیرے لئیے۔۔۔تو ساری زندگی کے لئیے اس جنجال سے نکل جائے گی فاطمہ۔۔۔۔۔"

"جیسے میری ماں کو محبت نے ہر جنجال سے آزاد کر دیا تھا؟؟؟؟؟؟؟"

وہ ایک لمحے کو چپ رہ گئی

"تجھے بیاہ کر اپنے باپ کے جیسے گھر میں نہیں جانا ہو گا فاطمہ۔۔۔۔بلکہ اس گھر کو ہمیشہ کے لئیے چھوڑنا ہو گا۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ سب ڈاکٹرز کانفرنس روم میں جمع تھے۔

کل کے اوٹی کے لئیے ان کو آپریشن دیئے جارہے تھے کہ کون کسے آپریٹ کرے گا۔

ڈاکٹر انصاری نے وہ فائل مہران کی طرف بڑھائی تھی۔

"یہ آپ کریں گے ڈاکٹر مہران"

اس نے اثبات میں سر ہلادیا۔تبھی بلال ہولے سے کھنکارا تھا

"ایکسکیوز می سر۔۔۔یہ کیس مجھے آپریٹ کرنا ہے"

اس نے کہا تھا

"ڈاکٹر مہران کو آپ کچھ اور دیدیں۔ بلکہ یہ میرے والا تھائی رائیڈ دیدیں، میں تو یہ کئی بار کر چکا"

"نو سر۔۔۔میں یہی کروں گا"

"نو سر۔۔۔یہ کیس مجھے چاہئیے"

مہران نے اسے آنکھیں دکھائی تھیں

"اپنے کام سے کام رکھو"

"میں نے تم سے بات کی ہے؟؟؟"

"میری بات تو کی ہے"

"شٹ اپ۔۔۔"

"یو شٹ اپ"

"بس۔۔۔۔۔" !!!!!!

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انصاری صاحب نے ہاتھ اٹھا کر دونوں کو چپ کروایا تھا

"ڈاکٹر مہران آپ تھائی رائیڈ کر لیں"

"یہ فیئر نہیں ہے سر۔ہر بار اسکی سائیڈ لیتے ہیں آپ۔یہ زیادتی ہے۔میں اپنا کیس کیوں دوں"

انہوں نے لاچارگی سے اسے دیکھا

"چلیں بلال کوئی بات نہیں۔۔۔اگلی بار سہی"

اس نے نفی میں سر ہلایا

"نو سر۔۔۔مجھے یہی چاہیئے۔۔۔بس"

"یہ تو نہیں ملنے والا"

مہران نے استہزاء سے انگلی دکھائی تھی۔

"اپنی حد میں رہ ذلیل آدمی۔۔۔۔"

وہ چلایا تھا۔جواباً وہ ہنسا۔

"لگتا ہے بہت زیادہ مرچیں لگ رہی ہیں تجھے۔۔۔۔سالے کبھی تو کسی کے پاس کچھ دیکھ کر خوش ہو جایا کر۔۔۔۔حاسدی۔۔۔غاصب انسان"

بلال اٹھ کر اس پہ پل پڑا تھا۔

"بس۔۔۔۔میں کہہ رہا ہوں بس۔۔۔۔"

انکی وہاں کون سنتا۔اور وہ ایک کیس کی بات تھی ہی کہاں۔وہ تو انکے اپنے اپنے حساب تھے۔

"اس سے دور رہ۔۔۔آئیندہ اسکے نزدیک دِکھا تو تیری ٹانگیں توڑ دوں گا"

"کیوں تیری بہن لگتی ہے وہ؟؟؟؟"

"تیری تو۔۔۔۔"

بلال نے اسکی ناک پہ دو تین گھونسے مارے تھے۔جواباً مہران کا مکا اسکے ہونٹ پہ لگا تھا۔

"بس کرو۔۔۔۔"

باقی ڈاکٹرز نے انہیں علیحدہ کیا تھا۔انصاری صاحب غصے سے ان کو دیکھ رہے تھے۔

"تم بچے ہو؟؟؟؟؟کہاں سے تم دونوں سینسیبل انسان نظر آرہے ہو؟؟؟گنوار بھی ایسے نہیں لڑتے۔۔۔"

"سر اسے کہیں یہ اپنی حد کراس نا کرے۔۔۔"

"اور تیری حد؟؟؟اسکا کیا؟؟؟؟"

"بکواس بند کرو دونوں۔۔۔"

وہ پھر سے چلائے تھے۔

"دفعان ہو جاؤ تم دونوں۔۔۔مجھے تم دونوں میں سے کوئی یہاں نہیں چاہئیے۔۔۔ جاؤ۔۔۔کوئی بھی نہیں کرے گا سرجری۔۔۔۔نکل جاؤ میرے وارڈ سے۔۔۔۔۔ جاؤ چلے جاؤ۔۔۔نکلو۔۔۔۔"

بلال نے پھٹے ہونٹ سے بہتا خون کف سے صاف کیا تھا۔

فاطمہ نے اسکی نیل سے ڈھکی آنکھ اور سوجے ہوئے ہونٹ کو حیرت سے دیکھا تھا۔

"آپ لڑے ہیں ان سے؟؟؟؟"

وہ ہنسا

"یہاں سب لوگ کہتے ہیں وہ اور میں دو دن لڑیں نہیں تو ہماری روٹی ہضم نہیں ہوتی
۔۔۔۔"

"تب کی تب تھی بلال۔ میں نے سنا کہ آپکی لڑائی میں سب نے میرا نام سنا
ہے۔۔۔۔"

وہ اسے دیکھ کر رہ گیا

"مجھے کچھ سمجھتی ہو، میرے کہے کی کچھ اہمیت ہے تو میں کچھ کہوں فاطمہ؟؟؟؟"

"جی"

"وہ میری بابت جو بھی بات کرے فاطمہ تو سن کر بس اپنے اندر مت رکھنا۔ مجھ سے
پوچھنا کہ ایسا کیوں۔۔۔۔زبان سے پوچھنا یا تھپڑ مار کے، لیکن پوچھنا مجھ سے۔۔۔۔
یہ کوئی حکم نہیں ہے، ایک التجا ہے۔۔۔۔"

وہ پچھلی پوری شام اس چہرے کو سوچتی رہی تھی۔

وہ شخص کیا چیز تھا۔۔۔

وہ شخص ہولے ہولے اسکے وجود میں اپنی جگہ بناتا جارہا تھا۔وہ اسے سوچتی جارہی تھی تو وہ وہاں تھا۔اسکی سوچوں میں اس نے اپنا حصہ بنالیا تھا۔

"کہاں کھو گئیں ؟؟؟؟؟"

"کہیں بھی نہیں۔۔۔۔"

وہ چپ رہ گئی تھی۔

"فیصلہ نہیں ہوا ابھی تک ؟؟؟؟؟"

فاطمہ نے نظریں جھکالی تھیں

"میں اپنا کیس لڑ سکتا ہوں ڈاکٹر صاحبہ۔۔۔۔میں اپنے دلائل دے سکتا ہوں۔۔۔۔ اتنا حق تو رکھتا ہوں"

وہ زرا رکا

"میری شکل صورت پہ تو کوئی نمبر نہیں ملے گا۔۔۔ہے ناں ؟؟؟ایسا کوئی رجہ شہزادہ بھی نہیں ہوں میں۔۔۔۔یہ نمبر بھی گیا۔۔۔سرجن ہوں۔۔۔وہ تو تم بھی ہو۔۔۔۔ اسکے کچھ نمبر ملیں گے ؟؟؟؟؟"

وہ مسکراہٹ دبائے کہتا جا رہا تھا۔

"اور تم سے کہا تھا تم اچھی لگتی ہو۔تو یہ چاہت کوئی نمبر دے سکتی ہے مجھے ؟؟؟؟؟؟

"

اب کے اس نے جھکا سر اٹھایا تھا

"آپکے لیئے میں نے اپنے دل کی گواہی کو سب سے معتبر مانا ہے ڈاکٹر بلال۔۔۔"

وہ زرار کی تھی

"اور یہ کہتا ہے ہاں کر دو۔۔۔۔"

اس نے کہا تھا۔

بلال نے سر دیوار سے ٹکا کر آنکھیں موند لیں اور دیر تک مسکراتا رہا تھا۔وہ نظریں جھکائے واپسی کے لیئے پلٹ گئی تھی۔بلال ظفر کو اپنے آپ پہ بے تحاشا رشک آیا تھا۔

"تجھے کیوں لگا کہ میں تیری بات سن کر تیرا منہ ماتھا چوموں گی بلال؟؟؟؟؟"

وہ اس کے لئیے تیار تھا۔اسے پتہ تھا وہ ہر گز نہیں مانیں گی۔اول تو خاندان سے باہر،اوپر سے وہ انکی ذات تو کیا انکی زبان کی بھی نہیں تھی۔

"ہر گز نہیں۔۔۔میں مر جاؤں تب بھی نہیں۔۔۔"

اس نے انہیں بغور دیکھا

"پر میں اسے زبان دے چکا ہوں والدہ۔آپ نے ہی سکھایا ہے کہ زبان کی کیا اہمیت ہے"

"اور ماں کی اہمیت؟؟؟اسکی مرضی؟؟؟؟اسکی کوئی اہمیت ہے کہ نہیں؟؟؟؟؟"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اسکی کوئی وقعت نا ہوتی تو میں یہاں کیوں ہوتا والدہ؟؟؟؟"

"اور میں کہہ رہی ہوں میرا انکار ہے"

اس نے نفی میں سر ہلا دیا تھا

"ایسے نہیں۔یہ زبان ذات اور خاندان کے طوق ایک طرف رکھ کر بات کریں۔ میں دلیل سے قائل کرنے آیا ہوں اماں،دلیل سے ہی قائل ہوں گا"

وہ اسے دیکھ کر رہ گئی تھیں

"اپنی ساری پڑھائیاں ماں پہ آزمائے گا"

"نہیں۔۔۔کوئی کسی کو نا آزمائے۔میں آپکو نا آپ مجھے۔۔۔۔"

وہ زرار کا اور رسان سے انکا ہاتھ تھاما

"وہ میری پسند ہے اماں۔مجھے اسکا حق نہیں ہے؟؟؟"

"ماں کے حق بتاؤں میں تجھے؟؟؟؟رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو اپنی بیوی کو طلاق دینے کا کہہ دیا تھا۔کیوں؟؟؟کیونکہ اسکی ماں کہہ رہی تھی۔"

"آپ ماں بن کر تو انکار نہیں کر رہی ہیں۔آپ تو سردار سرکار ہیں۔اونچی ذات، چھوٹے لوگ، یہ زبان وہ خاندان۔۔۔اس زمانے کی ماں یہ سب نہیں سوچتی تھی والدہ۔آپ ماں بن کر کہیں گی تو جان حاظر ہے لیکن۔۔۔۔۔۔ماں تو بنیں۔۔۔۔"

وہ بولتا چلا گیا تھا۔بے بسی سے۔۔۔۔

"دیکھ پتر۔۔۔اس خاندان میں ملاوٹ ممکن نہیں ہے۔کم از کم میرے جیتے جی نہیں۔تو یہ نا سمجھنا کہ تو پتر ہے، سب سے چھوٹا ہے، لاڈلہ ہے تو شتر بے مہار ہے۔۔۔کسی بھول میں نا رہنا۔۔۔۔"

وہ انہیں دیکھ کر رہ گیا

"شادی تو میں اسی سے کروں گا اماں۔۔۔۔"

"ماں کو چھوڑ دے گا۔۔۔۔؟؟؟؟"

اس نے نفی میں سر ہلایا

"اوں ہوں۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ میں کوئی کمزور مرد نہیں ہوں جو رشتوں کی ترازو میں انصاف نا رکھ سکے۔ میں ڈنڈی نہیں ماروں گا اماں۔ جو آپکا حق ہے وہ آپکا ہے، جو میرا حق ہے، وہ میرا ہے۔ اسے چھوڑوں گا اور نا ہی آپکو۔۔۔۔ اپ مانو یا نا مانو۔۔۔۔۔"

وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"زبان ذات اور خاندان سے بہت اونچی میری محبت ہے۔۔۔۔۔۔ ماں کے لیئے محبت۔۔۔ اپنی ذات کے لیئے۔۔۔۔ اور۔۔۔ اسکے لیئے۔۔۔۔۔"

انہوں نے اسے سر تا پا بغور دیکھا تھا۔ وہ سفید شرٹ اور بلیک پینٹ میں ملبوس تھا۔ گلے

میں ٹائی، سلیقے سے بنے بال۔۔۔ مطلب انٹرویو کے لیئے تیار۔۔۔

لیکن وہ کوئی انٹرویو تو نہیں تھا۔وہ تو ایک بیٹی کے باپ کی ایک ایسے شخص کے ساتھ نشست تھی جو اسکا طالب تھا۔

"تمہاری والدہ؟؟؟ یا گھر سے کوئی نہیں آیا؟؟؟"

"ابو میرے حیات نہیں ہیں سر۔والدہ کا میں جھوٹ نہیں بولوں گا اور نا ہی کوئی وعدہ کروں گا۔وہ اپنے اصولوں اور روایات کی پکی ہیں۔اپنی ذات اور خاندان کے لیئے وہ کسی بھی حد تک جا سکتی ہیں۔میں انہیں نہیں منا سکا۔منا سکوں گا بھی کہ نہیں،اسکی بھی کوئی گارنٹی نہیں ہے۔۔۔۔۔"

وہ اسے دیکھ کر رہ گ ئے

"نافرمان ہو؟؟؟؟"

"میں خود کو بھی جسٹی فائی نہیں کروں گا سر۔یقیناً میں بھی ایک ضدی ماں کی اولاد ہوں۔میں بھی بغاوت پہ اترا ہوا ہو سکتا ہوں سر لیکن وہ حالات بھی تو دیکھیں ناں۔جائز حقوق کو ناجائز طریقے سے دبایا جائے گا تو بغاوت ہی جنم لے گی"

"تم سچ کچھ زیادہ ہی بولتے ہو"

"کیا کروں سر۔۔۔بس یہی تو آتا ہے"

انہوں نے سر ہلایا

"میرا خاندان بھی تمہیں قبول نہیں کرے گا۔دو دو محاظوں پہ جنگ لڑ لو گے ؟؟؟؟

"

وہ مسکرایا

"جنگ کس کافر کو لڑنی ہے سر۔۔۔ہم تو محبت والے لوگوں ہیں۔زخم دینے والوں میں سے نہیں ہوں،سینے والوں میں سے ہوں۔"

"میری بیٹی خوش رہے گی تمہارے ساتھ ؟؟؟؟"

"میں بہت خوش رہوں گا اسکے ساتھ۔۔۔وہ رہے گی یا نہیں،یہ تو وہ بتا سکتی ہے۔۔۔"

وہ زرا کی زرا چپ رہے تھے۔

اسی شام انہوں نے اس سے پوچھا تھا۔

"تم خوش رہو گی اسکے ساتھ ؟؟؟؟"

"آپ کو کیا لگتا ہے ابو؟؟؟؟میں خوش رہوں گی ؟؟"

"اسکی گارنٹی دنیا کا کوئی باپ نہیں دے سکتا میڈی دھی۔۔۔دے سکتا تو رونا کس بات کا ہوتا۔۔۔"

وہ چپ رہ گئی

"مجھے بندے پرکھنا نہیں آتا ابو۔۔فیصلہ آپ کریں،جو ٹھیک لگے۔۔۔۔"

اچھی بیٹیاں۔۔۔اچھی لڑکیاں۔۔۔

یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ ان کے ماں باپ اچھے نا ہوں۔۔۔دنیا کے کوئی ماں باپ برے نہیں ہوتے۔۔۔بس وہ اپنی اولاد کے لیئے کس شے کو خوشی گردانتے ہیں،یہ ان پہ اچھا برا ہونے کا لیبل لگاتا ہے۔ہم کسی کے لیئے جو خیر سمجھ رہے ہیں،شائد اسکی طرف سے دیکھیں تو وہ شر ہو۔۔۔۔۔

وہ وجود درخت سے بندھا ہوا تھا۔

ڈوپٹے سے بے نیاز۔۔۔شانوں تک بکھرے بال۔۔۔سوکھے ہونٹ۔۔۔حال سے بے حال۔۔۔

وہ مجمع بہت اشتعال میں تھا۔سر پہ پگڑیاں باندھے،کلف زدہ کپڑوں میں ملبوس آدمی جو ہاتھوں میں پتھر لئیے ہوئے تھے۔وہ اسے گالیاں دیتے پتھر برسا رہے تھے۔وہ درد اور تکلیف سے کراہتی تھی،چلاتی تھی،روتی تھی پر رحم۔۔۔۔۔

وہ کسی کی آنکھوں میں نہیں تھا۔

اسکے وجود پہ جابجا زخم بن چکے تھے۔جگہ جگہ سے خون بہنے لگا تھا۔

"بے حیا۔۔۔۔بے غیرت۔۔۔۔لعنت ہے۔۔۔۔"

اس آدمی نے وہ بڑا سا پتھر اس پہ اچھالا۔وہ درد کی شدت سے چیخ پڑی تھی۔

فاطمہ چیخ مار کے اٹھ بیٹھی تھی۔

کمرے میں ملگجا سا اندھیرا تھا۔دور تک سناٹا پھیلا ہوا تھا۔وہ بیٹھی لمبے لمبے سانس لیتی، ہانپ رہی تھی۔اسکا سارا وجود پسینے میں بھیگ چکا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سارے جہانوں کے تخلیق کار کا کرم تھا کہ اس نے چاہا کہ انسان تخلیق کیا جائے۔اس نے اپنے کن ٔسے انسانیت کی ابتداء کی۔پھر اسکا رحم آیا۔اسکے رحم کی انتہا کہ اس نے آدم کے لئیے حوا تخلیق کی اور انکے لئیے وہ مقدس رشتہ بنایا۔اس نے آدم اور بنی آدم کو نکاح عطا کیا۔۔۔۔۔

اسکی نعمتوں میں سے ایک پاک نعمت۔۔۔

اسکی عطاؤں کا عروج وہ خوبصورت رشتہ۔۔۔۔۔

جب انسان نے نافرمان ہونے کی ٹھانی تو اس نے رب العزت کے اس فیصلے پہ بھی سر جھکانے کو انکار کر دیا۔

"نہیں۔۔۔کیوں۔۔۔ایسا نہیں۔۔۔۔"

وہ فساد کہ جو فرشتوں نے اسکی تخلیق پہ محسوس کیا تھا۔۔۔۔۔کہ اس نے اپنے رب کا مان بھی توڑ دیا۔اسکے اندر کا شر خیر کا راستہ روک کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

اپنی ذات کے تکبر کا شر۔۔۔۔میں ہی میں کا شر۔۔۔۔ذات پات اور زبان کا

شر۔۔۔بس میری مرضی کا شر۔۔۔۔

اسکا شر ہر خیر کی تاثیر بدلتا گیا۔۔۔۔

ہائے افسوس۔۔۔۔

دو انسانوں نے چاہت کی تمنا کی تھی،وہ چاہت معتبر نا ٹھہری۔اس پہ انکار کی کالک مل کر قبر میں اتار دیا گیا۔کوئی کسی کو چاہے تو اسکا رنگ نسل زبان دیکھ کر چاہے کہ ہم پلہ بس اپنے جیسے۔۔۔۔ورنہ آخ تھو۔۔۔

آسمان والے ہمیں کہتے ہوں گے آخ تھو۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرا بیٹا کسی کو چاہتا ہے اور اسے اپنانا چاہتا ہے تو اسکے لیئے امتحان ہیں۔بہت سارے۔۔۔کوئی ایک کمی اور بس میری ناں۔۔۔پھر ایک گرہ بندھ جائے گی دل میں کہ یہ تو اچھی لڑکی ہے ہی نہیں۔۔۔میری بیٹی کی پسند تو ہے ہی نہیں۔۔۔۔بالکل نہیں۔۔۔نہیں۔۔۔شش۔۔۔۔۔

کوئی ایک انسان کسی سے محبت کا دعویدار ہے اور اس محبت کو ایک مقدس نام دینا چاہتا ہے تو اس پہ واویلا کیوں؟؟؟؟نیکیوں پہ واویلا کرتے ہیں؟؟؟؟کوئی نماز پڑھنے کو کھڑا

ہوتا ہے تو اسے کہتے ہیں نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ پھر نکاح کی نیکی پہ سوال کیوں ؟؟؟؟

ٹھیک ہے اسکی چوائس اچھی نہیں ہو گی، اسکی محبت خالص نہیں ہو گی، نیتوں میں

کھوٹ ہو سکتا ہے، اس تعلق میں شر ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔ لیکن کیا نکاح کا خیر اسے خیر

نہیں بنائے گا؟؟؟؟؟؟ وہ سر جھکا کر کہا گیا "قبول ہے" کوئی معنی نہیں رکھتا؟؟؟؟؟

چھوٹے غلطیاں کرتے ہیں تو اسی سے سیکھتے ہیں۔۔۔ بڑے غلطیاں نہیں کر سکتے

؟؟؟؟! نہیں تسلیم نہیں کر سکتے ؟؟؟؟ دل بڑا نہیں کر سکتے ؟؟؟؟؟؟

تو وہ خیر کی بات ہے۔۔۔۔

فاطمہ اندر کمرے میں بیٹھی تھی۔ اسکے پاس عینی تھی، اسکی خالہ اور دو اور خواتین۔

باہر بارات آچکی تھی۔

"سفید سوٹ۔۔۔ سیاہ واسکٹ۔۔۔ یہ نک سک سے تیار۔۔۔ سرجن صاحب تو اخیر

ہیں یار"

عینی نے باہر سے اندر آتے ہی کہا تھا۔ پھر اسے دیکھا

"نہیں۔۔۔ تمہاری بات تو پھر تمہاری ہے ناں۔ ارے کہاں وہ کہاں تم۔۔۔۔ ان

جیسے توہزاروں قربان تم پہ میری پیاری ڈاکٹر صاحبہ!

وہ جھینپ گئی تھی۔

نکاح کے لیئے اسکے ساتھ کچھ کولیگ تھے۔ڈاکٹر انصاری تھے۔فاطمہ کی طرف سے ابو ولی تھے۔انکے کچھ دوست گواہ تھے۔

ابو ہی نکاح کے لیئے کاغذات اندر لیکر آئے تھے۔وہ دھڑکتے دل کو بمشکل سنبھالے دستخط کرتی جارہی تھی اور وہ بھیگی نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔اس نے صفحات پلٹے تو انہوں نے اسے ساتھ لگایا

"میری دھی رانی آباد رہے۔۔۔شالا خوش رہے۔۔۔میں تیکوں خیر دے چھوڑی ہے فاطمہ۔اس کو سانبھ کے رکھیں۔"

باہر مولانا صاحب دعا کروا رہے تھے۔

وہ شائد بدنصیب تھا کہ اسکی ماں اسکے ساتھ نہیں تھی،اسکی خوشیوں میں خوش نہیں تھی۔۔۔لیکن وہ ماں کونسا خوش قسمت تھی کہ اپنے بیٹے کے لیئے کی جانیوالی دعا پہ اسکا آمین نہیں تھا۔

میں تو یہ جانتا ہوں کہ محبت ہونااور ملنااس دنیامیں خوش بختی کی نشانی ہے۔کوئی اس کو دریافت کر چکاتواسے خوش تو ہو لینے دیں،اسکے ساتھ خوش تو ہو جائیں۔میں یہ نہیں کہہ رہاکہ اولاد شتر بے مہار ہو جائے اور ماں باپ بے بس۔۔۔۔میں بس یہ چاہتا ہوں کہ اپنی اپنی ذات کے دائرے اتنے وسیع کر لیں کہ کوئی اور اس میں داخل ہو تو تنگی محسوس ناہو۔۔۔۔۔

وہ اس سے چند قدم آگے جائے نماز پہ کھڑا تھا۔وہ بہت دیر تک اسکے ٹخنوں سے اوپر لٹکتا پائنچہ دیکھتی رہی تھی۔

"تو یہ شخص میرا مقدر تھا۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

وہ سجدے میں جاچکا تھا۔

"جب جب خدا کا شکر کرنا،زندگی میں دی گئی اسکی نعمتوں پہ الحمدللہ کہنا تو اسکے لیئے بھی کہنا۔۔۔خدا اسے تمہارے لیئے نافع اور پاکیزہ مرد بنائے۔۔۔۔"

وہ تشہد میں بیٹھا تھا اور وہ دعا کے لیئے ہاتھ اٹھائے خاموش بیٹھی،اپنے مہندی سے

آراستہ ہاتھ دیکھ رہی تھی۔اتنی ساری دعائیں تھیں کہ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ پہلے کونسی مانگے۔۔۔۔۔

اس نے سلام پھیر کر گردن موڑی اور اسے دیکھا تو وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔وہ نظریں جھکا گئی اور وہ مسکرا دیا۔

"ہائے۔۔۔۔۔۔۔"

وہ شکرانے کے نوافل سے فارغ ہو کر اٹھا تو وہ بیڈ پہ ٹانگیں لٹکائے، گود میں ہاتھ رکھے بیٹھی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم کچھ کھاؤ گی؟؟؟؟؟"

"نہیں۔۔۔تھینک یو۔۔۔"

"مجھے تو بھوک لگی ہے۔۔۔۔"

"میں کچھ بنادوں؟؟؟؟؟"

اس نے کانوں کو ہاتھ لگائے

"توبہ استغفار۔۔۔تمہیں ملازمہ کے طور پہ تو بھرتی نہیں کیا فاطمہ۔۔۔۔۔"

وہ چپ رہ گئی

"یہ پارٹنرشپ ہے میرے لئیے۔۔۔ ففٹی ففٹی۔۔۔نامیں زیادہ معتبراورناتم مجھ سے کچھ کم۔۔۔ برابر کی حصے داری۔۔۔۔"

"تو کبھی میں بھوکی ہوں گی تو آپ بنادیجئیے گا"

وہ ہنس پڑا

"چلو ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن کم ازکم آج نہیں۔۔۔آج تمہاراحصہ یہ ہوگا کہ میرے ساتھ کھانے میں شریک ہوگی۔۔"

کچھ دیر بعد وہ کچن میں تھے۔بلال فروزن فوڈ کے ٹن نکال رہاتھااوروہ پاس کھڑی تھی۔اس نے چھری اٹھاکر سبزی کی ٹوکری سرکاناچاہی لیکن اس نے آہستگی سے اسکا ہاتھ جھٹک دیا تھا۔

"میڈم۔۔۔۔سکون کرلیں۔۔۔میں کہہ دیتا کہ کمرے میں جاؤلیکن یہ بھی نہیں کہہ سکتا۔۔۔۔تم سے اتنی دیراتنی دور بھی نہیں رہ سکتااب۔۔۔۔"

وہ جھینپ گئی تھی۔وہ ساراوقت اس سے چھوٹی چھوٹی باتیں کرتارہاتھا۔وہ بھاپ

اڑاتے پاستے کی ڈش ٹیبل پہ پہنچانے تک اس نے اسے کسی چیز کو بھی ہاتھ نہیں لگانے دیا تھا۔

"آیئے میم۔۔۔"

اس نے اسکے لیئے کرسی گھسیٹی تھی اور اسکے بعد خود بیٹھا تھا۔

"میرے خاندان میں ناں عورت کو اہم چیز نہیں مانا جاتا ہے۔بس ایک چیز مانا جاتا ہے۔میں نے ساری زندگی اپنے باپ کو ماں سے بات کرتے، مسکراتے نہیں دیکھا فاطمہ۔انہیں لگتا تھا چار بندوں کے سامنے اگر وہ بیوی سے نرمی سے بات کریں گے تو زن مرید بن جائیں گے۔کسی کے سامنے عورت کے لیئے ہمدردی دکھائیں گے تو بہت چھوٹے ہو جائیں گے۔"

وہ اسکے لیئے پاستا نکال رہا تھا۔

"ایسے نہیں ہوتا۔میں مانتا ہوں مرد کے درجے عورت سے کچھ اوپر ہیں لیکن کب ؟؟؟جب وہ ان درجوں تک رہ کر عورت کو اسکے درجوں پہ رکھتا ہے۔جب وہ اپنے درجے پھلانگ کر آسمان ہونا چاہتا ہے اور عورت کو حکم دیتا ہے کہ وہ نیچے چلی جائے تو

وہ پھراس پہ برتر نہیں رہتا۔۔۔جو مرد اپنی عورت سے محبت نہیں کر سکتا، کرتا ہے تو جتا نہیں سکتا، جتاتا ہے پر کر نہیں سکتا تو وہ مرد نہیں ہوتا فاطمہ۔۔۔۔۔"

وہ خاموشی سے نوالے لے رہی تھی۔

"میرے اور تمہارے درجے برابر نا سہی فاطمہ، لیکن اس گھر میں، میں اور تم برابر ہیں۔ میری زندگی میں، میں اور تم برابر ہیں۔ میں سوتب بنوں گا جب تمہارا پچاس مجھ میں شامل ہو گا۔ میرے بغیر تم ادھوری ہو تو میں بھی تو تمہاری وجہ سے کامل ہوں۔ تو بس میں یہی کہنا چاہتا ہوں۔۔۔مجھے کامل کرنے کے لیئے شکریہ۔۔۔۔۔"

وہ مسکرا کر کہتا جا رہا تھا۔

وہ عورت آسمانوں سی معتبر ہو گئی تھی۔

اور یہ جھوٹ ہے کہ عورت کو کوئی خوش نہیں رکھ سکتا۔۔۔وہ مرد کے چار لفظوں سے دنیا کی سب سے خوش قسمت انسان بن جاتی ہے۔۔۔بھلے وہ لفظ جھوٹے ہی کیوں نا ہوں۔۔۔۔۔

وہ مسجد سے لوٹا تو وہ سنگھار میز کے سامنے بیٹھی گیلے بالوں میں برش کر رہی تھی۔اسکا عکس آئینے میں اپنے پیچھے دیکھا اور اسکی مسکراہٹ سنی۔وہ اسکے پیچھے آ کھڑا ہوا اور جھک کر اسکے کندھے پہ ٹھوڑی رکھی اور اسے آئینے میں دیکھنے لگا

"یہ خواب ہے ناں؟؟؟؟؟"

"میں نے ساری زندگی میں اتنا خوبصورت خواب نہیں دیکھا"

"تو پھر یہ حقیقت ہے؟؟؟؟"

"وہ تو خوابوں سے بھی زیادہ وحشت زدہ ہوتی ہے"

"تو پھر یہ کیا ہے؟؟؟؟"

"زندگی" !!!!

وہ مسکرا دیا۔ہولے سے اسکے کانوں میں موجود آویزے کو چھوا تھا

"وہ تو تم ہو۔۔۔۔۔"

وہ سیدھا ہوا اور بیڈ کی سائیڈ ٹیبل تک آیا۔

"تمہیں کچھ دینا بھول گیا تھا میں رات۔۔۔۔۔"

وہ خوبصورت سی بریسلٹ تھی۔

"ویسے تو تمہاری منہ دکھائی میں ہوں اور تمہارا حق مہر میری زندگی۔۔۔۔۔ لیکن چلو۔۔۔"

اس نے وہ سنہری بریسلیٹ ڈبیہ سے نکالی اور وہیں اسکے پاس دوزانو ہوا۔ اسکا ہاتھ آہستگی سے پکڑا اور وہ اسکی کلائی میں پہنائی۔

"نہیں۔۔۔۔ ابھی بھی تمہاری کلائی زیادہ خوبصورت ہے"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اور بریسلٹ؟؟؟؟؟"

"وہ قیمتی ہے۔۔۔۔۔"

"ہاں لیکن ڈاکٹر بلال ظفر سے زیادہ نہیں۔۔۔۔"

وہ دل پہ ہاتھ رکھ کر اسکے گھٹنے پہ سر رکھ کر جھکا ہوا۔

"میرا بچنا مشکل ہے اسکا مطلب۔۔۔۔۔"

ولیمہ کے لئیے اس نے ڈنر کا انتظام کیا تھا۔

وہی گنے چنے افراد۔۔۔ ہسپتال کے کولیگز۔۔۔۔ادھر سے قیوم صاحب، اسکی کچھ دوستیں۔۔۔۔

عینی نے اسے حیرت سے دیکھا تھا

"تو ایک دن میں بدل گئی؟؟؟فاطمہ ؟؟؟تو سچ میں وہی ہے ناں؟؟؟؟؟"

وہ ہنسی۔اب وہ اسکی ہنسی کی کھنکھناہٹ پہ چونک اٹھی تھی۔

"شادی راس آرہی ہے تجھے"

"شادی سب کو ہی راس آتی ہے۔یہ۔۔۔۔(اس نے کنپٹی پہ انگلی رکھی تھی)یہ ٹکنے نہیں دیتا سب کو۔۔۔۔اور لوگ۔۔۔۔"

"سمجھدار بھی ہوگئی ہے۔۔۔"

"میں ہمیشہ سے سمجھدار ہوں"

وہ اپنا گاؤن درست کرتی بولی تھی۔

"عینی ساری زندگی میں نے اپنے لیئے اپنے لوگوں سے پھٹکار ہی سنی ہے۔ دادی کی لعن طعن۔۔۔تائی چاچیوں کی باتیں۔۔۔گالیاں۔۔۔۔ہمیشہ بری باتیں۔۔۔۔کل اس نے پہلی بار۔۔۔پہلی بار بس میری بات کی ہے اور مجھے ہی سب سے معتبر کہا ہے۔۔۔انسان کی فطرت ہے ناں کہ کوئی ہمیں برا کہے تو ذہن جلدی سے مانتا نہیں ہے۔ لیکن کوئی ہمیں اچھا کہے تو فوراً یقین آنے لگتا ہے۔ توہاں۔۔۔۔میں اسکی باتوں پہ ایمان لے آئی ہوں عینی۔۔۔وہ کہتا ہے کہ میں اچھی ہوں تو میں سب سے اچھی ہوں۔۔۔"

وہ مسکرادی

"میں خوش ہوں تیرے لیئے فاطمہ۔۔۔۔۔مجھے پتہ ہے تونے کیا کچھ سہا ہے۔۔۔۔"

"میں بھی اپنے لیئے خوش ہوں۔۔۔۔بہت خوش۔۔۔۔۔"

"شاپنگ؟؟؟؟"

اس نے اثبات میں سر ہلایا

"لیکن کیوں بلال۔۔۔میرے پاس ابھی اچھے کپڑے جوتے ہیں۔۔۔ابو نے بنا کر دیئے تھے شادی کے لیئے بہت سارے۔۔۔۔"

"اور میں نے؟؟؟؟میں نے تو کچھ نہیں بنایا تھا۔۔۔لڑکے والوں کی طرف سے کچھ نہیں ہوتا؟؟؟؟"

"اسکی ضرورت نہیں ہے بلال"

"ضرورت ہے فاطمہ۔میں نہیں چاہتا کہ تم کسی بھی شے کی محرومی میں رہو۔۔۔یہ سب میری والدہ اور بہنوں کو کرنا تھا۔۔۔میں نہیں چاہتا کہ تم یہ سب سوچو تو یہ سوچو کہ وہ اس شادی پہ راضی نہیں تھیں۔۔۔۔"

وہ کچھ کہنے کو تھی جب بلال نے ہونٹوں پہ انگلی رکھی تھی۔

"بس۔۔۔۔دس منٹ ہیں اور ہم نکل رہے ہیں"

اور اب وہ اس مال میں تھے۔

اس وقت بلال ظفر نے جانا کہ وہ لڑکی کیسی اپنی ذات کے اندر ہی مقید تھی۔اتنے دنوں سے وہ اسکے ساتھ ٹھیک تھی۔اعتماد بھی تھا۔جواب بھی دیتی تھی۔اور اب۔۔۔باہر کی دنیا میں وہ واپس وہی پزل اور کنفیوز سی لڑکی بن چکی تھی۔

انٹرویو میں انگلیاں موڑتی۔۔۔اٹک اٹک کر جواب دیتی ہوئی۔۔۔اسکے پیچھے چلنے کی کوشش کرتی ہوئی۔۔۔چھپنے کی کوشش کرتی ہوئی۔۔۔

اسے سچ میں دکھ اور تکلیف ہوئی تھی۔وہ یہ سب دیکھ چکا تھا۔وہ اس سب کا انجام دیکھ چکا تھا۔اسکے اپنے خاندان میں،گھر میں ایسی ہی مخلوق پروان چڑھ رہی تھی۔اپنی مرضی تیاگے،منہ سیئے ہوئے،سر جھکائے ہوئے،باہر والوں سے خائف۔۔۔وہ انکے لئیے پریشان رہتا تھا تو اسکے لئیے کیوں نا ہوتا۔۔۔۔

بڑا ظلم کرتے ہیں ہم لڑکیوں پہ۔۔۔بچیوں پہ۔۔۔ان کے بچپن کو وقت سے پہلے ہانک کر ادھیڑ عمری تک لے آتے ہیں۔انکی خوہشوں کو دبا دیتے ہیں،انکی مرضیوں پہ ناں کی مہریں لگا دیتے ہیں۔بڑا ظلم کرتے ہیں۔۔۔۔

اس نے مظبوطی سے اسکا ہاتھ پکڑا اور اس کے برابر میں چلنے لگا۔اعتماد کے ساتھ۔۔۔

"جو دل چاہے، وہ لو۔۔۔۔۔جو تمہیں چاہیئے، وہ لے لو۔۔۔جو اچھا لگے وہ۔۔۔۔ہر شے۔۔۔۔سارا مال۔۔۔۔سب دنیا۔۔۔۔"

کوئی کسی کے کہنے سے ساری دنیا لے نہیں لیتا لیکن کسی کا یہ کہہ دینا کہ ساری دنیا لے لو، اسے ساری دنیا کا مالک ضرور بنا دیا کرتا ہے۔

وہ دونوں رات کو کھانے کے بعد ٹہلنے کے لیئے نکلے تھے۔وہ اسکا ہاتھ پکڑے اس خاموش اور قدرے سنسان سے سڑک پہ چہل قدمی کر رہا تھا۔سٹریٹ لائٹس کی روشنیاں اندھیرے کو بڑی حد تک بے بس کیئے ہوئے تھیں۔

"تمہیں پتہ ہے جب میں نے تمہیں پہلی بار دیکھا تھا ناں، میں تم سے تبھی امپریس ہو گیا تھا"

وہ ہنس پڑی

"مجھ سے امپریس؟؟؟؟؟"

"ہاں۔۔۔۔سچ میں۔۔۔جس ایریا سے تم ہو، جیسی تمہاری لک تھی، تمہارا لہجہ، بات

کرنا۔۔۔اس سب کے باوجود تم وہاں تھیں اور آگے بھی جانے کو تیار تھیں، کوئی بھی دیکھتا تو امپریس ہی ہوتا۔۔۔"

وہ چپ رہ گئی

"لیکن انصاری صاحب امپریس نہیں تھے۔ہے ناں؟؟؟"

"وہ مطمئن ہیں فاطمہ۔وہ تم سے خوش ناہوتے تو تم وہاں ناہوتیں۔۔۔"

"ایک بات بتائیں گے؟؟؟؟"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"پوچھو"

"آپ نے ان سے سفارش کی تھی ناں میرے لئیے؟؟؟"

"ہاں"

وہ اسے دیکھ کر رہ گئی

"ہاں؟؟؟؟؟ مطلب آپ میری سیڑھی ہیں؟؟؟؟"

اس نے نفی میں سر ہلا دیا

"میں تمہارا نصیب تھا۔میں وہاں نا ہوتا، تم اس جاب پہ نا آتیں، تو یہ سب کیسے ہوتا ؟؟؟؟؟"

وہ زرا کی زرا چپ رہ گئی

"ہر منظر میں منفی پہلو دیکھو تو بہت سے مل جائیں گے لیکن فاطمہ۔۔۔۔سوال یہ ہے کہ ایسا کریں کیوں ؟؟؟؟؟"

وہ اسکا ہاتھ پکڑے بہت دور تک نکل آیا تھا۔

"تم لوگ کیوں آگئے ہو ؟؟؟؟؟"

ڈاکٹر انصاری نے انہیں ہسپتال میں دیکھ کر سوال کیا تھا۔وہ جھینپ گئی اور وہ ہنس پڑا

"جاو چھٹی کرو۔۔۔ہفتہ دو ہفتہ اور۔۔۔۔"

"ہمیں بھگا کر راضی ہیں۔۔۔۔"

"دیکھو بچے میں نہیں چاہتا کہ کسی کے کباب کی ہڈی بنوں"

وہ مسکرادیا

"ہنی مون بھی نہیں؟؟؟؟"

"ہنی مون پہ ہی تو آئے ہیں سر"

اس نے انہیں دیکھا تھا

"نشہ ٹوٹ رہا تھا سر۔۔۔ایک آدھ سرجری دیدیں۔۔۔"

"وہ تو مہران لے چکا۔۔۔اپینڈیکٹمی ہے کرنا چاہو تو۔۔۔"

اس نے منہ بنایا

"اب میری یہ اوقات ہو گئی؟؟؟؟؟"

"اس سے بات کر لو۔۔۔"

"میری جوتی کرتی ہے"

"تو پھر اپینڈیکٹمی پہ ہی صبر شکر کرو۔۔۔"

انہوں نے رسان سے کہا تھا۔

وارڈ میں ایک ایک بندے نے اسے مبارکباد دی تھی۔خوشدلی سے ویلکم کیا تھا سوائے مہران کے۔وہ اس دن سٹاف روم میں باقی دو فیمیل کولیگز اور ایک سینئیر ڈاکٹر کے پاس بیٹھی تھی جب وہ اندر آیا۔ایک سرسری نظر اس پہ ڈالی تھی۔وہ بہت دیر تک کھڑا ان سے باتیں کرتا رہا تھا لیکن ایک بار بھی اسے مخاطب نہیں کیا تھا۔وہ سارا وقت سر جھکائے بیٹھی رہی تھی۔اسکے جانے کے بعد انہوں نے اس سے کیا تھا۔

"تم برا مت منانا فاطمہ۔۔۔وہ ڈاکٹر بلال سے جڑے ہر انسان کے لیئے اتنا ہی روڈ ہے"

وہ چپ رہ گئی۔ہتک کا احساس اسکے کان کی لو کو لال کر چکا تھا۔

"یہ کیوں ہے اتنی دشمنی؟؟؟؟"

اس دوسری لڑکی نے پوچھا تھا تو وہ کندھے اچکا کر رہ گئیں

"سنا ہے کالج میں تو بڑے پکے دوست تھے۔ہاؤس جاب بھی ساتھ ہی کی۔اور یہ دو ہی نہیں، تکون تھی ان کی۔عروج مہر۔۔۔مہران کی گرل فرینڈ کہہ لو جس سے بعد

میں اس کی منگنی بھی ہو گئی تھی۔پھر جانے کیا ہوا کہ یہ جانی دشمن ہو گ ئے۔۔۔"

وہ حیرت زدہ سی یہ ساری کہانی سن رہی تھی۔یہ سب اسے پتہ نہیں تھا۔

"میں یہ نہیں کروں گی"

اس نے صاف انکار کر دیا تھا۔بلال نے اسے بغور دیکھا

"کم آن یار۔۔۔اس میں کونسی مشکل بات ہے؟؟؟"

اول تو وہ باہر کھانا کھانے پہ راضی نہیں تھی۔اب اسکے بہت اصرار پہ وہ آئی تھی تو سرجن صاحب کی نئی فرمائش۔

"ویٹر کو خود بلاؤ گی،خود آڈر دو گی"

"یہ مجھ سے نہیں ہو گا۔۔۔"

"کمال ہے۔۔۔اتنا عرصہ کو ایجوکیشن میں پڑھی ہو،گھر سے باہر رہی ہو،ہسپتال میں بھی رہی ہو اور اتنا کانفیڈنس بھی نہیں ہے"

"ہاں نہیں ہے"

"کیوں نہیں ہے؟؟؟؟"

وہ فوراً بولا تھا

"ہم یہاں بحث کرنے آئے ہیں؟؟؟؟؟"

"نہیں۔۔۔کھانا کھانے۔۔۔اور مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے جلدی آڈر دو۔۔۔"

وہ مرتا کیا نا کرتا کی مصداق ویٹر کو اشارہ کرنے لگی تھی

" I don't like women bold.... I want them to be strong "

وہ کھانے کے دوران اس سے کہہ رہا تھا۔

"سہارے مت ڈھونڈو۔۔۔۔جو خود سے کر سکتے ہو وہ خود کرو۔۔۔۔جو نہیں کر سکتے اسکی استطاعت مانگو۔۔۔۔سہارے مت ڈھونڈو۔۔۔۔"

____

وہ کھانے کے بعد گھر کے لیئے نکلے تھے جب اس قدرے سنسان سڑک پہ اس گاڑی نے انکا راستہ روک لیا تھا۔

وہ چار افراد تھے۔منہ چھپائے۔۔۔۔

"قطعاً قطعاً گاڑی سے مت اترنا۔۔۔"

بلال نے اسے کہا تھا۔وہ کانپ کر رہ گئی تھی۔

"آپ بھی مت اتریں۔۔۔"

"فاطمہ۔۔۔۔میں کیا کہہ رہا ہوں۔۔۔۔گاڑی سے مت اترنا۔۔۔"

ان میں سے ایک آدمی نے گاڑی کا دروازہ کھولنے کو کہا تھا۔وہ اسے اشارہ کر کے اتر گیا تھا۔

وہ اب بلال سے کچھ پوچھ رہے تھے۔ان کے ہاتھوں میں ڈنڈے تھے۔

فاطمہ کے پسینے چھوٹ گئے تھے۔وہ دہشت سے کانپ رہی تھی۔بلال اسے سیٹ میں نیچے چھپ جانے کا کہہ گیا تھا۔تبھی اس نے وہ آواز سنی۔

ہاتھاپائی،مارپیٹ شروع ہو چکی تھی۔

وہ چار تھے۔۔۔۔ مسلح تھے۔۔۔۔

وہ اکیلا تھا۔۔۔۔بہادر تھا۔۔۔۔

چار کھائیں۔۔۔ایک ماری۔۔۔۔دو کھائیں۔۔۔ تین ماریں۔۔۔۔

فاطمہ کا سانس گھٹنے لگا تھا۔یوں بس تماشہ دیکھنا تو بہت مشکل تھا۔ایسے تماشہ وہ پہلے بھی دیکھ چکی تھی پر تب اسکے ہاتھ بندھے تھے۔لیکن اب۔۔۔۔۔

اس نے جلدی سے ڈیش بورڈ پہ ہاتھ مارا۔اسکا فون وہیں پڑا تھا۔اس نے پھسلتے ہاتھوں سے پولیس کا نمبر ملایا تھا۔

وہ سات منٹ تک مار کھاتا رہا تھا۔۔بچاؤ کرتا رہا تھا۔۔۔۔زخمی وہ پانچوں تھے۔زیادہ یا کم،تھے ضرور۔۔۔۔جب تک پولیس کے سائرن سنائی دیئے،فاطمہ کی ہمت جواب دے چکی تھی۔پولیس کی جیپ دکھائی دیتے ہی وہ گاڑی سے اتری تھی۔وہ تینوں افراد بھاگ کر گاڑی میں چڑھے تھے۔اور وہ چوتھا آدمی۔۔۔۔

فاطمہ نے اسے پہچان لیا تھا۔۔۔۔

وہ اسکا تایازاد تھا۔۔۔۔

بیرونی دروازہ دھاڑ سے کھلا تھا۔

برآمدے میں بیٹھے ان افراد نے چونک کر دیکھا تھا۔

کاندھوں پہ شال اور سر پہ ڈوپٹہ لیئے فاطمہ انکی طرف ہی جارہی تھی۔اسکی چال ہی کچھ اور تھی۔اسکا انداز ہی الگ تھا۔

ان میں سے کسی نے بھی آج سے پہلے اسے یوں نہیں دیکھا تھا۔وہ سر تان کر،آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر گھورتی ہوئی انکے قریب آئی تھی

"تو یہاں کیا کررہی ہے؟؟؟پتہ نہیں ہے کہ یہاں عورت۔۔۔۔۔۔"

"شٹ اپ" !!!!

وہ حلق کے بل چلائی تھی۔وہ ایک لمحے کو چپ رہ گیا تھا۔

"میں تمہاری بکواس نہیں سننے آئی ہوں بھائی مجاہد۔میری سنو۔۔۔اور غور سے

سنو۔۔۔"

وہ جیسے ان سب پہ قہر بن کے ٹوٹ جانا چاہتی تھی۔

"وہ شخص میرا محافظ ہے تو وہ میری حفاظت میں بھی ہے۔اسے کچھ ہوگا تو میں سکون سے نہیں بیٹھوں گی"

"اوہ کیا بکواس کر رہی ہے فاطمہ۔۔۔ہوش میں تو ہے؟؟؟؟؟؟"

"ابھی ابھی ہوش میں آئی ہوں۔اور ہوش میں آتے ہی سب سے پہلے جو چہرہ دیکھا ہے،وہ میرے شوہر کا ہے۔وہی چہرہ میں اپنی آخری سانس لینے سے پہلے دیکھنا چاہتی ہوں۔تو آئندہ اس پہ حملہ کرنے سے پہلے مجھ پہ حملہ کرنا۔۔۔میں مر گئی اور وہ بچ گیا تو خیر ہے،لیکن اگر اسے کچھ ہوا اور میں زندہ رہ گئی تو۔۔۔۔تو کوئی زندہ نہیں رہے گا
"

اسکے تایازاد بھائی نے بپھرے ہوئے انداز میں اس پہ ہاتھ اٹھانا چاہا تھا۔وہ اس کے لیئے تیار تھی۔اس نے اسکا ہاتھ ہوا میں ہی پکڑ لیا تھا۔

"یہ غلطی نا کرنا۔۔۔۔مجھے اسماء نا سمجھنا۔۔۔۔یہ بھول،بھول کے بھی نا کرنا۔۔۔۔

"

وہ اسکی انکھوں میں آنکھیں ڈال کر غرا رہی تھی

"جو کچھ تم سب نے میری ماں کے ساتھ کیا ہے، وہ ہو چکا۔۔ میرے بارے میں سوچنا بھی مت۔۔۔۔ میں اسکی طرح چپ چاپ مر نہیں جاؤں گی۔۔۔۔"

وہ کہہ کر پلٹنے کو تھی پھر رکی

"اور آج جو کچھ تم نے بلال کے ساتھ کیا ہے، اسکے بدلے میں دینے کو میرے پاس بھی ایک تحفہ ہے۔ تھانے کچہری کا ایک چکر میری طرف سے۔۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اسے دیکھ کر رہ گئے تھے۔

چیونٹی کے پر یوں نکل آئیں گے، یہ انہوں نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا۔

وہ اسے دیکھ کر ہنسا تو ماتھے کی چوٹ دُکھنے لگی تھی۔ اسکے چہرے پہ پھیلی درد کی وہ لہر فاطمہ نے پڑھ لی تھی۔ وہ کرب سے اسکے وجود پہ وہ زخم اور نیلوں کے نشان دیکھتی رہی تھی۔

"اذیت مصیبت ملامت بلائیں

تیرے عشق میں ہم نے کیا کیا نا دیکھا"

اس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"یہ یہاں فٹ نہیں آتا سرجن صاحب"

وہ کندھے اچکا گیا

"نہیں تو نا سہی۔۔۔۔"

وہ بہت دیر تک اسے دیکھتی رہی تھی

"میں انہیں چھوڑوں گی نہیں بلال۔۔۔ہر گز نہیں"

"یار۔۔۔۔۔"

اس نے ہاتھ سے اسے پاس آنے کا اشارہ کیا تھا۔وہ نزدیک جا بیٹھی تو بلال نے ہولے سے اسکا ہاتھ پکڑا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں ناں۔یہ مقدر میں تھا، ہو گیا۔۔اب جانے دو۔۔۔"

"جانے دوں؟؟؟؟؟؟"

اس نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا

"جانے دوں؟؟؟ یہ آپ کہہ رہے ہو؟؟؟؟ آپکو کچھ ہو جاتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ بات پوری نہیں کر سکی تھی۔

"آپکی جگہ میں ہوتی اور ان کی جگہ آپکے گھر کے لوگ تو آپ جانے دیتے؟؟؟؟؟"

وہ لاجواب ہو گیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com

"آپکو پتہ بھی ہے انہوں نے میری ماں کے ساتھ کیا کیا تھا؟؟؟؟؟؟"

محبت قیوم کھوسہ کی میٹھی زبان تھی۔اسکے لہجے میں گھلی سرائیکی کی شیرنی تھی۔اسکا اپنی مٹی سے تعلق تھا۔

اور محبت اسما شیرازی تھی۔اسکے لہجے میں بولتی میٹھی اردو تھی۔اسکا شاعروں جیسا گھرانہ تھا۔۔۔

وہ تعلق جو محبت تھا،اور محبت تھا۔

وہ محبت جو ہر شے سے اونچی ہے۔۔۔

ذات۔۔۔رنگ۔۔۔نسل۔۔۔خاندان۔۔۔زبان۔۔۔

ہر شے سے اونچی۔۔۔

سب سے اوپر۔۔۔۔۔

اس نے اپنا آپ منوالیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com

وہ سر جن اسے اپنا دل بے بیٹھی تو اس نے شکریہ کہہ کر قبول کیا تھا۔وہ ایسا خوش قسمت کہ اسے چنا گیا تھا۔اسکے تو پاؤں زمین پہ نہیں ٹکتے تھے۔وہ ساتویں آسمان پہ نہیں تو چوتھے پانچویں پہ تو ضرور تھا۔

اور اسے زمین پہ لایا باپ کا تھپڑ۔۔۔ماں کی گالی۔۔۔

"بے حیا۔۔تیڈھی منگ ہے یہاں۔۔۔وہ۔۔۔وہ حرافہ۔۔۔وہ۔۔۔شرم کر قیوم شرم کر۔۔۔"

وہ کیوں شرم کرتا۔۔۔جرم تھوڑی نا کیا تھا۔

"پریت نا دیکھے جات کجات۔۔۔۔"

اسے ایک ایک نے سمجھایا پر وہ نامانا۔۔۔اس سے شادی کر ہی لی۔۔۔وہ ضدی تو یہ بھی ضدی۔۔۔۔

ایسے تو ایسے ہی سہی۔۔۔۔۔

شادی کے بعد دنیا ہی جنت بن گئی تھی۔وہ دو محب جو محبوب بھی تھے۔کچھ سالوں میں تین ہو گ ئے۔۔۔

"میڈی فاطمہ۔۔۔۔۔"

وہ پانچ سال کی تھی جب اس نے پہلی بار دادی کو دیکھا۔دادا کو دیکھا۔وہ تو اسے دیکھ بھی نہیں رہے تھے۔وہ تو بس اپنے بیٹے کو دیکھ رہے تھے۔

"چل قیوم۔۔۔غصہ چھوڑ۔۔۔تو نے بھی تو اپنے من کی کر لی۔۔۔چک میرا پوترا چل گھر۔۔۔۔"

ماں باپ بار بار منانے کو آئیں تو کوئی روٹھا رہے گا؟؟؟؟

وہ بھی بیوی بچی کو لیکر چلے آئے۔۔۔

اسماکا ہسپتال چھڑوادیا گیا۔اسکا عشق سرجری۔۔۔اس نے اپنی محبت چن لی۔۔۔وہ ہاتھ سرجری بھول گ ئے۔۔۔وہ ناپسندیدہ تھی،وہی رہی۔۔۔وہاں گھٹن تھی،سہتی رہی۔۔۔قیوم کو بہت ساری باتیں پتہ ہی نہیں چلتی تھی۔ساس کی گالیاں،طعنے،ادھر ادھر کی باتیں۔۔۔وہ سب پی جاتی تھی۔چلو کوئی نہیں میرے بھی توماں باپ ہیں۔۔۔۔

پر مظلوم بننا ہی اسکا جرم بن گیا تھا۔۔۔۔

اس دن قیوم گھر لوٹا تو وہ نیلوں نیل تھی۔زخم ہی زخم۔۔۔مارپیٹ کی گئی تھی۔ بکھرے بال۔۔۔۔

وہ ساکت رہ گیا

"کنجری کو پکڑا ہے میں نے۔۔۔ادھر پچھلے باغ میں۔۔۔توبہ توبہ۔۔۔اس حرامزادے پٹواری کے شوہدے کے ساتھ۔۔۔۔۔"

وہ رورو کر اپنی بے گناہی بتاتی رہی۔

گواہ پہ گواہ کھڑے تھے۔قرآن پاک پہ حلف دیئے گ ئے۔پٹواری کا لڑکا بھی سر

جھکائے اعترافِ جرم کرتا چلا گیا۔۔۔

"بہک گیا تھا جی۔۔۔معاف کر دو۔۔۔گناہ ہو گیا۔۔۔معافی سرکار۔۔۔میکوں معاف۔۔۔۔"

اب اس پہ عقدہ کھلا کہ سختی سے اپنی ذات اور خاندان پہ اڑے وہ دو میاں بیوی کیسے اسکے لئیے مان گ ئے تھے۔وہ بے یقینی سے سب دیکھتا رہ گیا۔اسے اپنے ماں باپ اجنبی دکھائی دے رہے تھے۔

وہ جرگہ۔۔۔وہ منصفی۔۔۔وہ فیصلہ۔۔۔

"وہ بے گناہ ہے جی۔۔۔پٹواری کے منڈے کو پیسے دیئے گ ئے ہیں۔۔۔انہیں بچالیں۔۔۔وہ انہیں ماردیں گے۔۔۔۔"

وہ ڈری سہمی ملازمہ۔۔۔۔

وہ شہر میں تھی تو محفوظ تھی۔وہاں وہ اسکی حفاظت میں تھی۔یہاں تو جنگل تھا اور جنگل کا قانون۔جرگہ قرآن حدیث کا سا معتبر تھا ان کے لئیے۔۔۔۔

"وہ درخت سے بندھی ہوئی تھیں بلال۔۔۔۔برہنہ۔۔۔۔تن پہ کچھ چیتھڑے۔۔۔۔روتی چلاتی وہ میرے باپ کی منتیں کررہی تھیں اور وہ سر جھکائے کھڑے تھے۔۔۔وہ بہت کچھ کر سکتے تھے۔۔۔وہ کیا کر سکتے تھے؟؟؟؟؟وہ بس رو سکتے تھے، چیخ چلا سکتے تھے،ایک ایک سے لڑ سکتے تھے اور منتیں کر سکتے تھے۔۔۔۔"

وہ بے آواز رو رہی تھی۔

"ایک ایک پتھر پہ انکی چیخ سارے میں گونجتی تھی۔وہ سنگساری مجھے آج بھی یاد ہے بلال۔انکی چیخیں۔۔۔وہ زخم۔۔۔خون۔۔۔وہ آوازیں۔۔۔وہ سب۔۔۔۔اور۔۔۔۔۔"

اس نے کرب سے آنکھیں موندلی تھیں۔

"وہ آدمی۔۔۔۔پٹواری کا بیٹا۔۔۔۔اسکا کیا ہوا؟؟؟؟"

"اسے میں نے بہت بار دیکھا۔بہت سے لوگوں نے دیکھا حالانکہ سارے گاؤں میں مشہور تھا کہ داداجی نے اسے گولیاں ماردی تھیں اور لاش کتوں کو کھلادی تھی۔۔۔"

وہ بے بس سا اسے دیکھ رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم اس لئیے سرجن بنی ہو؟؟؟؟؟"

"میں پتہ نہیں کیوں یہ بنی۔۔۔۔جب میں بھی بس ایک کمزور اور بے بس سی عورت ہو۔۔۔اس معاشرے میں جہاں میرے باپ جیسے مرد بے بس ہیں تو میں کیا شے ہوں۔۔۔۔"

بہت سارے لمحے خاموشی سے گزر گ ۓ تھے۔

بلال کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کن الفاظ میں اسکے زخموں پہ مرحم رکھے۔کیا واقعی اسکے درد کا کوئی تدارک تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"پسند کی شادی اتنا بڑا گناہ ہے کیا؟؟؟؟پھر پسند کے کپڑے پہننا،پسند کا کھانا کھانا،اپنی پسند کا پڑھنا،یہ سب بھی جرائم میں شامل ہونا چاہیئے۔۔۔۔"

اسکا چہرہ آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا۔بلال نے آہستگی سے اسکے رخسار صاف کیئے تھے

"مجھے بس ایک بات پتہ ہے فاطمہ۔زخموں کو جتنا کریدو،وہ اتنا پھیلتے جاتے ہیں،جتنا نوچتے رہو،اتنی تکلیف ملتی جاتی ہے۔۔۔ہمارے ساتھ کچھ بہت برا ہوا تھا،یہ بھولنے کی کوشش کریں گے تو بھول سکیں گے"

وہ رسان سے کہہ رہا تھا۔

"جنگیں لڑنے سے سکون ملتا تو دنیا امن امن نا الاپ رہی ہوتی۔۔۔بدلہ لینے سے سکون نہیں ملتا فاطمہ۔۔۔در گزر کردو۔۔۔میں یہ نہیں کہہ رہا کہ ہار مان لو لیکن۔۔۔تم ان سے جیت نہیں سکو گی"

"تو ظالم کو اسکے بڑا ہونے کا سوچ کر آزاد چھوڑ دیا جائے؟؟؟؟؟؟"

"نہیں۔۔۔۔خود کو ظالم ہونے سے بچایا جائے۔۔۔۔انہیں کرنے دو جو وہ کرتے ہیں۔۔۔تم وہ سب نا کرو جو وہ تم سے کروانا چاہتے ہیں۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسی شام قیوم صاحب نے اسے کہا تھا

"تم پرچہ کٹوانا چاہو، مقدمے لڑنا چاہو تو تمہاری مرضی ہے۔میں تمہارے ساتھ ہوں۔لیکن بچے، مجھ سے مشورہ مانگتی ہو تو میں کہوں گا جانے دو۔۔۔"

وہ ان پہ لعنت بھیج کر پیچھے ہٹ گئی تھی۔

انکی ازدواجی زندگی میں آنیوالا وہ پہلا طوفان اپنا آپ دِکھا کر اب خاموش ہو گیا تھا۔

وقت ہر زخم کا مرحم ہوتا ہے۔۔۔اگلے بہت سارے دن اسکے گھاؤ بھی بھر گئے

تھے۔

اس نے فاطمہ کا نام اسسٹنٹ کے لیئے لکھا تو انصاری صاحب نے پہلو بدلا

"کوئی تمہارے سامنے نہیں کہتا تو اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ کچھ کہتا نہیں ہے۔۔۔۔۔"

انہوں نے اسے بغور دیکھا

"ایک بار۔۔۔دو بار۔۔۔چار بار۔۔۔ہر دفعہ وہی تمہیں اسسٹ کرے گی تو تمہارے ہی کولیگ اعتراض کریں گے۔وہ کہیں گے کہ تم اسے فیور دے رہے ہو"

بلال آگے کو ہوا

"میں اسے فیور دے رہا ہوں سر۔۔۔کوئی تو کیا کہے گا، میں خود کہہ رہا ہوں"

وہ اسے دیکھ کر رہ گئے

"اور کیوں نا دوں اسے فیور؟؟؟؟ وہ بیوی ہے میری۔۔۔میری ہر شے کے ساتھ ساتھ میرے نالج اور سکل پہ بھی اسکا پہلے حق ہے۔اسکا حق ہے کہ پہلے اسے سکھایا

جائے۔۔۔۔"

"یہ ہسپتال ہے بلال، گھر نہیں ہے"

"میرے لئیے گھر ہی ہے"

اس نے کندھے اچکائے

"میرے ساتھ ہر سرجری میں وہ اسسٹنٹ ہو گی۔اور چاہے کسی کو بھی کھڑا کر دیں لیکن اسے مت ہٹائیں۔وہ میری ٹیبل پہ نہیں ہو گی تو میں بھی نہیں ہوں گا"

اس نے دوٹوک لہجے میں کہا تھا۔

"فاطمہ قیوم اب میری بیوی ہے اور مجھ سے جہاں تک ممکن ہوا میں اسے فیور دوں گا۔۔۔بس میری بات اتنی سی ہے۔۔۔۔"

اسکے دل میں تو وہ بہت پہلے اپنی جگہ بنا چکی تھی، اب ہولے ہولے اسکی زندگی میں حلول کرتی جا رہی تھی۔بلال ظفر کی زندگی کی ہر شے میں وہ شامل ہوتی جا رہی تھی۔

اسکے ہاتھ کی پکائی روٹی کا ذائقہ ہر ذائقے پہ حاوی ہو چکا تھا۔اسکی بھوک ہی اسکے کھلائے

نوالوں سے ملتی تھی۔کوئی بھی کھانااس ذائقے کی برابری کا نہیں تھا۔

وہ سارا گھر اسکی خوشبو سے مہکارہتا تھا۔اسکا احساس وہاں ایک بے نام سی مٹھاس بنا ہوا میں گھلا رہتا تھا۔

زندگی تو فاطمہ قیوم کی بھی بدل چکی تھی۔

وہ اس سے اس جتنی محبت بیشک نا کرتی ہو،اسکے لئیے عادت وہ پختہ ہوتا جارہا تھا۔۔۔

اس دن عینی بہت دن بعد ملنے آئی تو گلہ کرنے لگی

"تم تو میاں کے علاوہ سب کو ہی بھول گئی ہو بے وفا لڑکی۔۔۔۔اتنے دن ہو گئے اور ایک فون تک نہیں کیا"

"بس یار۔۔۔۔سارا دن مصروف گزرتا ہے"

وہ ہنسی

"ہاں بھئی۔۔۔میاں کے کپڑے،جوتے،کھانا سب کرتی ہو گی۔۔۔۔انکے مزے ہوتے ہیں شوہروں کے۔بیوی تو ملتی ہی ہے،ساتھ ملازمہ ایکسٹرا۔۔۔۔"

اس نے نفی میں سر ہلا دیا

"میں کسی کی ملازمہ نہیں ہوں"

وہ اسکے لئیے چائے لیکر وہیں بیٹھ گئی

"اپنے لئیے ایک روٹی پکاؤں گی تو ایک اسکے لئیے بھی بنا دوں گی۔ دو جوڑے اپنے دھوؤں گی تو دو اسکے بھی سہی۔ اتنے میں ملازمہ ہو جاتی ہوں میں؟؟؟؟؟"

وہ چپ رہ گئی

"یہ کوئی فرض نہیں ہے، کوئی ذمہ داری نہیں ہے، کسی کا کسی پہ احسان بھی نہیں ہے۔ یہ بس ایک احساس ہے۔ وہ کچھ میرے لئیے کرتا ہے تو کچھ مجھے بھی کرنا چاہئیے۔ گھر، چھت، تحفظ، کھانا کپڑا یہ ایک اکیلی عورت کر سکتی ہے عینی۔ یہ کھانا پکانا، برتن کپڑے، مرد کے لئیے کرنا مشکل نہیں ہیں۔ پھر کیوں کرتے ہیں شادی؟؟؟؟ ایک ملازمہ شوہر کو سستی نہیں پڑتی؟؟؟؟؟"

اس نے دل پہ ہاتھ رکھا تھا

"یہ کچھ یہاں ہے۔ یہ تعلق، خواہش اور ضرورت سے کچھ زیادہ کا تعلق ہے میری جان۔ یہ ہے شادی۔ بس۔۔۔۔ کوئی سمجھے تو۔۔۔۔"

"شادی؟؟؟؟"

وہ اسکی بات سن کر ششدر رہ گئی تھیں۔

"تت۔۔۔۔۔۔۔تو کیسے۔۔۔۔۔۔بلال؟؟؟؟؟"

وہ انہیں دیکھ کر رہ گیا

"میں نے آپ سے اپنی پسند کا اظہار کیا تھا والدہ۔میں نے اجازت مانگی تھی۔میں نے آپکو منانے کی بھی کوشش کی تھی"

"میں نے اجازت دیدی تھی؟؟؟؟"

وہ زرا کی زرا چپ رہا

"میں اسکے بغیر نہیں رہ سکتا تھا والدہ"

"لعنت تیرے جیسے مردوں پہ جو چار دن کی محبت کے لئیے مائیں قربان کر دیتے ہیں
"

"میں نے کسی کو کسی کے لئیے قربان نہیں کیا والدہ"

اس نے رسان سے انکے پیر پہ ہاتھ رکھنا چاہا لیکن انہوں نے جلدی سے سمیٹ لئیے تھے

"اب کیا کرنے آیا ہے یہاں ؟؟؟؟ یہ کوئی بہت بڑا معرکہ تھا جو مار کے آیا ہے جشن منانے ؟؟؟؟؟"

"آپکو منانے آیا ہوں"

"بھاڑ میں گیا تو اور تیرا منانا۔۔۔دفع ہو جا ادھر سے۔۔۔"

وہ درشتی سے بولی تھیں

"جو ایک لڑکی کے لئیے ماں کو دیوار سے لگا دے،وہ میرا بیٹا نہیں ہو سکتا۔۔۔"

"والدہ۔۔۔۔۔ایسے نا کریں۔۔۔آپ کے حق اپ کے ہیں،اسکے اسکے ہیں۔ یہاں موازنہ بنتا ہے کیا؟؟؟؟اپکی جگہ کوئی لے سکتا ہے کیا؟؟؟؟؟"

"اس نے لے تو لی ہے بلال۔۔۔ہم سب کی جگہ لے لی ہے۔۔"

"اس نے کسی کی جگہ نہیں لی ہے۔بس اپنی جگہ بنائی ہے۔۔۔۔"

وہ پھر سے تپ گئیں

"دفع ہو جا۔۔۔ شکل گم کر لے اپنی۔۔۔ چلا جا۔۔۔"

اسے پتہ تھا یہی ہو گا۔ وہ جانتا تھا۔ اسے ایک فیصد بھی امید ہوتی کہ وہ کبھی اس رشتے کے لیئے مان جائیں گی تو وہ فاطمہ سے نکاح کے لیئے اس دن تک کا انتظار کرتا۔۔۔۔

وہ اسکا ہر کام اپنے ہاتھ میں لے چکی تھی۔

اسکے ناں ناں کرنے کے باوجود۔۔۔۔

اسکا کھانا پینا۔۔۔ کپڑے جوتے۔۔۔۔ ہر شے۔۔۔ اور وہ خوبصورت تھا۔ یقین مانیئے۔۔۔۔

جب اسے بوجھ سمجھ کر نہیں، فرض سمجھ کر نہیں، ڈیوٹی سمجھ کر نہیں، بس اس لیئے کیا جائے کہ وہ سب خوشی دے تو وہ سب خوشی دیتا ہے۔۔۔۔

کسی انسان کو خرید نا مشکل نہیں ہے۔ وہ اسے خرید تو چکی تھی۔

بدلے میں وہ اسکے کام اپنے زمہ لیتے چلا گیا تھا۔ اس کے بنا کہے، بنا سوال کیئے۔۔۔۔

وہ اسے خرید نا نہیں چاہتا تھا۔وہ اسے اسکا رہنے دینا چاہتا تھا۔ہاں پر خود بس اسی کا رہنا چاہتا تھا۔

اور یہی محبت تھی۔

یہی محبت ہوتی ہے۔۔۔۔۔

کسی کی مرضی سے،بس اسکی مرضی سے۔۔۔

اب سنو پیاری لڑکیو۔۔۔۔۔

وہ محبت نہیں ہوتی جسے اب تم صبح شام یہاں وہاں پڑھتی ہو۔کسی روڈ ہیرو کا تھپڑ مارنا اور ہیروئن کا بس اسے چاہتے رہنا۔۔۔ایسے نہیں ہوتا۔۔۔حقیقت میں دل چاہتا ہے اس انسان کے منہ پہ تھوک دیا جائے کجا یہ کہ اسے چوم لیا جائے۔۔۔۔

وہ ہیرو نہیں ہوتا جو کسی کو رولا کر،کسی کو زبردستی اپنا کرلے۔وہ تعلق بھلے نکاح ہی کیوں نا ہو،وہ خیر نہیں ہوتا۔۔۔۔حقیقت میں ایسے تعلق سے گِھن آتی ہے۔۔۔۔۔وہ سب کہانیاں جو تمہیں رومینس اور محبت کے نام پہ پڑھوائی جاتی ہیں اور تم نادانی میں مزے لیکر پڑھتی ہو۔۔۔افسوس کی بات ہے کہ تمہاری یہ انٹرٹینمنٹ بھی گناہ بنادی

گئی ہے۔میری بچیوں کی کہانیوں اور ناولوں کی تفریح میں غلاظت گھولنے والو، تمہیں اللہ پوچھے۔۔۔۔۔۔

میں مان ہی نہیں سکتا کہ کوئی ایسا انسان جس نے ہمیں گالی دی ہو، یا دھتکارا ہو، یا ہاتھ اٹھایا ہو کل کو ہماری محبت بن جائے۔۔۔وہ دلدار بن جائے۔۔۔نہیں۔۔۔۔عزت نفس محبت سے اوپر ہے۔۔۔

یہ ہیرو ہیروئن سے بھی اوپر ہے۔۔۔۔

سب سے اوپر۔۔۔۔

"یہ پیسے ابھی تک یہیں رُل پڑے ہیں۔سنبھال لو یار"

اس نے کپڑے تہہ کرتے ہوئے حیرت سے اسے دیکھا

"یہ آپکے نہیں ہیں؟؟مجھے لگا آپکے ہیں۔۔۔۔"

اس نے نفی میں سر ہلا دیا

"یہ تمہارے ہیں"

"میرے تو نہیں ہیں"

"ارے اللہ کی بندی اٹھالو۔۔۔کل سیلری آئی تھی تو نکلوا لئیے تھے۔رکھ لو۔۔۔"

"لیکن میں کیا کروں گی بلال۔۔۔۔میرے پاس ہیں"

وہ ہنسا

"ہاں مجھے پتہ ہے اچھی خاصی امیر کبیر خاتون ہیں آپ۔اسکے مقابلے میں تو یہ کچھ بھی نہیں لیکن۔۔۔یہ حقیر سا نظرانہ قبول ہو۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اسے دیکھ کر رہ گئی

"کچھ بھی لے لینا۔۔۔۔"

"مثلاً؟؟؟؟"

"یہ بھی اب میں بتاؤں۔۔۔۔یار لڑکیاں تو لاکھوں لگا دیتی ہیں کپڑوں جوتوں پہ"

"وہ تو ابھی پچھلے ہفتے ہی دلوائے ہیں آپ نے۔۔۔۔بلال یہ آپکے پیسے ہیں،اسے اپ رکھیں"

اس نے منہ بنایا

"مجھے نہیں رکھنے۔اور کیا کروں میں رکھ کر"

"سیونگ اکاؤنٹ میں ڈالیں۔کل کو کام آئیں گے"

"اور آج؟؟؟؟اسکا کیا؟؟؟؟؟"

وہ چپ رہ گئی

"ہم کل کا پہلے سوچنے لگتے ہیں۔مستقبل۔۔۔سیونگز۔۔۔گھر۔۔۔فلاں شے۔۔۔۔ کل کے چکر میں آج ترسا ترسا کر گزار دیتے ہیں۔کیا فائدہ؟؟؟؟"

وہ زرا رکا

"میرے باپ کے اکاؤنٹ میں اے ناپیسہ تھا کہ شائدا نہیں خود بھی پتہ نا ہوتا ہو لیکن میری ماں کا پرس خالی رہتا تھا۔"

فاطمہ نے خاموشی سے وہ نوٹ پکڑ لیئے تھے۔

بخیل مرد عورت کے لیئے دنیا کی سب سے بڑی آزمائش ہے۔۔۔۔۔

وہ آپریشن تھیٹر میں موجود تھے۔

تھائیرائیڈیکٹومی (گلہڑ کے علاج کا آپریشن) کی پیشنٹ ٹیبل پہ تھی۔وہ جنرل اینستھیزیا کی وجہ سے بیہوشی میں تھا۔وہ مہارت سے اپنا کام کررہا تھا۔اسکے عین سامنے ڈاکٹر سفیر اسسٹنٹ تھے اور اسکے برابر میں فاطمہ کھڑی تھی۔

"ایک پرولین کھلوالو۔۔۔"

"پرولین کھولیں۔۔۔۔"

"زور سے بولو۔۔۔ناشتہ نہیں کیا؟؟؟؟"

وہ جھینپ گئی تھی۔

وہ ابھی تھائی رائیڈ نکال کے سپونج سے خون صاف کررہا تھا جب اس نے پیشنٹ کا پیٹ ہلتا محسوس کیا تھا۔

"ڈاکٹر اقبال۔۔۔اماں واپس آرہی ہیں"

اس نے ہلتے پیٹ کی طرف اشارہ کیا تھا۔انہوں نے اٹھ کر پروپوفول کا انجکشن بھرا

تھا۔ کٹی گردن میں سے خون کا فوارہ باہر کو نکلا اور خر خر کی آوازیں آنے لگی تھیں۔

فاطمہ کانپ کر رہ گئی تھی۔

سامنے وائٹل دکھانے والی سکرین پہ ہارٹ ریٹ (دل کی دھڑکن) تیزی سے نیچے کی طرف جا رہی تھی۔

"سیکیور کریں۔۔۔ جلدی۔۔۔"

وہ زور سے بولا تھا۔ وہ سسٹر اب انجکشن بھر رہی تھی۔ پیشنٹ ٹانگیں مارنے لگی تھی۔

بلال کا چہرے پہ دور تک خون کے چھینٹے تھے۔

فاطمہ کو اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی محسوس ہوئی تھی۔

ہارٹ ریٹ تیزی سے نیچے کی طرف جا رہا تھا

"پینتالیس۔۔۔۔انتالیس۔۔۔ سینتیس۔۔۔۔"

پیشنٹ کا ہارٹ ریٹ تیزی سے نیچے کی طرف جا رہا تھا۔ حلق میں سے خرر خرر کی

آوازیں آرہی تھیں اور وہ ٹانگیں مار رہا تھا۔

"سپونج دیں۔۔۔"

بلال نے کہا تھا۔فاطمہ کو کچھ سنائی نہیں دیا تھا۔اسکے ہاتھوں میں گویا رعشہ اتر آیا تھا۔

"ڈاکٹر فاطمہ سپونج دیں اور پرولین کھولیں"

اسکی ٹانگوں سے گویا جان نکل رہی تھی۔بلال نے ایک نظر اس پہ ڈالی اور ساتھ کھڑی سسٹر کو مخاطب کیا

"ڈاکٹر فاطمہ کو باہر لے جائیں اور آپ ادھر آئیں۔۔۔۔فاطمہ۔۔۔جاؤ۔۔۔۔"

اسے کچھ پتہ نہیں تھا کہ وہ کہاں ہے اور کیا ہو رہا ہے۔بلال تیزی سے اپنا کام کرنے میں لگا ہوا تھا۔اینستھیزیا والے انجکشن دینے کے بعد وائٹل دیکھ رہے تھے۔

"ڈایاتھرمی۔۔۔اب۔۔۔۔"

اس نے بلڈ ویسلز کو لائگیٹ کرنا شروع کیا تھا۔نالیوں کے کھلے حصوں کو پکڑ کر زرا سا کرنٹ دیتے اور سوراخ بند ہو جاتا۔سسٹر عظمیٰ اسکے ساتھ کھڑی تھی۔فاطمہ باہر جا چکی تھی۔

"ہارٹ ریٹ اوپر نہیں آرہا"

پیشنٹ واپس بے ہوش ہو چکا تھا۔بلال نے احتیاط سے وہ نالی ڈالی اور کنارے صاف کرنے لگا۔

"بلڈ منگوالیں۔۔۔"

قریباً تیس پینتیس منٹ بعد وہ اس مریضہ کی دل کی دھڑکن واپس معمول پہ لا چکے تھے۔اس نے ماتھے سے بہتے پسینے کو کلائی سے رگڑا اور اسسٹنٹ ڈاکٹر کو دیکھا

"سٹچز تم لگالو گے؟؟؟"

"جی سر۔۔۔۔"

"چلو ٹھیک ہے۔۔۔۔۔"

وہ اوٹی سے نکلا،ماسک گلوز اور اوٹی ڈریس کھولا اور واش اپ ہونے چلا گیا

"ڈاکٹر فاطمہ کہاں ہیں؟؟؟؟؟"

"وہ باہر نکل گئی تھیں۔۔۔۔"

وہ اسے وہیں نکل گئی تھی۔اوٹی کے سامنے، کھڑکی کے پاس کھڑی ہوئی۔اسکی امد کو محسوس کیا تو پلٹی اور اسکے سینے سے لگ کر رو پڑی۔

"بس۔۔۔۔۔کچھ بھی نہیں ہوا۔۔۔بس۔۔۔چپ کر جاؤ۔۔۔"

اس نے اسکا سر سہلایا تھا۔

"بہادر بنو۔۔۔یو آر اے سرجن۔۔۔ایسے نہیں۔۔۔۔"

وہ نرمی سے کہہ رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہی تو ہمیں کرنا ہے۔موت ہی تو ہماری اور ہمارے مریض کی دشمن ہے۔اس آخری حد تک کوشش کہ وہ ہم سے اسے لے جا نا سکے۔۔۔اور وہ جنگ ایسے ہی نہیں لڑی جائے گی۔۔۔مریض تو ہاتھ پاؤں مار رہا ہوتا ہے،وہ ہم سے زیادہ بہادر ہوتا ہے۔ ہم کیوں بزدلی دکھائیں۔۔۔؟؟؟؟ہنسنا رونا ڈرنا جو بھی ہے،وہ بعد میں ہے۔۔وہاں اس وقت پہلے زندگی ہے۔۔۔سب سے پہلے۔۔۔سب سے اہم۔۔۔۔سب سے قیمتی۔۔۔۔"

وہ رسان سے کہتا جا رہا تھا۔

آج بھی وہ کالز کر کر کے تھک گیا تھا لیکن ماں سے بات نہیں ہوئی تھی۔بھائیوں نے کہہ دیا کہ وہ بات نہیں کرنا چاہتی ہیں۔گھر کے نمبر پہ بھی بہن نے انکا پیغام پہنچادیا۔

اس نے اس کا حال چال پوچھ کے فون بند کر دیا۔وہ کمرے میں آیا تو فاطمہ کتاب لیئے بیٹھی تھی۔اسے دیکھا تو اسکے چہرے پہ لکھی تحریر پڑھ گئی۔

"نہیں بات ہوئی؟؟؟؟"

"نہیں۔۔۔"

اس نے نفی میں سر ہلادیا تھا۔وہ اسے دیکھ کر رہ گئی

"یہ سب میری وجہ سے ہے ناں؟؟؟؟میں ماں اور بیٹے لے بیچ میں آگئی ہوں"

وہ اسکے پاس آبیٹھا

"نہیں ایسی بات نہیں ہے۔اسکی بہت ساری وجوہات ہیں۔تم سے ہسند کی شادی تو تابوت کا آخری کیل ہے"

وہ زرا رکا

"وہ سب تو مجھ سے قطع تعلق کا بہانہ ڈھونڈ رہے تھے فاطمہ۔۔۔"

"کیوں؟؟؟؟"

"بس۔۔۔ایک باغی بچہ ہوں ناں میں۔۔۔۔سب کی آنکھوں میں کھٹکتا ہوں۔۔۔۔ ماں تو چلو ماں ہے، بہت بار چپ کر جاتی ہے پر بھائی، بھابھیاں، چچا، سب۔۔۔۔"

وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"ہمارے ہاں خاندان میں ہی شادی کی جاتی ہے۔ خاندان سے باہر نہیں چاہے اپنی ہی ذات کیوں ناہو۔۔۔میری چھوٹی بہن کی نسبت چچازاد سے طے کر دی گئی ہے فاطمہ۔ میں اس رشتے کے حق میں نہیں تھا۔پہلے دن سے نہیں۔۔۔دونوں کی عمروں میں بارہ سال کا فرق ہے۔ سمیع اللہ بمشکل پانچ جماعتیں پاس، وہی روایتی سوچ رکھنے والا مرد ہے۔ وہ میری بہن ڈیزرو نہیں کرتا۔۔۔میری وہ بہن جسے میں نے اپنے سر چڑھ کے ایف ایس سی تک کروائی ہے"

وہ زرا رکا

"لیکن بس یہی وجوہات نہیں ہیں۔ ہمارے خاندان میں اب موروثی بیماریاں پیدا ہونا

شروع ہو چکی ہیں۔میری پھپھو کے دو بچوں کی شادیاں چچا کے ہاں ہوئی ہیں۔بڑے بیٹے کا بڑا بیٹا ابنارمل ہے۔سمیع اللہ کی دو بہنیں ابنارمل ہیں اور اسکے بڑے بھائی کے دو بچے بھی۔۔۔یہ کلئیر کٹ خاندان میں شادیوں کا نتیجہ ہے۔ہر ڈاکٹر یہی کہتا ہے کہ اب چین توڑ دینی چاہئیے۔"

وہ خاموشی سے سن رہی تھی

"میں کزن میرج کے خلاف نہیں ہوں فاطمہ۔اپنے اپنے ہی ہوتے ہیں۔جہاں جوڑ ہو،اچھا رشتہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن۔۔۔یوں آنکھوں دیکھی ان دیکھی کیسے کروں؟؟؟؟یہ خدا کی قدرت ہے ناں۔۔۔وہ چاہے تو یہ بھی کر سکتا ہے۔۔۔۔اس نے سبب کرنے سے تو نہیں روکا ناں۔۔۔اب اگر ایک مسئلہ ہے تو اسے تقدیر کے سر پہ ڈال کر،قسمت کہہ کر ہاتھ پہ ہاتھ رکھے بیٹھے رہا جائے؟؟؟؟علاج گناہ تو نہیں ہوتا۔۔۔اور ہمارے خاندان کے لئیے علاج خاندان سے باہر شادی ہے۔۔۔۔لیکن ہماری سردار سرکار والدہ۔۔۔وہ یہ کبھی بھی نہیں ہونے دیں گی۔۔۔۔"

وہ افسردگی سے بولتا چلا گیا تھا۔

وہ وارڈ کے راؤنڈ کے بعد اپنے متعلقہ بیڈز کو چیک کر کے نکل رہی تھی جب میل وارڈ سے نکلتا مہران دکھائی دیا تھا۔اسے دیکھ کر مسکرایا اور بشاشت سے اسکی طرف بڑھایا

"کیسی ہیں مس فاطمہ۔۔۔۔بلکہ کہنا چاہیئے مسز فاطمہ۔۔۔۔؟؟؟؟"

اس حیرت ہوئی۔وہ توجب سے انکی شادی ہوئی تھی اس سے سیدھے منہ بات بھی نہیں کرتا تھا کجا یہ کہ حال چال پوچھ رہا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں سر"

"چودہویں کا چاند ہی ہو گئیں شادی کے بعد سے آپ۔ہائے لک بھی اور ویسے بھی"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ جھینپ گئی تھی۔

"میں آپکی دعوت ضرور کرتا لیکن اگر آپکے شوہر سے مجھے نیکی کی توقع ہوتی تو۔۔۔۔ خیر۔۔۔۔"

وہ اسکے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے سٹاف روم تک آیا تھا۔

"آپ کو شادی کی مبارکباد۔۔۔۔"

(اس آدمی کو ہوا کیا ہے آج؟؟؟؟ لگتا ہے چندی اتری ہوئی ہے آج۔۔۔۔)

اس نے دل میں سوچا اور ہولے سے مسکرائی۔

"تھینک یو سر"

وہ کہہ کر اندر چلی گئی تھی۔مہران پلٹا تو سامنے بلال کھڑا تھا۔

غصے میں مٹھیاں بھینچتا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ ہنستا ہوا اسکی طرف بڑھا تھا۔

"اتنا غصہ سرجن صاحب؟؟؟؟؟؟دھیان سے سٹروک بھی ہو سکتا ہے"

"اس سے دور رہ مہران۔۔۔۔"

وہ غرایا تھا

"تو عروج سے دور رہا تھا؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

"وہ بیوی ہے میری"

"اور وہ میری منگیتر تھی۔۔۔۔۔"

وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہہ رہا تھا۔

"خیر۔۔۔۔۔یہ تو پرانی باتیں ہیں۔۔۔نئ بات سن۔۔۔۔تجھے ایسا سرپرائز دینے والا ہوں کہ تیری سات پشتیں بھی یاد رکھیں گی۔۔۔۔۔تیار رہنا۔۔۔۔۔کچھ بھی ہو سکتا ہے"

وہ کہہ کر آگے بڑھ گیا تھا۔

"میں نے تم سے شادی سے پہلے ہی کچھ بکواس کی تھی فاطمہ اگر یاد ہو تو"

وہ غصے سے بولا تھا۔وہ سہم گئ تھی

"اس سے بات نہیں کرنی۔۔۔۔"

"بلال وہ بس حال چال۔۔۔۔۔"

وہ منمنائ تھی

"حال چال؟؟؟ریئلی؟؟؟وہ جو کسی کے سوال کو جواب نہیں دیتا وہ حال چال پوچھ رہا تھا؟؟؟؟"

وہ طنزاً بولا تھا

"کم آن تم کوئی چھوٹی بچی نہیں ہو کہ جسے بتانا پڑے کہ فلاں سے بات نہیں کرنی، فلاں سے دور رہنا ہے۔۔۔امیچیور حرکتیں کیوں کرتی ہو؟؟؟؟"

وہ اسے دیکھ کر رہ گئی

"میں امیچیور ہوں؟؟؟؟"

"میچیور ہوتیں تو اس کے منہ نا لگتیں۔۔۔۔"

"بھاڑ میں گیا مہران۔۔۔۔"

وہ حلق کے بل چلائی تھی

"اس دو ٹکے کے انسان کے لیئے آپ یہاں کٹہرا لگا کر کھڑے ہیں؟؟؟؟؟؟میں وہاں کسی بھی انسان سے ہنس کر بات کروں گی آپ تم یوں پیشیاں لگائیں گے میری؟؟؟"

"کوئی بھی انسان نہیں۔۔۔صرف وہ۔۔۔"

"واٹ ایور۔۔۔۔"

وہ اسی کے لہجے میں بولی تھی

"چلاؤمت۔۔۔۔"

"اورآپ۔۔۔؟؟؟آپکو حق ہے چلانے کا؟؟؟؟"

وہ اسے دیکھ کر رہ گیا

"دیکھو فاطمہ جاہل عورتوں کی طرح بات کو بڑھاؤمت۔میں نے تم سے کہا تھا کہ اس سے بات مت کرنا تو مت کرو"

"اچھا۔۔۔اسے میں نے دعوت دی تھی بات کرنے کی؟؟؟چوبیس گھنٹے جہاں ساتھ رہنا ہو،کام کرنا ہو وہاں اگرایک کولیگ دوسرے کو سلام کر لے،حال چال پوچھ لے تو کونسی قیامت آجائے گی؟؟؟؟میں نے کونسا کھیل کھیل لیا ہے اسکے ساتھ ؟؟؟؟"

"شٹ اپ"

وہ حلق کے بل چلایا تھا۔

"اب ایک لفظ بھی اور مت بولنا اپنے اور اسکے بارے میں۔۔۔۔۔"

وہ بہت دیر تک خاموش کھڑی رہی تھی۔

"کیا چاہتے ہیں اب آپ ؟؟؟ چلی جاؤں میں یہاں سے ؟؟؟؟؟؟"

اسے دونوں ہاتھوں میں سر پکڑے دیکھ کر وہ بولی تھی

"تم کیوں جاؤ گی۔۔۔ تم تو ویسے بھی سب کچھ چھوڑ چھاڑ میری طرف آئی ہو ناں۔۔۔ تم کہاں جاؤ گی۔۔۔ رہو یہیں۔۔۔ تمہارا گھر ہے۔۔۔۔ میں چلا جاتا ہوں۔۔۔۔"

وہ کہہ کر اٹھا تھا اور باہر نکل گیا تھا۔

وہ خاموش کھڑی رہ گئی تھی۔

انکی چار ماہ کی شادی میں وہ پہلی لڑائی تھی۔ میاں بیوی کی ہر لڑائی کی طرح اسکا مین مدعا بھی فضول ترین بات تھی۔

وہ سارا وقت بے مقصد یہاں وہاں گاڑی دوڑاتا پھرتا رہا تھا۔ پتہ نہیں کس بات کا غصہ تھا اور کس شخص پہ تھا۔ اس پہ، مہران پہ یا خود پہ۔۔۔۔

غصہ اترا تو ندامت اسے گھیرنے لگی تھی۔

وہ اسے محبت محبت کہتا تھا، اسے خود مختار ہونا سکھاتا تھا، عورت کی آزادی کی باتیں کرتا

تھااور اپنی عورت کے لیئے اتنا بے اعتبار، اتنا تنگ نظر تھا۔ یہ بات تو طے تھی کہ وہ شکی نہیں تھا۔۔۔ رو پھر وہ کیا تھا؟؟؟؟؟؟

کیا اسے مہران سے ڈر تھا؟؟؟؟؟

جو بھی، غلط وہی تھا۔

ضمیر کی عدالت اپنا فیصلہ سنا چکی تھی۔

وہ مغرب کی اذان سے زرا پہلے گھر لوٹا تھا۔ بیرونی دروازہ لاکڈ تھا۔ وہ گھر پہ نہیں تھی۔ اسے حیرانی ہوئی۔ وہ عام طور سے اکیلی باہر نہیں جاتی تھی۔ چھوٹی سے چھوٹی شے کے لیئے بھی اسکے انتظار میں رہتی تھی۔

خیر وہ اندر آیا۔

اسکا نمبر ملایا۔۔۔ اسکا فون اندر کمرے میں بجنے لگا تھا۔ تو وہ فون گھر پہ چھوڑ گئی تھی۔ اتنے میں مغرب کی اذان ہو گئی تھی۔

وہ نماز پڑھ کے فارغ ہوا تو اسکی بے چینی بڑھ چکی تھی۔ وہ اتنی دیر سے گھر پہ نہیں تھی۔ کہیں وہ لڑائی کی وجہ سے روٹھ کر تو نہیں چلی گئی۔ اس نے قیوم صاحب کا نمبر

ملایا۔وہ وہاں نہیں تھی۔عینی سے رابطہ کیا۔وہ لاعلم تھی۔

اب اسکے پیروں تلے سے زمین کھسکنے لگی تھی۔

اسے سی سی ٹی وی کا خیال آیا تھا۔وہ جلدی سے سکرین کی طرف آیا اور کچھ دیر پہلے کی ریکارڈنگ کے لیئے پیچھے کرنا چاہا تو اس منظر پہ اٹک گیا۔

وہ مہران کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ رہی تھی۔اسکے کانوں میں مہران کی بات گونج رہی تھی۔

"تجھے ایسا سرپرائز دینے والا ہوں کہ تیری سات پشتیں بھی یاد رکھیں گی۔۔۔۔تیار رہنا۔۔۔۔کچھ بھی ہو سکتا ہے"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مہران کے دروازہ کھولتے ہی اس نے اسکی ناک پہ مکا مارا تھا۔

وہ چکرا کر رہ گیا۔

وہ اسکا گریبان پکڑ کے گھسیٹتا ہوا دیوار تک لے گیا اور اسکی گردن پہ دباؤ بڑھایا۔

"کمینے انسان۔۔۔تو اس حد تک بھی جا سکتا ہے؟؟؟؟"

اسکا سانس گھٹنے لگا تھا۔اسکا خون چہرے پہ اکٹھا ہو رہا تھا۔ناک سے بھی خون بہنے لگا تھا۔

"کہاں ہے فاطمہ۔۔۔۔۔بول۔۔۔۔"

"مم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔"

وہ کھانسا تھا۔

بلال نے اسکے منہ پہ مکا مارا اور اسے فرش پہ پٹخ دیا تھا

"وہ تیرے ساتھ گاڑی میں بیٹھی تھی۔وہ ابھی تک گھر نہیں لوٹی۔۔۔۔بول حرامی وہ کہاں ہے؟؟؟؟؟"

وہ گردن مسلتا بمشکل سانس لے پا رہا تھا

"مجھے نہیں پتہ"

بلال نے اسکے ٹھوکر ماری تھی

"جھوٹ مت بول"

وہ حلق کے بل چلایا۔جواباًمہران اس سے اونچا چلایا تھا۔

"مجھے نہیں پتہ۔۔۔۔۔"

وہ اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔بلال نے نفی میں سر ہلایا۔

"دیکھ۔۔۔مہران۔۔۔۔اگر یہ عروج کا بدلہ ہے تو۔۔۔میں تیرے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا تھا یار۔۔۔۔میں بے گناہ ہوں۔۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ تینوں ایک تکون کی طرح مشہور تھے۔

مہران خواجہ۔۔۔عروج مہر علی۔۔۔بلال فاروق۔۔۔

کالج میں اور پھر ہسپتال میں وہ تینوں ہی ساتھ ساتھ تھے۔انکی دوستی بے مثال تھی۔ ہمہ وقت ایک دوسرے کا ساتھ کسی ایک کو ڈھونڈنا ہو تو باقی دونوں کو تلاشو۔۔۔ جہاں وہ،وہیں باقی کے دو۔۔۔۔

مہران اور بلال تو پہلے سے دوست تھے۔عروج انہیں میڈیکل کالج میں ملی تھی۔وہ ایک پروفیسر کی بیٹی تھی۔انکی دوست بن گئی۔رفتہ رفتہ اسکی اور مہران کی دوستی محبت

میں بدلتی چلی گئی اور بات منگنی تک جا پہنچی۔۔۔۔

تب بھی ان کے درمیان کچھ بھی نہیں بدلا تھا۔۔۔

سب ٹھیک تھا۔۔۔۔ٹھیک ہی رہا تھا۔۔۔۔

تب تک جب تک عروج نے اسے میسج کرنا شروع نہیں کیئیے تھے۔وہ سامنے بیٹھی ہوتی، پاس مہران ہوتا اور وہ اسے میسج کر رہی ہوتی تھی۔

"میں گھٹن میں ہوں۔۔۔میں ڈپریس ہوں۔۔۔مجھے مدد چاہئیے۔۔۔۔مہران کے ساتھ میرا دل نہیں مانتا۔۔۔تم مجھے مشورہ دو۔۔۔وہ ایسا ہے، وہ ویسا ہے۔۔۔تم اچھے ہو۔۔۔۔تم یہ تم وہ۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ سب بڑھتا گیا تھا۔

اسکی حرکتیں بے باک ہونے لگی تھیں۔اسکا اسکے لئیے التفات بڑھنے لگا تھا۔اسکے لئیے وہ ایک دوست کی منگیتر تھی اور بس۔۔۔۔لیکن وہ۔۔۔

"مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے بلال۔۔۔۔"

وہ کانپ کے رہ گیا تھا۔بہت دنوں تک وہ ڈراڈرا رہا تھا۔وہ مہران دیکھ لیتا تو کیا

ہوتا۔۔۔۔

اس دن کے بعد رومانوی میسج شروع ہو گئے۔۔۔ شعر۔۔۔ محبت کی باتیں۔۔۔

اظہار۔۔۔۔

اس نے اسے سختی سے منع کر دیا تھا

"انف۔۔۔آج کے بعد تم مجھے کوئی میسج یا کال نہیں کرو گی۔۔۔ سمجھ آئی ہے۔

میرے اور تمہارے درمیان کچھ نہیں ہے۔۔۔دوستی بھی نہیں ہے۔۔۔"

وہ اس دن کے بعد سے اس سے کھنچا کھنچا رہنے لگا تھا۔اس سے دور دور۔۔۔۔

وہ ہاؤس جاب کر رہے تھے۔۔۔

یہ اس رات کی بات ہے جب نائٹ ڈیوٹی پہ بلال کے ساتھ عروج تھی۔وہ وارڈ سے

راونڈ لگا کر آیا تو اسے اسکا میسج آیا۔وہ اسے چھت پہ بلا رہی تھی۔وہ آنا نہیں چاہتا تھا

لیکن اس نے کہا کہ مہران بھی ہے تو وہ اوپر چلا آیا۔

وہ اکیلی ٹہل رہی تھی۔

"تم ایسے۔۔۔اس وقت۔۔۔۔مہران کہاں ہے؟؟؟؟"

مہران نہیں تھا۔۔۔وہ عروج بھی نہیں تھی۔اسکا زوال تھا۔۔۔وہ تو کوئی اور ہی تھی۔۔اسکی بد قسمتی۔۔۔۔

اور پھر وہ سب ہوتا چلا گیا تھا۔

اسکا چیخنا چلانا۔۔۔لوگوں کا اکٹھا ہونا۔۔۔اسکے خود کے کپڑے پھاڑنا۔۔۔مار پیٹ۔۔۔۔۔خون۔۔۔۔مہران آیا۔۔۔اسے مار مار کے بے حال کر دیا۔۔۔۔۔

دنیا میں سب سے آسان کسی پہ الزام لگانا ہی تو ہے۔۔۔۔زیادہ کچھ نہیں کرنا پڑتا۔۔۔بس چلاؤ اور کہو۔۔۔کوئی ہے۔۔۔۔مدد کرو۔۔۔ہاں یہ۔۔۔۔اس نے۔۔۔۔اس نے نے کیا۔۔۔۔

"مجھے پتہ تھا وہ جھوٹی تھی بلال۔۔۔مجھے پتہ تھا وہ کیس سے کیوں پیچھے ہٹی۔۔۔اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا۔وہ مظلوم نہیں تھی"

وہ ناک سے خون صاف کرتا اس سے کہہ رہا تھا

"پھر کیوں۔۔۔۔کیوں اتنے عرصے تک مجھے مجرم کہا۔۔۔۔؟؟؟؟؟"

"کیونکہ تو مجرم تھا۔۔۔۔۔۔میرا مجرم۔۔"

وہ اسے دیکھ کر رہ گیا

"تونے مجھ سے سچ چھپایا۔۔۔پہلے دن جب میری محبت مجھ سے دغا کرنے کو تھی، تو نے اسی دن مجھے سچ نہیں بتایا۔۔۔یہ پردہ پوشی نہیں تھی بلال، یہ جرم تھا۔۔۔وہ مجھ سے میرے منہ پہ جھوٹ بولتی رہی اور تو سچ جانتے ہوئے بھی چپ رہا۔۔۔یہ بھی تو زیادتی ہی تھی۔۔۔زیادتی تو کی تھی تو نے۔۔۔۔۔"

وہ کرب سے اسے دیکھتا کہہ رہا تھا اور بلال کے پاس دینے کو کوئی صفائی نہیں تھی۔

"وہ جھوٹی تھی۔ تو بھی جھوٹا تھا۔ اس نے الزام لگایا۔ تونے سچ چھپایا۔۔۔میں کیوں نا کہتا تجھے دشمن۔۔۔تو دوست تو نہیں تھا۔۔۔"

اس نے کف سے بہتا خون صاف کیا تھا

"سن۔۔۔میں تیرے جیسا کم ظرف نہیں ہوں۔۔۔میں عورت کا بدلہ عورت سے لینے پہ مر جانا قبول کروں گا۔۔۔وہ یہاں نہیں ہے۔۔۔مجھے پتہ ہوتا کہ وہ کہاں ہے تو اللہ کی قسم ہے اسے خود گھر پہنچا کے آتا۔۔۔"

بلال تھک کر فرش پہ بیٹھا تھا۔

اسے لگ رہا تھا سارے زمانے میں سب سے سیاہ زشت انسان وہ ہے کہ اپنی محبت کو نا سنبھال سکا۔اب بھی وہ سر ہاتھوں میں جکڑے، خاموش سا صوفے پہ بیٹھا انہی سوچوں میں غلطاں تھا جب اس نے بیرونی دروازہ کھلنے کی آواز سنی تھی۔

دروازہ اس نے لاک کیا تھا اور باہر سے لاک بس وہی کھول سکتی تھی۔وہ فوراً اٹھا اور آندھی طوفان کی طرح باہر آیا تھا۔

وہ حیرانی سے اسے دیکھتی اندر آئی تھی۔

"بلال۔۔۔۔آپ ابھی تک جاگ۔۔۔۔۔"

اس کا فقرہ درمیان میں رہ گیا تھا۔وہ جلدی سے آگے بڑھا اور اسے زور سے گلے لگا لیا تھا۔وہ اسکے وجود میں دور تک چھپتی چلی گئی تھی۔

"تم۔۔۔۔اللہ۔۔۔۔۔شکر ہے۔۔۔۔۔شکر ہے۔۔۔۔۔۔تم۔۔۔۔۔"

اسکا بے تحاشا دھڑکتا دل وہ اپنے سینے میں محسوس کر سکتی تھی۔وہ اس سے علیحدہ ہوا اور

اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے کٹورے میں لیا۔

"تم ٹھیک ہو ناں۔۔۔۔؟؟؟؟ تمہیں کوئی چوٹ تو نہیں آئی؟؟؟؟؟ فاطمہ تم۔۔۔۔۔"

وہ بچوں کی طرح اسے پوچھ رہا تھا۔ وہ بس حیرانی سے اسے دیکھتی جا رہی تھی۔

"میں ٹھیک ہوں بلال۔۔۔۔ کیا ہوا آپ ایسے کیوں؟؟؟؟؟؟"

تو اسے کچھ پتہ ہی نہیں تھا؟؟؟؟؟

وہ قیامت کو چھو کر لوٹ آیا تھا اور وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تم کہاں گئی تھیں؟؟؟؟؟؟"

جواباً اس نے مٹھی میں دبی وہ سٹرپ اسکے سامنے کی تھی۔ اس پہ دو لائینیں دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ بہت دیر تک بے یقینی سے اسے دیکھتا رہ گیا تھا۔

بلال کو گھر سے نکلے بہت دیر ہو چکی تھی۔ وہ مغرب سے کچھ دیر پہلے کا وقت تھا۔ فاطمہ کچن میں سالن بنا کر رکھ چکی تھی۔ ابھی اس نے ڈھکن ڈھکا ہی تھا کہ اسکا دل گھبرانے لگا

تھا۔ پسینے سے چھوٹ گ ئے اور جی متلانے لگا تھا۔اس نے پانی کا گلاس بھرا اور وہیں ڈائننگ کی کرسی پہ بیٹھ کر پینے لگی۔

اسے محسوس تو بہت دنوں سے ہو رہا تھا کہ کچھ تو ہو رہا ہے۔بس وہ اسے کنفرم نہیں کر پا رہی تھی۔

اب بھی اس نے وقت دیکھا۔ مغرب میں ابھی پندرہ منٹ تھے۔

اس نے والٹ اٹھایا اور چابیاں لیئے باہر نکل آئ۔ فون چارجنگ پہ تھا اور اس نے جان بوجھ کر نہیں لیا تھا۔

"یہ دو منٹ کے لیئے تو جا رہی ہوں۔ابھی واپس لوٹ آؤں گی"

وہ دروازہ لاک کر کے باہر آئی۔ گیٹ پہ رکشے کے انتظار میں کھڑی تھی جب اس نے مہران کی گاڑی دیکھی۔

"یہ۔۔۔۔۔یہاں۔۔۔۔اس وقت؟؟؟؟؟"

اس نے اچھنبے سے سوچا تھا۔گاڑی اسکے پاس رکی اور شیشہ نیچے ہوا

"کیسی ہیں فاطمہ؟؟؟؟؟"

"دن میں دودو بار حال چال؟؟؟؟؟"

وہ ہنس پڑا

"سرجن صاحب کہاں ہیں؟؟؟؟؟"

"باہر گئے ہیں۔۔۔خیریت؟؟؟؟"

"جی جی خیریت۔۔۔اور آپ یہاں؟؟؟؟خیریت؟؟؟؟"

"مارکیٹ تک جارہی تھی"

"چلیں میں چھوڑدوں"

"نہیں شکریہ۔۔۔۔"

(ابھی اس سے بات کرنے پہ اتنافساد مچاتھا،وہ اسکے ساتھ بیٹھ جاتی تو بلال کیاکچھ نا کرتا۔۔۔۔)

وہ اسے دیکھ کررہ گیا

"فاطمہ آئی ایم سوری۔۔۔میں بہت روڈ ہوگیاتھاآپ کے ساتھ۔۔۔میرے اور

بلال کے درمیان جو بھی کچھ رہاہو، آپ کے ساتھ بدتمیزی نہیں کرنی چاہیئے تھی۔ میں سچ میں معذرت کررہاہوں۔وہ گھرپہ ہوتاتواسکے سامنے آپ سے سوری کرتا۔بٹ ابھی کے لئیے سوری"

وہ اسے دیکھ کررہ گئی۔

"چلیں آئیں آپکومارکیٹ چھوڑدوں۔ایک بھائی کے طورپہ کہہ رہاہوں۔اتناحق توبنتا ہے میرا۔۔۔"

وہ کچھ دیرسوچتی رہی پھردوسری طرف سے جاکربیٹھ گئی تھی۔دوتین منٹ کی ڈرائیو پہ میڈیکل سٹورتھا۔وہ اسے اتارکے چلاگیاتھا۔وہ کاؤنٹرتک پہنچی ہی تھی اورپریگنینسی سٹرپ مانگی تھی کہ اسکی نظراس بوڑھی عورت پہ پڑی تھی۔بے تحاشاروتی ہوئی، پریشانی کے عالم میں وہ،ان دواؤں کاپرچہ لئیے کھڑی تھی۔

"میری بیٹی بیمارہے۔بچہ ہونے والاہے۔غریب کی جورو۔نادائی ناڈاکٹر۔۔۔۔وہ درد سے بے حال ہے۔کوئی مدد کرو۔۔۔۔میں نمانی۔۔۔۔"

اپنی مطلوبہ شے لیکرپیمنٹ کرنے تک وہ فیصلہ کرچکی تھی۔مائی کے آنسواسکے دل کو

بھگو رہے تھے۔

"کدھر گھر ہے آپکا؟؟؟؟؟"

وہ اسے بتانے لگی۔اس نے پرچہ دیکھا۔کچھ اور ضروری دوائیں لیں۔پٹیاں،روئی وغیرہ۔بلال تو ویسے بھی گھر پہ نہیں تھا اور پتہ نہیں کب واپس لوٹتا۔فون اسکے پاس تھا نہیں کہ اسے کال کر لیتی۔اس نے فیصلہ کیا اور اماں کے ساتھ آگئی۔

چھوٹا سا گھر۔۔۔۔دردِزہ سے کراہتی وہ لڑکی۔۔۔۔خون میں لت پت ٹانگیں۔۔۔

مفلوک الحال۔۔۔۔غربت۔۔۔۔بے بسی۔۔۔۔

اس نے اللہ کا نام لیا اور اندر آگئی تھی۔بان کی کھاٹ بھیگی ہوئی تھی۔

ڈیڑھ گھنٹے کی مشقت تھی۔وہ سرجن تھی بھئی۔۔۔یہ اسکا کام تھا۔وہ لڑکی اسے دیکھ کر ہمت پکڑ چکی تھی۔اب وہ روتا ہوا ذرا سا بچہ اسکے ہاتھوں میں تھا۔

"ماشاءاللہ۔۔۔۔میرا پوترا۔۔۔۔ماشاءاللہ۔۔۔۔"

وہ عورت نہال تھی۔

خوش تو وہ خود بھی تھی۔رخساروں پہ خون پسینہ اور آنسو سب ایک ساتھ بہہ رہے

تھے۔

انہوں نے اسے روک لیا تھا۔

"اور تو کچھ نہیں بیٹی۔۔۔دو ٹکڑے مٹھائی کھاتی جا۔۔۔رک جاناں۔۔۔۔"

محبت کے آگے ناں ناں کرتے جاؤ تو وہ برا منا جاتی ہے۔وہ منہ ہاتھ دھونے کو واش روم میں آئی تو اس سٹرپ کا خیال آیا تھا۔

کچھ دیر بعد جب وہ مائ کے ہاتھ سے برفی کا ٹکڑا کھا رہی تھی تو اسے لگ رہا تھا وہ اپنی خوشخبری پہ منہ میٹھا کر رہی ہے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رب بہت بڑا دینے والا ہے۔اس جیسا پالن ہار کوئی ہے ہی نہیں۔اسے پتہ تھا وہ لڑکی کسی کو اولاد کی خوشی دلانے میں مدد کرنے والی ہے تو اس نے اسے پہلے سے ہی وہ نعمت دے چھوڑی تھی۔

بلال نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا اور لمبی سانس لی تھی۔وہ جھلملاتی نظروں سے، پریگننسی سٹرپ اسکے سامنے کیئیے کھڑی تھی جس پہ دو لائینیں اسے " فبای آلار بکما

تنکذ بان" کہہ رہی تھیں۔اس نے آگے بڑھ کر اسکا ماتھا چوم لیا تھا۔

"مجھے معاف کر دو فاطمہ۔۔۔۔میں نے بہت زیادتی کی آج۔۔۔۔۔"

"کیا وہ زیادتی تھی؟؟؟؟"

وہ ہولے سے بولی تھی۔

"بالکل تھی۔میں کون ہوتا ہوں روک ٹوک کرنے والا۔مجھے اگر اپنی بیوی پہ اتنا بھی اعتبار نہیں ہے کہ وہ اپنی حفاظت خود کر سکتی ہے،اپنا اچھا برا خود سمجھ سکتی ہے تو لعنت ہے مجھ پہ۔۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ چپ رہ گئی۔

"میں تمہیں کیسے بتاؤں میں کتنا کتنا خوش ہوں فاطمہ۔۔۔۔۔"

وہ اسے ساتھ لگائے لگائے اندر کی طرف بڑھا تھا

"مجھے پتہ ہے آپ نہیں بتا سکیں گے کیونکہ میں خود کو بھی یہ نہیں بتا پا رہی۔۔۔۔"

انہوں نے ثمینہ کے منہ پہ تھپڑ مارا تھا۔وہ ششدر رہ گئی

"چنڈالنے۔۔۔وہ تیری زیادہ سگی ہے جو بھابھی بھابھی کر رہی ہے۔۔۔"

وہ گال پہ ہاتھ رکھے سر جھکا گئی تھی۔

"یہ منڈا۔۔۔یہ ہمیں ذلیل وخوار کر کے چھوڑے گا۔۔ہائے کل موہن وہ حرام زادی۔۔۔دنوں میں ماں بھی بن گئی۔۔۔چلتر عورت۔۔۔"

جب سے اس نے انہیں بلال کے فون کا اور اسکی سنائی خوشخبری کا بتایا تھا،وہ ایسے ہی پھنپھنا رہی تھیں۔جی چاہتا تھا ہر شے کو آگ لگادیں۔۔۔

"فاروق۔۔۔۔۔کے خاندان میں ملاوٹ۔۔۔۔استغفار۔۔۔توبہ توبہ۔۔۔وہ ڈشکری اب اس خاندان کا بچہ پیدا کرے گی۔۔"

رات گئے تک وہ تینوں بھائی انکے کمرے میں ہی تھے۔

"کچھ کرو۔۔۔کچھ کرو۔۔۔اس سے پہلے کہ پانی سر سے گزر جائے۔۔۔تیرے چاچوں سے تو ابھی تک میں اسکا ویاہ چھپاتی پھر رہی ہوں،یہ باپ بننے والی بات باہر آگئی تو سمجھو میرے سر میں سواہ۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ مسلسل بول رہی تھیں

"یہ شان بھی جائے گی، یہ گدی، یہ زمینیں اور حویلی۔۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔میں یہ سب نہیں ہونے دوں گی۔۔۔"

"آپ حکم کریں ہمیں کیا کرنا ہے"

انہوں نے باری باری ان تینوں کو دیکھا تھا

"ہاں تمہیں ہی کرنا ہے۔۔۔۔تمہراای ہی ذمہ داری ہے۔۔۔پر کرنا احتیاط سے ہے۔۔۔ایسے کہ سانپ بھی مر جائے اور وہ سنپولیا بھی۔۔۔۔۔"

اس لمحے انکی آنکھیں سیاہ رات جیسی تھیں۔

"بس ایک لقمہ اور یار۔۔۔۔"

"نہیں۔۔۔۔پلیز بلال اور نہیں۔۔۔۔میں الٹ دوں گی ورنہ سب کچھ۔۔۔۔"

اس نے زبردستی وہ نوالہ اسکے منہ میں ٹھونسا تھا۔

"مجھے تمہارے جیسا سوکھا سیخ سلائی بچہ نہیں چاہئیے۔ سمجھیں؟؟؟؟"

اس نے منہ بنایا

"اب میں بری سوکھی سڑی چمرخ ہو گئی؟؟؟؟"

وہ ہنسا

"یہ چمرخ میں نے نہیں کہا۔۔۔۔"

وہ برتن سمیٹنے لگا تھا۔فاطمہ نے اٹھنا چاہا

"میں کرتی ہوں ناں بلال"

"نہیں" !!!!

اس نے سختی سے کہا تھا

"تم عورتیں ناآدمیوں کو خود سر پہ چڑھاتی ہو۔ہر کام آگے آگے ہو کے خود سے کرنے کی کوشش کرتی ہو۔اپنا حصہ گھٹاتی جاتی ہو اور شوہر کا بڑھاتی جاتی ہو۔وہ تو پہلے ہی ذات سے راجہ مہاراجہ ہے۔اسکی کنیز بنو گی تو وہ خوشی خوشی بنائے گا۔۔۔تم ملکہ ہو۔۔۔وہیں رہو۔۔۔اسی مرتبے پہ۔۔۔۔"

وہ اسے دیکھ کر رہ گئی

"مجھے بگاڑ رہے ہیں آپ"

وہ مسکرایا اور آگے بڑھ کے اسکے ماتھے پہ لب رکھے

"کوئی بات نہیں۔۔۔مجھے بگڑیل بیوی بھی قبول ہے۔۔۔تم بگڑو تو سہی۔۔۔۔"

وہ برتن سمیٹتا کچن میں چلا گیا تھا۔

"چلیں پھر۔۔۔۔میرے پاؤں بھی دبائیں"

وہ شرارت سے بولی تھی۔

"جو حکم مادام۔۔۔۔۔"

وہ سینے پہ ہاتھ رکھ کر جھکا تھا۔

وہ دونوں ہسپتال سے ساتھ ہی نکلے تھے۔

وہ اوور آل پہنے ہوئے تھی اور بلال نے بازو میں لٹکا رکھا تھا۔

"کیا کھاؤ گی لنچ میں؟؟؟؟"

"کچھ بھی لیکن آپ کے ہاتھ کا نہیں۔۔۔"

اس نے کانوں کو ہاتھ لگائے تو وہ ہنسا

"ناشکری عورت ہو ویسے تم۔۔۔۔"

"اور دنیا کے بدذائقہ ترین پکانے والے باورچی ہیں آپ"

اس نے اسکے لئیے فرنٹ کادروازہ کھولا۔وہ بیٹھ گئی تو۔بند کیااور دوسری طرف بڑھا۔

وہ ڈرائیونگ سیٹ کادروازہ کھول کر بیٹھنے کو تھاجب اس کی نظر سامنے پڑی۔دور

کھڑی گاڑی میں وہ دو آدمی تھے۔

وہ ٹھٹھک گیا تھا۔۔

انکے ہاتھوں میں رائفلیں وہ اتنی دور سے بھی دیکھ سکتا تھا۔وہ انہیں ہی دیکھ رہے تھے

اور انکانشانہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کانپ کے رہ گیا تھا۔

فاطمہ کی عادت تھی وہ بیٹھتے ہی شیشہ کھول لیتی تھی۔اب بھی اس نے یہی کیا تھا۔

ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں وہ گاڑی کی دوسری طرف کو بھاگا تھا۔

"فاطمہ جھک جاؤ۔۔۔"

گولی چل گئی تھی۔۔۔۔۔

ایک۔۔۔۔دو۔۔۔۔چار۔۔۔۔ساٹ۔۔۔۔

خون۔۔۔۔۔چیخیں۔۔۔۔بارود کی بو۔۔۔۔۔۔

اور۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

موت کا احساس۔۔۔۔۔۔

بلال نے اسکے لیئے فرنٹ کا دروازہ کھولا۔وہ بیٹھ گئی تو دروازہ بند کیا اور دوسری طرف بڑھا۔وہ ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر بیٹھنے کو تھا جب اس کی نظر سامنے پڑی۔

دور کھڑی گاڑی میں وہ دو آدمی تھے۔

وہ ٹھٹھک گیا تھا۔۔وہ ناک تک نقاب سے چہرے کو چھپائے ہوئے تھے لیکن وہ انکے انداز سے انہیں پہچان چکا تھا۔وہ اسکے اپنے بھائی تھے۔انکے ہاتھوں میں رائفلیں وہ اتنی دور سے بھی دیکھ سکتا تھا۔وہ انہیں ہی دیکھ رہے تھے اور انکا نشانہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کانپ کے رہ گیا تھا۔

فاطمہ کی عادت تھی وہ بیٹھتے ہی شیشہ کھول لیتی تھی۔اب بھی اس نے یہی کیا تھا۔

ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں وہ گاڑی کی دوسری طرف کو بھاگا تھا۔

"فاطمہ جھک جاؤ۔۔۔۔"

اس نے چلا کر کہا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتی اور اسکی بات سمجھتی، گولی چل گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ دونوں ہاتھ پھیلائے کھڑکی پہ جھک چکا تھا۔اسکے لیئے جیسے ڈھال بن چکا تھا۔

چلانے والے نے دھڑا دھڑ اپورا برسٹ خالی کر دیا۔

ایک۔۔۔۔دو۔۔۔۔چار۔۔۔۔ساتھ۔۔۔۔

اسے لگا جیسے کسی نے جلتے ہوئے انگارے اسکے وجود میں اتار دیئے ہوں۔ہر گولی کے

ساتھ اسکے حلق سے کراہ نکلتی اور دھڑ لرز کر رہ جاتا تھا۔

اور وہ۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بے خود سی بیٹھی، کسی رعشے کے مریض کی طرح اسے دیکھتی جا رہی تھی۔اسکا سارا اوور آل اور کپڑے خون سے لال ہوتے جا رہے تھے۔اسکے کانپتے ہاتھوں پہ دور تک خون کے چھینٹے تھے۔

وہ گاڑی کے ساتھ لگا، اسکا محافظ بنا کھڑا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اس سے اڑھائی سال بڑی تھی۔

قد کاٹھ میں تو وہ لمبا تڑنگا سا لڑکا اس سے بڑا محسوس ہوتا تھا۔ویسے بھی کہاوت ہے کہ بہن جتنی بھی بڑی کیوں نا ہو، بھائیوں کے لئیے چھوٹی ہی ہوتی ہے۔۔۔۔

تو وہ اسے تہمینہ ہی کہتا تھا۔باجی، آپا کے بکھیڑے اس نے پالے ہی نہیں تھے۔اماں نے لاکھ گھر کا، بار بار کہہ کر کہلوایا پر وہی مرغے کی ایک ٹانگ۔۔۔۔

"تہمینہ۔۔۔ثمینہ۔۔۔۔"

وہ دونوں اسے بھائی جی ہی کہتی تھیں۔۔۔۔

توجناب۔۔۔۔

وہ انکا بھائی تھا۔اکلوتا نہیں تھا،پر سچا بھائی تھا۔چاروں بھائیوں میں وہی تھا جوان سے باتیں کرتا تھا،انکی سنتا تھا۔انکی ہنسی پہ گھرکتا نہیں تھا۔ماتھے پہ بل ڈالے حکم صادر نہیں کرتا تھا۔اسے دیکھتے ہی فوراً سر پہ ڈوپٹہ نہیں کرنا پڑتا تھا۔وہ روٹی سالن کے لیئے انکا محتاج نہیں تھا اور کبھی کسی شے میں دیر سویر ہو جاتی تھی تو گالیاں نہیں بکتا تھا۔وہ چھوٹا تھا۔۔سب سے چھوٹا۔۔پر سب سے بڑا تھا۔سب سے اونچا۔۔۔ان باقی بڑوں کی طرح بڑا نہیں۔۔۔۔

بڑا ہوا تو کیا ہوا،

جیسے پیڑ کھجور

پنچھی کو سایہ نہیں

پھل لاگے اتی دور۔۔۔۔۔

تو وہ سایہ بھی دیتا تھا اور پھل بھی۔ایسے کہ ہاتھ بڑھاؤ اور توڑ لو۔۔۔۔

اس سفید کوریڈور میں سناٹا تھا۔

اس سناٹے کو ان بھاگتے قدموں کی آوازوں نے توڑا تھا۔وہ سٹریچر کھینچتے ہوئے دوڑے جارہے تھے۔

وہ انکی رفتار کا مقابلہ کرتے کرتے تھکنے لگی تھی۔اسکا جوتا جانے کہاں رہ گیا تھا۔ننگے پیر وہ پیچھے پیچھے ہی تھی۔

خون آلود کپڑے۔۔۔ویسے ہی ہاتھ۔۔۔پسینے سے بھیگا چہرہ۔۔۔دہشت سے فق۔۔۔کانپتی ہوئی۔۔۔لرزتی ہوئی۔۔۔۔

ابھی سے قیامت ؟؟؟؟؟

سٹریچر پہ پڑا وہ وجود بمشکل آنکھیں کھولے ہوئے تھا۔

دھندلے سے منظر۔۔۔وہ سمجھ میں ناآنیوالے جملے۔۔۔ہلتا ہوا سا منظر۔۔۔

چھت۔۔۔۔

وہ بمشکل سانس لے پا رہا تھا۔

"فف۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اسکی آنکھوں کے سامنے جالا سا آگیا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ارسلان نواز"

وہ سر جھکا کر ہولے سے بولی تھی۔بلال نے اسے سر تا پا دیکھا تھا۔

"تم بھی انٹرسٹڈ ہو؟؟؟؟؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Inte

وہ چپ رہی

"تم انٹرسٹڈ ہو؟؟؟؟"

اس نے اپنا سوال دہرایا تھا

"کیا وہ سمیع اللہ سے بہتر رشتہ نہیں ہے بھائی جی؟؟؟؟؟"

چچا اسکا رشتہ سمیع اللہ کے لیئے مانگ رہے تھے۔وہ تب ہاؤس جاب سے فارغ ہو چکا تھا اور پارٹ ون کر رہا تھا۔اتنا تو اسے علم تھا کہ ان کے خاندان میں موروثی بیماری ہے۔وہ

نسل در نسل بڑھتی جارہی تھی۔مقدار میں بھی اور شدت میں بھی۔وہ تہمینہ اور سمیع اللہ کے رشتے کے حق میں نہیں تھا۔

"وہ کہتا ہے وہ مجھے پسند کرتا ہے۔وہ اچھا لڑکا ہے بھائی جی۔شریف ہے،اچھے گھرانے سے ہے۔میں اسے کہوں گی تو وہ رشتہ بھی لے آئے گا"

"تو اسے کہو رشتہ لیکر آئے"

بلال نے دوٹوک لہجے میں کہا تھا۔

اتنا تو وہ جان چکا تھا کہ وہ بھی انٹرسٹڈ تھی۔اور یہ بھی اچھی بات تھی کہ اس نے اس سے بات کی تھی۔ان دونوں بہنوں کو کالج جانے کی اجازت اسکی ہی وکالت پہ ملی تھی۔

اب وہ اسکی ہی زمہ داری تھیں۔

وہ اسے آئی سی یو میں لے جاچکے تھے۔

فلوئیڈ ریپلیسمنٹ۔۔۔بلڈ۔۔۔سلائن۔۔۔اینٹی بائیوٹک۔۔۔یہ دوا،وہ انجکشن۔۔۔پارا اینٹرل۔۔۔۔نیسو گیسٹرک ٹیوب۔۔۔۔کیتھیٹرز۔۔۔۔

ڈرپ۔۔۔۔۔وائٹلز۔۔۔۔۔بلڈ پریشر۔۔۔۔پلس۔۔۔۔۔ہارٹ ریٹ۔۔۔۔۔۔

اسکاذہن بالکل ماؤف ہوتا جارہا تھا۔

وہ کہاں کیوں اور کیسے کے درمیان ہی اٹکی ہوئی تھی۔اسکادماغ تو ابھی تک وہیں اٹکا ہوا تھاجب وہ اسے پوچھ رہا تھا کہ "وہ لنچ میں وہ کیا لے گی؟"۔۔۔۔۔۔تو پھر درمیان میں "نیچے جھکو فاطمہ "کہاں سے آگیا تھا؟؟؟؟

"بچے۔۔۔۔کام ڈاؤن۔۔۔۔۔میں ہوں یہاں۔۔۔۔ریلیکس۔۔۔۔"

انصاری صاحب کو اس پہ جی بھر کے ترس آیا تھا۔انہوں نے سسٹر کو اشارہ کیا تھا۔

"وہ۔۔۔۔۔بب۔۔۔۔۔۔پپ۔۔۔۔۔پتہ۔۔۔۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔مم۔۔۔۔۔۔۔

میں۔۔۔۔۔کک۔۔۔۔۔۔۔۔وو۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔"

اسے کچھ بھی یاد نہیں تھا۔

کیسے سوچنا ہے،کیا سوچنا ہے۔۔۔۔جو سوچنا ہے اسے کیسے بولنا ہے۔۔۔۔جو بولنا ہے، اسے کیسے سمجھنا ہے۔۔۔۔جو سمجھنا ہے،اسے کیسے سمجھنا ہے۔۔۔۔۔

اسے کچھ بھی یاد نہیں تھا۔

بس ایک بات۔۔۔۔۔۔

وہ نالیوں اور تاروں میں لپٹا وجود اسکی کل کائنات تھا۔اور وہ۔۔۔۔۔۔

وہ مر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اماں نے انکار کر دیا تھا۔

اور صرف انکار نہیں کیا تھا،ان گھر آئے مہمانوں کو جی بھر کے ذلیل بھی کیا تھا۔وہ اس وقت بس سردار سرکار بن گئی تھیں جن کی اس حویلی میں کوئی پرندہ بھی انکی ایما کے بنا پر نہیں مار سکتا تھا۔کجا یہ کہ وہ رشتہ لیکر ہی پہنچ گ ئے تھے۔

"ٹٹ پونجیئے۔۔۔کمی کمین۔۔۔۔ہونہہ۔۔۔لعنت ہے۔۔۔۔اب ہم ایسوں سے رشتہ جوڑیں گے۔۔۔۔۔"

وہ اندر کمرے میں چھپی ہولتی رہی تھی۔ابھی توشکر یہ تھا کہ یہ بات باہر نہیں نکلی تھی کہ وہ اسکی بھی پسند تھا اور اسکے کہنے پہ رشتہ لیکر آئے تھے۔

اسی شام انہوں نے بھائیوں کی میٹنگ بلوائی تھی۔

"سمیع اللہ سے بات پکی کرنے لگی ہوں تہمینہ کی۔اس جمعے نکاح کر دیتے ہیں۔ر خصتی بعد میں ہوتی رہے گی۔"

"سردار سرکار ر خصتی بھی کر دیں۔یہ کیا بلال کی باتوں میں آکر آپ نے کالج کے پنگوں میں ڈال دیا ہے اسے مجھے اسکا باہر جانا بالکل پسند نہیں ہے"

"مجھے بھی پسند نہیں ہے۔۔۔پر اب بیچ سال میں کیا محنت ضائع کروں اس کی۔۔۔"

انہوں نے حاتم طائی کی قبر پہ لات مار کے اس پہ اتنی مہربانی کی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ وہیں دیوار سے لگی کھڑی تھی۔انصاری صاحب کہہ کہہ کر تھک چکے تھے لیکن وہ وہاں سے ہٹنے کو تیار نہیں تھی۔ سسٹر اور ڈاکٹر اسے کئی بار بہلا پھسلا کر باہر جانے کی کوشش کر چکے تھے لیکن وہ اپنی جگہ سے ہلی بھی نہیں تھی۔۔ سختی سے ہاتھ جھٹک دیئے تھے۔پانی اور کھانے کو نفی میں سر ہلا دیا تھا۔کوئی کچھ پوچھتا تھا تو خالی الذہنی سے اسے دیکھنے لگتی تھی۔

"پولیس تم سے بات کرنا چاہتی ہے فاطمہ بیٹا۔۔۔تم بات کر سکو گی۔۔۔"

اسے کچھ یاد نہیں تھا۔کچھ بھی نہیں۔۔۔

"کچھ راہگیروں نے گاڑی کا نمبر نوٹ کیا ہے۔۔۔وہ بلال کے بھائی کی گاڑی تھی۔ ہم نے ناکہ لگا دیا ہے۔وہ ابھی تک فرار ہیں"

ابو بھی آ چکے تھے۔وہ بہت دیر تک انہیں پہچان ہی نہیں سکی تھی۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا دھی۔۔۔تو فکر نا کر۔۔۔رب سوہنا چنگی کریسی۔۔۔۔ بس۔۔۔"

وہ وہیں دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔

وہ بیڈ پہ لیٹا تھا۔ابھی تک بے ہوش تھا۔خون اور سلائن مسلسل قطرہ قطرہ اسکے وجود میں جا رہے تھے۔وہ شاک سے ہی باہر نہیں آ رہا تھا۔کمرے میں مشینوں کی ٹک ٹک ٹوں ٹوں گونج رہی تھی۔دواؤں کی بو تھی اور دعاؤں کی مہک تھی۔

وہ سر دیوار سے ٹکائے، آنکھیں موندے بیٹھی تھی جب دوڑتے قدموں کی آوازیں

سنائی دی تھیں۔وہ بے چین سی آہٹ۔۔۔۔۔

وہ مہران تھا۔

بے یقین سا۔۔۔۔۔

بیڈ سے کچھ دور اسکے قدم زنجیر ہو چکے تھے۔صدمے کی آخری حد پہ کھڑا وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"ب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اسکے لب کپکپا کر رہ گئے تھے۔گردن موڑ کر اس نے دیوار کے پاس،فرش پہ بیٹھی فاطمہ کو دیکھا تھا۔آنسوؤں کی ایک باریک سی لکیر اسکے گال پہ دور تک بہہ نکلی تھی۔وہ لرزتی ہوئی کمزور سی لڑکی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"کس نے۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟کک۔۔۔۔۔۔۔۔۔کس نے کیا؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

فاطمہ نے لمبی سانس بھری اور سر واپس دیوار سے ٹکا دیا تھا۔

وہ ششدر سا کھڑا رہ گیا تھا۔

بلال نے سرتاپا اس انسان کو دیکھا تھا جو اس سے اسکی بہن کی بابت ملنے آیا تھا۔

سلیقے سے بنے بال۔۔۔۔سفید اور سیاہ ڈبوں والی شرٹ۔۔۔۔سیاہ پینٹ۔۔۔۔بند جوتوں میں مقید پیر۔۔۔۔نکھری سی رنگت۔۔۔۔روشن آنکھیں۔۔۔۔سچی آنکھیں۔۔۔۔۔

"میں سچ میں اسے اپنانا چاہتا ہوں۔میں حقیقت میں اس سے محبت کرتا ہوں۔مجھے نہیں پتہ کہ خود کو سچا ثابت کرنے کے لیئے میں کیا کر سکتا ہوں، لیکن میں ہر شے کر سکتا ہوں۔۔۔اس کے لیئے۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بلال نے اسے بغور دیکھا تھا

"اسے خوش رکھو گے؟؟؟؟؟"

"یہ اس سے پوچھا آپ نے؟؟؟؟اسے کیا لگتا ہے کہ وہ میرے ساتھ خوش رہ سکے گی؟؟؟؟میں تو ظاہر ہے ایک ہی جواب دوں گا۔۔۔"

وہ اسے دیکھ کر رہ گیا تھا

"میری والدہ اس نکاح کے لیئے کبھی بھی نہیں مانیں گی ارسلان۔اپنی ذات سے باہر تو

در کنار، وہ تو خاندان سے باہر شادی کے بارے میں نہیں سوچ سکتی ہیں۔میں کیسے مناؤں انہیں؟؟؟؟؟"

وہ چپ رہ گیا

"اور یہ بھی سچ ہے کہ میں کیسے اپنی بہن کی زندگی کو اپنی آنکھوں کے سامنے اندھیروں میں دھکیل دوں۔میں اسے جہنم کی سزا کیسے سنادوں۔۔۔۔"

بہت سارے لمحے خاموشی سے سرکتے چلے گ ئے تھے۔

"آپ اسکے ولی ہیں۔آپ اسکا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔"

وہ بہت دیر بعد بولا تھا۔

اسے بے ہوش ہوئے سات گھنٹے گزر چکے تھے۔اس دوران اس نے ایک لمحے کے لئیے بھی آنکھیں نہیں کھولی تھیں۔وہ مسلسل آکسیجن اور پارا اینٹرل پہ تھا۔ڈاکٹرز کو اسکے کومے میں جانے کا خطرہ تھا۔ابھی تک وہ شاک سے ہی باہر نہیں آیا تھا کہ اسکی سرجری کے بارے میں سوچا جاتا۔

وہ ہنوز وہیں تھیں۔

دیوار سے لگی فرش پہ بیٹھی۔۔۔۔

کبھی اسکے بیڈ کے پاس زمین پہ۔۔۔۔۔

کبھی وہاں کھڑی اسے مسلسل تکتی ہوئی۔۔۔۔

"حوصلہ کریں فاطمہ۔۔۔۔آپکی حالت۔۔۔۔۔بے بی کو خطرہ ہو سکتا ہے۔۔۔۔کم از کم پانی تو پی لیں۔۔۔۔"

اسکی کولیگ ڈاکٹر نے زبردستی وہ چند گھونٹ اور دو لقمے اسے کھلائے تھے۔

"وہ ٹھیک ہو جائے گا۔شرط یہ ہے کہ تم بھی ٹھیک رہو"

انصاری صاحب گھر نہیں گئے تھے۔اس وارڈ میں سے کوئی بھی نہیں گیا تھا۔ڈاکٹر بلال ظفر کے لیئے کم از کم اتنا تو کیا جا سکتا تھا۔

اس وقت وہ خاموش کھڑی،اسکا ہاتھ نرمی سے تھامے ہوئے تھی جب مہران آہستگی سے اسکے برابر میں آ کھڑا ہوا تھا۔

"اسے کچھ نہیں ہو گا۔تم اسے کچھ ہونے نہیں دو گی۔۔۔۔۔۔مجھے پتہ ہے۔۔۔۔"

وہ خاموش کھڑی رہی تھی۔

"میں ہوں تو اسکے ساتھ تبھی تو یہ سب ہوا۔۔۔۔۔میں ہی تو اسکے لئیے موت ہوں۔۔۔۔۔میں ہی تو اسکی موت ہوں۔۔"

وہ ارسلان کے ایک دوست کا مکان تھا۔بہت عرصے سے بند پڑا تھا۔اب اس نے وہیں انتظام کروایا تھا۔اسکے والدین،دونوں بہنیں،کچھ دوست اور مولوی صاحب۔انکی طرف سے وہ تھا،تہمینہ کے سرپرست کے طور پہ اور دو اسکے کولیگ تھے۔

سب ٹھیک تھا۔

کم از کم انہیں ایسا ہی لگ رہا تھا۔

نکاح ہو چکا تھا۔سب ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے تھے۔وہ اندر کمرے میں اسکے پاس مبارکباد دینے آیا تھا۔اسے ساتھ لگا کر اس نے ڈھیروں دعائیں دی تھیں۔

"خدا تمہیں ہر آفت،ہر قیامت سے بچائے رکھے"

اور قیامت ٹوٹ پڑی تھی۔

خدا جانے کس نے مخبری کی تھی۔

تڑتڑ۔۔۔تڑتڑ گولیاں چلی تھیں۔وہ چونک اٹھا۔اسکے ساتھ لگی تہمینہ کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔

اسکا بڑا بھائی ان دونوں کو گھسیٹتا ہوا باہر لایا تو وہاں لاشیں ہی لاشیں تھیں۔کوئی ایک انسان بھی زندہ نہیں تھا۔وہ پورا کا پورا خاندان خون کے تالاب میں ڈوبا ہوا تھا۔

بلال ظفر نے زندگی میں پہلی بار اتنی شدت سے خون کی بو محسوس کی تھی۔اسے زندگی میں پہلی بار لاشیں دیکھ کر متلی ہوئی تھی۔اپنی زندگی میں پہلی بار اس نے موت کو دیکھ کر جھرجھری لی تھی۔

"حرام زادے۔۔۔بہن کی دلالی کرتا ہے۔۔۔۔بے غیرت۔۔۔۔تجھے شرم حیا نہیں آئی۔۔۔۔ذلیل۔۔۔۔"

سب سے بڑے بھائی نے اسکے دو تھپڑ مارے اور وہ گر پڑا تھا۔دوسرے بھائی نے تہمینہ کو چٹیا سے جکڑ رکھا تھا۔

"اور تو۔۔۔۔۔تجھے عزت کا کوئی لحاظ نہیں ہے؟؟؟؟"

وہ چلایا تھا

"اسکا کوئی قصور نہیں ہے بھائی جی۔۔۔۔اسے چھوڑ دیں۔۔۔یہ سب میں نے کیا ہے۔۔۔۔میں نے یہ نکاح کروایا ہے۔۔۔۔اسکا کوئی قصور نہیں۔۔۔۔۔"

وہ رو رہی تھی۔تکلیف کی شدت سے۔۔۔۔

"قصور تو ہے چھوٹے۔۔۔۔۔یہ آوارہ اس گھر میں پیدا ہوئی،یہ قصور ہے۔۔۔۔۔یہ بہت بڑا جرم ہے۔۔۔۔مجھ سے پوچھ تو یہ گناہ ہے۔۔۔۔۔"

اس نے کہہ کر اسے زمین پہ پٹخ دیا تھا۔وہ پیٹ پہ ہاتھ رکھ کر گٹھڑی سی بن گئی تھی۔ اس نے اس پہ پستول تان لی تھی۔بلال کانپ کر رہ گیا۔وہ فوراً اسکی طرف بڑھا اور ہاتھ پھیلا کر اس پہ ڈھال کے سے انداز میں ادھ کھڑا سا ہوا

"نہیں بھائی۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔اسکا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔۔اسے چھوڑ دیں۔۔۔۔وہ بے گناہ ہے۔۔۔۔اسے چھوڑ دیں۔۔۔۔"

وہ خوامخواہ کہتا تھا کہ وہ قصوروار نہیں تھی۔

مجرم تو وہ تھی۔

سب سے پہلا اور سنگین جرم اسکا جنم لینا تھا۔لڑکی ہوتے ہوئے جنم لینا۔۔۔اسکی خواہش ناہونا، پھر بھی پیدا ہونا۔۔۔۔پتہ تھاناں کہ وہ نہیں چاہئیے۔۔۔پھر کیوں پیدا ہوئی۔۔۔؟؟؟؟؟

اسے سائیڈ پہ دھکا دیکر، بھائی نے بہن پہ گولی چلادی تھی۔خون کا فوارہ اسکے پیٹ سے بہہ نکلا تھا

دوسرا جرم اسکی خواہش تھی۔اسکی ہمت کیسے ہوئی آزادی کی خواہش کرنے کی۔اسکی اتنی مجال کہ قفس کو آنکھیں دکھاتی ہے۔۔۔دونوں ہاتھ پھیلائے آسمان کو چھونا چاہتی ہے۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟

ایک اور گولی۔۔۔ایک اور چیخ۔۔۔

اور جرم اسکی محبت تھی۔وہ تو مانو ناقابل برداشت جرم ہے۔محبت۔۔۔وہ بھی لڑکی کی محبت۔۔۔۔بے حیا۔۔۔بے غیرت۔۔۔۔محبت؟؟؟۔۔۔۔آخ تھو۔۔۔۔

تڑ۔۔۔تڑ۔۔۔تڑ۔۔۔۔۔

وہ لرزتے کانپتے ہاتھوں سے بہن کے وجود سے بہتے خون کو روکنے میں لگا تھا۔وہ ایک

سوراخ پہ انگلی رکھتا، گولی ایک جگہ کو چیر جاتی تھی۔اسکی انگلیاں ختم ہونے کو تھیں، پر گولیاں نہیں۔۔۔۔۔

"تہمینہ۔۔۔۔۔۔بچے۔۔۔۔۔ہوش کرو۔۔۔۔تت۔۔۔۔۔تم ایسے نہیں۔۔۔۔ ہوش کرو۔۔۔۔ تہمینہ۔۔۔۔۔"

وہ پستول والا ہاتھ نیچے کر چکا تھا۔بلال نے ہمت جمع کی اور اسے دونوں بازوؤں میں بھرا تھا۔وہ اٹھا اور لڑکھڑاتے قدموں سے باہر کی طرف بڑھنے کو تھا جب ایک بار پھر گولی چلی تھی۔

اب کی بار نشانہ اسکی ٹانگ تھی۔

ایک۔۔۔۔دو۔۔۔۔۔تین۔۔۔۔۔۔

وہ ڈگمگا گیا۔لڑکھڑا گیا اور پورے قد سے فرش پہ گرا تھا۔آنکھیں بند ہونے سے زرا پہلے جو منظر اس نے دیکھا، وہ اسکی بہن کی سوالیہ آنکھیں تھیں۔

"میں کیوں تخلیق کی گئی؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

غصے کی ایک شدید لہر اسکے وجود میں دوڑ گئی تھی جب وہ عورت باہر سے روتی ہوئی اندر داخل ہوئی تھی۔

"کہاں ہے۔۔۔۔میرا پتر۔۔۔میرا بلال۔۔۔۔میری جند۔۔۔۔کہاں ہے۔۔۔۔"

وہ تیزی سے اٹھی اور دروازے کی طرف بڑھی تھی۔

وہ بلال کی والدہ تھیں۔

انہوں نے سر اٹھا کر حیرانی سے اسے دیکھا جو انکا راستہ روک کر کھڑی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مجھے اندر جانا ہے۔۔۔۔میرا بلال۔۔۔۔مجھے اسے دیکھنا ہے۔۔۔۔"

"ابھی نہیں۔۔۔ابھی وہ زندہ ہے۔۔۔۔ابھی کیوں دیکھنا چاہتی ہیں اسے؟؟؟؟؟"

"تیرے منہ میں خاک حرام زادی۔۔۔۔وہ کیوں مرے گا"

"یہی میں پوچھ رہی ہوں کہ وہ کیوں مرے؟؟؟؟"

وہ حلق کے بل چلائی تھی۔

"وہ کیوں مرے؟؟؟؟اس نے اپنی پسند کی شادی کر لی تو وہ مر جائے؟؟؟؟یا مجھے بچاتا

بچاتا مر جائے ؟؟؟؟"

وہ چلاتے ہوئے پوچھ رہی تھی

"میرا رستہ چھوڑ۔۔۔مجھے میرے پتر سے۔۔۔"

"نہیں۔۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔۔کبھی بھی نہیں۔۔۔۔"

وہ تندی سے بولی تھی

"ابھی اسی وقت یہاں سے چلی جائیں۔ جسکی آپ ماں ہیں ناں، وہ ابھی یہاں نہیں ہے۔اور جو یہاں ہیں، وہ آپکا زرا سا بھی لحاظ نہیں کریں گے۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں نہیں جاؤں گی۔ میں اپنے پتر کو دیکھوں گی۔"

وہ مضبوطی سے دروازے میں جمی کھڑی رہی تھی۔ وہ منتیں کرتی رہیں، روتی رہیں، ایک بار بلال کو دیکھنا ہے، وہ اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہلی تھی۔

"آپ میری ماں نہیں ہیں۔ جسکی تھیں، وہ جانے۔۔۔۔ میرے لئیے سردار سرکار بھی نہیں ہیں۔ جن کے لئیے ہوں گی، وہ جانیں۔۔۔۔میرے لئیے آپ ایک جھوٹے ناٹک کرنے والے سائل سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں کہ جنہیں میں اللہ بھلا کرے کہہ

کر آگے بڑھ جاتی ہوں۔"

وہ وہیں دروزے میں کھڑی رہی تھی۔

"نہیں دیکھنے دوں گی۔۔۔کبھی بھی نہیں۔۔۔۔۔"

اس نے زرا کی زرا پلکیں جھپکی تھیں۔

فاطمہ کے ہاتھ میں دبے اس کے ہاتھ میں بہت ہلکی سی جنبش ہوئی تھی۔وہ جلدی سے اس کے پاس ہو گئی تھی۔وہ اسکے واپس لوٹنا چاہتا تھا۔وہ کہتا تھاناں کہ اس سے دور نہیں رہ سکتا تو کیسے رہ لیتا۔۔۔۔۔

"بلال۔۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔میں یہی ہوں۔۔۔۔آپ کے پاس۔۔۔۔۔میں ہوں یہاں۔۔۔۔۔"

بلال کی نظروں کے سامنے وہ دھندلا سا منظر تھا۔

وہ بہت دیر بعد ہوش میں آیا تھا۔ماں اسکے سرہانے ہی بیٹھی تھی۔اسے آنکھیں کھولتے دیکھا تو اس پہ جھکی تھی۔

"میرا پتر۔۔۔میرا بلال۔۔۔رب سائیں تیرا شکر ہے۔۔۔میرا پتر زندہ ہے۔۔۔میرا بلال۔۔۔"

"تت۔۔۔۔۔تہمینہ۔۔۔۔۔وہ کہاں ہے۔۔۔۔۔تہم۔۔۔۔۔وہ کہاں ہے۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟"

اگلی بار اسے ہوش آیا تو فاطمہ اسکے پاس بیٹھی،زیرِلب دعائیں پڑھنے میں مصروف تھی۔اس نے آنکھیں کھولیں اور بہت دیر تک اسے دیکھتا رہا تھا۔۔۔

ویسے ہی جیسے تب ماں کو دیکھتا رہا تھا۔

"تہمینہ کہاں ہے؟؟؟؟والدہ۔۔۔تہمینہ۔۔۔"

"تیری حالت ٹھیک نہیں ہے پتر۔۔۔سکون کر۔۔۔آرام کر۔۔۔۔"

"وہ کہاں ہے؟؟؟؟؟"

تیسری بار ہوش میں آیا تو وہ کمرے میں نہیں تھی۔

"فف۔۔۔۔۔۔۔"

اس کے لب کپکپا کر رہ گئے تھے۔

"مر گئی ہے بدنصیب۔۔۔۔دفنادیا تیرے بھائیوں نے۔۔۔جیسی کرنی ویسی بھرنی۔۔۔۔۔"

وہ زندہ رہ کر بھی کیا کرتی؟؟؟؟؟؟زندگی کی جہنم سے تو قبر کے اندھیرے ہی اچھے تھے۔

وہ بہت دیر تک بے آواز روتا رہا تھا۔ماں کو اسکے آنسوؤں سے تکلیف ہو رہی تھی۔وہ جو جیتی جاگتی زندگی ختم ہو گئی تھی،اسکا کوئی ملال نہیں تھا۔دوبارہ چننا پڑتا تو شائد وہ دوبارہ بھی اس کے لیئے کفن ہی چنتیں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"فف۔۔۔۔۔۔فاطمہ۔۔۔۔۔۔"

وہ اسکا ہاتھ پکڑے بے آواز روتی رہی تھی۔اسکی ہتھیلی کی پشت اسکے آنسوؤں سے بھیگ گئی تھی۔

"مم۔۔۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے میری حالت۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے بتاؤ۔۔۔۔۔۔میری حالت۔۔۔۔۔۔فف۔۔۔۔۔۔فاطمہ۔۔۔۔۔"

"اسکی بیک بون بہت زیادہ متاثر ہوئی ہے۔مجھے نہیں لگتا اتنی شدید انجری کے بعد سروائیول کے کچھ چانسز ہیں"

وہ نیوروسرجن کہہ رہے تھے۔انہیں نہیں پتہ تھا کہ انکے برابر میں بیٹھی وہ لڑکی اس کی بیوی تھی ورنہ شائد اتنی سخت بات نہیں کرتے۔انصاری صاحب نے اسے دیکھا اور پہلو بدلا تھا۔

"ہمیں رسک تو لینا ہوگا ڈاکٹر۔اسے یوں مرنے کے لیئے تو نہیں چھوڑ سکتے ناں۔ دیکھیں تو کہ کوئی امید ہے بھی۔۔۔اور امید ہمیشہ ہوتی ہے"

"اسکی کمر میں پیٹھ کے پاس گولیاں لگی ہیں۔سیکرم اور ہپ بون گرنے کی وجہ سے چورا چور ہو چکی ہیں۔جوائنٹ ریپلیسمنٹ ہو سکتی ہے لیکن پہلے ہمیں سپائنل کارڈ کو سیو کرنا ہے"

انصاری صاحب نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔

کانفرنس کے بعد وہ اسے دیکھنے آئے تھے۔وہ پچھلے آٹھ گھنٹوں سے ہوش میں تھا۔ بات بھی کرلیتا تھا۔نچلے دھڑ کو چھوڑ کے بازوؤں میں بھی حرکت تھی۔شدید

سٹرانگ پین کلرز کی وجہ سے ابھی وہ اس تکلیف سے بچا ہوا تھا، جس میں وہ مبتلا تھا۔

اب تو وہ بات بھی کر رہا تھا۔

"تم ایک مضبوط انسان ہو بلال۔ جس ٹراما سے گزر چکے ہو، اسکے بعد بھی یہاں یوں باتیں کر رہے ہو تو یہ تمہارے مضبوط اعصاب ہی ہیں"

وہ دھیمے سے ہنسا

"سرجن ہوں ناں سر۔۔۔۔"

"تبھی سمجھانے آیا ہوں کہ ہم سرجری کر رہے ہیں"

"اور مجھے۔۔۔۔مجھے میری رپورٹس سمجھا چکی ہیں۔۔۔۔۔سر۔۔۔۔"

وہ چپ رہ گئے

"جس حالت میں، میں ہوں، ان پیشینٹس کا سرجیکل پروگنوسس (سرجری سے ٹھیک ہونے کی شرح) میں اپنے ہاتھ سے ایک سے پانچ فیصد لکھتا رہا ہوں سر"

وہ اسے دیکھ کر رہ گئے

"کوئی امید نہیں ہے ناں سر؟؟؟؟"

وہ امید بھرے لہجے میں پوچھ رہا تھا۔مرنا کسے پسند ہے؟؟؟؟؟وہ نظریں چرا گ ئے تھے۔اسے جواب مل گیا تھا۔

"میں سرجری کے لیئے تیار ہوں"

اس نے لمبی سانس بھری تھی۔

"لیکن ایک شرط ہے۔۔۔۔۔یہ سرجری ڈاکٹر فاطمہ کریں گی"

وہ دھک سے رہ گ ئے تھے۔وہ پاس خاموش کھڑی تھی۔وہ اسے یہ پہلے ہی بتا چکا تھا۔

"تم پاگل ہو گ ئے ہو؟؟؟؟اپنی حالت دیکھی ہے؟؟؟؟وہ ابھی تک پارٹ ٹو میں پھنسی ہوئی ہے،اس نے اپنے دم پہ ابھی تک اپینڈیکٹمی بھی نہیں کی ہے اور تم؟؟؟؟

"

انہوں نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"یہ خودکشی ہے اور میں اسکی اجازت نہیں دوں گا۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔ہرگز نہیں۔۔۔۔"

وہ لیٹا انہیں ہی دیکھتا رہا تھا

"آپ سے اجازت مانگی کس نے ہے؟؟؟؟ یہ پیشنٹ کی اپنی مرضی ہے۔"

"نہیں۔ٹراما کے پیشنٹ سے کنسینٹ (مرضی پوچھنا)ضروری نہیں ہوتا"

وہ دھیمے سے مسکرایا

"لیکن میری گارڈین سے تو پوچھنا ہوگا"

انہوں نے بے یقینی سے اسے دیکھا اور فاطمہ کو۔وہ کرب سے لب کاٹتی، سر جھکا گئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہی آپریشن تھیٹر تھا۔

فرق یہ تھا کہ مریض کی جگہ ٹیبل پہ وہ مسیحا تھا۔وہ سرجن جس کے ہاتھوں میں خدا نے شفا بہار کھی تھی،اب شفا کا سوالی تھا۔

" Are you sure dr, Local anesthesia ???? "

اس نے ہولے سے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔

"یہ شدید تکلیف دہ۔۔۔۔۔۔"

"مجھے سب پتہ ہے۔۔۔۔۔۔"

اس نے بات کاٹ دی تھی۔وہ باتیں ہی تو کاٹ رہا تھا۔اس دن سے یہی تو کر رہا تھا۔

اسکی بات کاٹ دی،انصاری صاحب کو چپ کروادیا اور پھر مہران کو۔۔۔۔۔

وہ اسکے ہاتھوں کو جکڑے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑا تھا

"اللہ کا واسطہ ہے تجھے بلال۔۔۔۔۔تجھے تیرے پیاروں کی قسم ہے ایسے نا کر۔۔۔۔

میں ہوں ناں،مجھ پہ بھروسہ تو کر۔۔۔۔مجھے آپریشن کرنے دے۔۔۔۔پلیز

یار۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔"

اسکی بس ایک ہی رٹ تھی۔

"ڈاکٹر فاطمہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ بھی رو پڑی تھی۔سر جھکائے۔۔۔۔پشیمانی سے۔۔۔۔

"مجھ سے نہیں ہوگا بلال۔۔۔۔آپکو پتہ ہے میں نالائق ہوں۔۔۔۔آپکو پتہ ہے میں

یہ نہیں کر سکوں گی۔۔۔۔"

"مجھے پتہ ہے یہ کوئی بھی نہیں کر سکے گا۔۔۔میں تو یہ چاہتا ہوں کہ کم از کم موت تو تمہارے ہاتھ سے ملے۔۔۔۔تم وہ آخری انسان ہو جو مجھے شفا دینے کے لیئے آخری کوشش کر رہی ہو۔۔۔"

اسکا دل کسی نے مٹھی میں لیکر بھینچ دیا تھا۔

توسب بس اسی لیئے چپ تھے۔

وہ ایک مرتے ہوئے انسان کی آخری خواہش کو خراج دے رہے تھے۔اتنا تو وہ کر ہی سکتے تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ سکرب پہنے آکھڑی ہوئی تھی۔وہ نیوروسرجن اسسٹنٹ کے طور پہ ساتھ تھے۔پاس ہی مہران کھڑا تھا۔اسے ایک ایک اوزار تھمانے کو۔۔۔ایک ایک بات بتاتا ہوا۔۔۔۔

اس نے لوکل اینستھیزیا کے لیئے انجکشن بھرا تو تبھی اسکی آنکھیں ڈبڈبا گئی تھیں۔وہ خاموش لیٹا بس مسلسل اسے ہی دیکھتا جا رہا تھا۔

"کتنا اچھا ہوتا ناں کہ اس ساری دنیا میں بس میں اور تم ہی ہوتے۔تیسرا کوئی ہوتا تو

محبت ہوتی۔چوتھا کوئی ہوتا تو ہمیشہ کا ساتھ ہوتا۔بھلے ہمیشہ کی زندگی نا ہوتی لیکن جدائی بھی ایسے نا ہوتی۔۔۔۔۔۔"

اس نے بلاک پہ سے کور ہٹایا تھا۔اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ شروع کہاں سے کرے اور کرے کیسے۔۔۔۔لیکن آج اسے پزل نہیں ہونا تھا۔آج کنفیوز نہیں ہونا تھا۔مہران اسے بتاتا جارہا تھا۔نیورو سرجن بھی ہدایات دے رہے تھے۔

"پلس کم ہو رہی ہے"

وائٹل سکرین نے دہائی دی تھی۔اس نے بہتے خون پہ سپونج رکھا اور اسے دیکھا تھا۔وہ پژمردہ سا اسے دیکھ کر مسکرانا چاہتا تھا۔اسکے گال پہ دور تک آنسوؤں کی لکیر سی بہہ نکلی تھی۔

"ہارٹ ریٹ نیچے جارہا ہے"

سسٹر نے سلائن کی رفتار بڑھائی تھی۔مہران سکّر سے وہ مواد نکال رہا تھا۔بلال کا چہرہ تکلیف کی شدت سے لال پڑتا جارہا تھا۔

"ہارٹ ریٹ چالیس۔۔۔۔۔۔"

"ایسے مت کریں۔۔۔۔۔بلال پلیز ایسے مت کریں"

وہ رو پڑی تھی۔بلال نے مضبوطی سے اسکا ہاتھ جکڑ لیا تھا۔مہران ہولے سے اسکی جگہ لے چکا تھا۔وہ اس لمحے ہر خیال کو ترک کر کے بس اسے بچا لینا چاہتا تھا۔بنا بولے،بنا روئے،بنا ہنسے،بنا سوچے۔۔۔۔۔۔

"مم۔۔۔۔۔میرے بچے۔۔۔۔۔ہمارے بچے کا۔۔۔۔۔بہت خیال۔۔۔۔۔ رکھنا۔۔۔۔۔اسے ان سب سے۔۔۔۔ان سب سے دور۔۔۔۔دور۔۔۔۔۔۔"

اسکی سانس اکھڑنے لگی تھی۔وہ ہانپنے لگا تھا۔فاطمہ کے جسم سے جیسے جان نکلتی جا رہی تھی۔

"بلال ابھی نہیں۔۔۔آج نہیں۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔پلیز مت جائیں۔۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔"

آنسو اسکا سارا چہرہ بھگو چکے تھے۔بلال کی اسکی کلائی پہ گرفت کمزور پڑتی جا رہی تھی۔

"ہارٹ ریٹ تھرٹی۔۔۔۔۔"

"ایڈرینالین بھریں۔۔۔۔۔"

وائٹل کی سکرین پہ لال لال نشان ابھر آئے تھے۔دروازے میں ایستادہ انصاری صاحب نے تھک کر چوکھٹ سے سر ٹکا دیا تھا۔

"ہارٹ ریٹ چوبیس۔۔۔۔۔"

"بلال۔۔۔۔۔ اٹھیں۔۔۔۔لڑیں۔۔۔۔۔بلال۔۔۔۔۔۔ورنہ وہ جیت جائیں گے۔۔۔۔۔ذات پات۔۔۔رنگ۔۔۔زبان۔۔۔۔وہ جیت جائیں گے۔۔۔۔بلال اٹھیں۔۔۔۔وہ ہنس رہے ہیں۔۔۔۔دیکھیں تو۔۔۔۔۔بلال۔۔۔۔اٹھیں۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔آج نہیں۔۔۔۔اٹھیں۔۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ بلک بلک کر رو رہی تھی۔کسی چھوٹے سے بچے کی طرح۔۔۔پھوٹ پھوٹ کر۔۔۔۔۔وہ آخری بھرا سے جی بھر کے دیکھ رہا تھا۔اسکے لب کپکپا رہے تھے۔

"اٹھیں۔۔۔۔۔بلال۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔"

"ہارٹ ریٹ سات۔۔۔۔۔"

آنکھیں اپنی چمک کھو چکی تھیں۔۔۔۔۔سانس دھیمی رفتار سے بھی نیچے آچکی تھی۔ دھڑکن خاموش تھی۔

"کم آن۔۔۔۔۔۔"

مہران نے لرزتے ہاتھوں پہ قابو پایااورالیکٹرک شاک اٹھایا۔فاطمہ کاہاتھ چھڑوا کے اس نے ڈائیوڈ فضامیں بلند کئیے تھے۔

"تھری۔۔۔۔ٹو۔۔۔۔ون۔۔۔۔۔"

اسکادھڑ پھڑ پھڑا کر رہ گیا تھا۔

"ہارٹ ریٹ زیرو۔۔۔۔۔"

شاک پھر سے دیا گیا تھا۔پھر سے۔۔۔۔۔۔

فاطمہ بے دم سی وہیں گرتی چلی گئی تھی۔

"بلال۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

دل خاموش تھا۔پکار کا جواب نہیں آیا تھا۔

"بلال۔۔۔۔۔۔۔۔"

مہران حلق کے بل چلایا تھا۔پوری قوت سے۔۔۔۔ساری ہمت اور شدت سے۔۔۔۔

وہ سارا غصہ۔۔۔دکھ۔۔۔ملال۔۔۔۔بے بسی۔۔۔۔۔وہ ٹیبل پہ مکے مارتا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

"بلال۔۔۔۔۔۔۔"

اس نے اپنی انگلیوں پہ اسکا خون محسوس کیا تھا۔اسکا احساس وہاں بھی نہیں رہا تھا۔

زندگی موت سے ہار چکی تھی۔

وہ یکدم اٹھی تھی اور باہر کو بھاگی تھی۔وہ راہداری پار کر کے باہر آئی تھی۔وہ اسے وہیں مل گئی تھیں۔چوکھٹ سے لگی ہوئیں۔سردار سرکار۔۔۔۔

"جیت گئیں آپ۔۔۔۔۔جیت گئیں۔۔۔۔۔وہ ہار گیا۔۔۔۔خوش ہو جائیں۔۔۔۔"

وہ روتے ہوئے بے بس لہجے میں بولی تھی۔وہ بے یقینی سے اسے دیکھ کر رہ گئیں

"وہ ہار گیا۔۔۔۔۔پہلے ماں ہار گیا۔۔۔۔پھر بہن ہار گیا۔۔۔۔محبت ہار گیا۔۔۔۔اسکا علم ہار گیا۔۔۔۔اسکی سوچ ہار گئی۔۔۔۔پھر دل ہار گیا۔۔۔۔ہر ہر جنگ ہار گیا۔۔۔۔اسکی خیر ہار گئی۔۔۔۔ذات برادری رنگ زبان کا شر جیت گیا۔۔۔۔۔خوش ہو جائیں

سردار سرکار آپکا غرور جیت گیا۔۔۔آپکی حویلی جیت گئی۔۔۔پگڑی جیت گئی۔۔۔خاندان جیت گیا۔۔۔آپکا مان جیت گیا۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ روئے جا رہی تھی، چلاتی جا رہی تھی۔

"آپکا بیٹا ہار گیا۔۔۔میرے بچے کا باپ ہار گیا۔۔۔۔اس سب سے ایک انسان ہار گیا۔۔۔۔۔۔"

ثمینہ نے گریبان سے بھائی کو جکڑ لیا تھا اور چلاتی جا رہی تھی

"قاتل ہو۔۔۔میرے بھائی کے قاتل۔۔۔۔میرے بھائی کو مار دیا۔۔۔جلاد۔۔۔۔قاتل۔۔۔"

اسے خود کو چھڑوانا مشکل ہو گیا تھا۔ثمینہ نے اسکو اپنی گرفت میں جکڑ رکھا تھا۔وہ حیرانی سے اسے دیکھ رہا تھا۔وہ چھوٹی بہن جس نے آج تک اس کے سامنے نظر تک نہیں اٹھائی تھی،وہ یوں گلے تک پہنچ گئی تھی۔

"میں پولیس کے پاس جاؤں گی۔۔۔میں گواہی دوں۔۔۔اپنی بہن کو میں چپ کر

گئی، بھائی کو روکر چپ نہیں کروں گی۔میں تم سب کو پھانسی تک لیکر جاؤں گی۔۔۔تم سب۔۔۔۔درندے ہو۔۔۔۔"

وہ ہذیانی انداز میں چلارہی تھی۔لمحے میں اسکا گریبان پھاڑ دیا تھا۔اسکی گردن کو ناخنوں سے نوچ دیا تھا۔

توبس یہ ہے عورت۔۔۔۔

اسے نا چھیڑو تو وہ کومل سی تتلی ہے۔اپنی ذات میں گم اپنے کام میں مصروف۔سر جھکائے۔خاموش۔۔۔اسے چھیڑ دو گے،اسے اکساؤ گے تو وہ تمہیں قبر تک لے جائے گی۔وہ مرحم بنی رہے تو ٹھیک ہے۔اسے سرطان بنادیا تو وہ لاعلاج ہو جائے گی۔

ان سب نے مل کر اس چیونٹی کو زہر سے بھرے پروانے میں بدل دیا تھا۔

"میں برباد کردوں گی۔۔۔۔تم سب کو۔۔۔۔یہ عورت۔۔۔۔۔یہ ماں ہے۔۔۔۔۔یہ بھی ملی ہوئی ہے۔۔۔۔اس نے کروایا ہے۔۔۔۔اس نے سب چھین لیا ہے۔۔۔۔تم سب نے۔۔۔۔میں سب برباد کردوں گی۔۔۔۔تم دیکھنا۔۔۔۔۔"

اسے گھسیٹ کر کمرے میں بند کر دیا گیا تھا۔بھائی اپنی گردن سہلاتا رہا تھا۔

"سردار سرکار کیا ہو گیا۔۔۔لڑائی میں ایسے تو ہوتا ہے۔۔۔کبھی ہمارا بھی مرے گا۔۔۔۔گولی کو کیا پتہ مجھے کسے لگنا ہے۔۔۔۔۔۔"

اسی رات کی بات ہے۔

وہ تینوں بھائی ماں کے کمرے میں تھے۔

"اوپر بات ہو گئی ہے میری۔معاملہ دب جائے گا۔ہمیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔پولیس کو اتنا پیسہ کھلاتے ہیں،ہم پہ کیسے ہاتھ ڈال سکتی ہے وہ"

"اور وہ کتیا۔۔۔۔وہ لاش نہیں دے گی بلال کی۔۔۔وہ منہ کھولے گی سب کے سامنے۔۔۔اور وہ حرام کا بچہ۔۔۔۔۔"

"اسکا علاج بھی کر دیں گے۔ایک بار گولی سے بچ گئی۔کب تک بچی گی"

ثمینہ دودھ کے گلاس کی ٹرے رکھ کر خاموشی سے نکل گئی تھی۔

"اور یہ۔۔۔۔اس کلموہی کو تو وہ سمیع اللہ سید ھا کر دے گا۔یہ سمجھ کیا رہی ہے خود کو۔۔۔۔"

باورچی خانے میں کھڑی ثمینہ نے وہ پڑیا مٹھی میں دبالی تھی۔ابھی شام ہی تو اس نے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ملازمہ سے منگوائی تھی

"نیلا تھوتھا؟؟؟؟آپ نے کیا کرنا ہے جی؟؟؟؟؟"

اس نے دو نیلے نوٹ تھمائے تو منہ بھی بند ہو گیا اور نیلا تھوتھا بھی آ گیا تھا۔

رات گئے ملازمہ کی چیخوں سے حویلی گونج اٹھی تھی۔وہ دودھ کے گلاس لینے گئی تھی تو وہ تینوں بھائی بے سدھ پڑے تھے۔منہ سے جھاگ بہہ رہی تھے اور دودھ یہاں وہاں بکھرا ہوا تھا۔

اس رات ثمینہ سکون کی نیند سوئی تھی۔

کئی سال بعد:

آپریشن تھیٹر ہے۔

ٹیبل پہ پیشنٹ ہے۔سرجری جاری ہے۔وائٹل دکھانے والی سکرین پہ مخصوص ٹوں ٹوں ٹک ٹک ہو رہی ہے۔سارے میں وہ بو سی پھیلی ہوئی ہے۔سکرب پہنے سرجن، اسسٹنٹ، سسٹرز، ہیلپرز موجود ہیں، پائیوڈین، سپونج، سلائن، خون۔وہ مختلف

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوزاروں سے لیس ٹرالی۔

وہ سیاہ سکرب پہنے، ہاتھ میں سیزر پکڑے پیشنٹ پہ جھکی ہوئی ہے۔گلوز خون سے بھرے ہوئے ہیں۔وہ سپونج سے خون کو روکتی، سیزر سے ایڈھیژنز(رکاوٹیں) کاٹتی جارہی ہے۔وہ تندہی سے اپنے کام میں مصروف ہے۔

"اماں میں فیٹ ہی بہت ہے۔کیاخیال ہے ڈاکٹر یاسر،اماں کی کچھ فیٹ نکال نادیں ؟؟؟؟"

وہ ہنس کر کہہ رہی تھی۔

"اماں ہوش میں آئیں گی توخود کودیکھ کر حیران رہ جائیں گی کہ میں توبالکل سینڈریلا بن گئی۔دعائیں دیں گی۔۔۔۔"

"چلیں پھر بسم اللہ کریں"

وہ دونوں ہنسے تھے۔

"ارے اللہ کے بندو کام کرلو،گھر بھی جاناہے"

انستھیزیاوالے نے دہائی دی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سر جی میں فٹ بال کھیل رہی ہوں؟؟؟؟ساری آنتیں گھچا مُچھا ہوئی پڑی ہیں۔اندر ہی اندر جوڑ توڑ۔بیماری کو بڑھاتے رہتے ہیں یہ لوگ بھی۔ادھر ادھر سے دوا لے لی، نیم حکیم،عطائی،دم درود۔۔۔۔جب اخیر ہو جاتی ہے،تب ڈاکٹر کا رخ کرتے ہیں۔ پھر جب کام خراب ہو جاتا ہے تو ڈاکٹر قصائی۔۔۔۔۔"

"اتنی دکھی کہانی ڈاکٹر تہمینہ؟؟؟؟؟میری تو آنکھیں بھر آئیں"

آدھے گھنٹے بعد جب وہ سارا مکمل کر کے سٹچز لگانے کی تیاروں میں تھی تو ڈاکٹر یاسر نے اچھنبے سے دیکھا تھا۔

"سٹچز بھی خود لگائیں گی؟؟؟ارے یہ تو کوئی پی جی یا ریزیڈینسی والا کر لے گا"

"ڈاکٹر یاسر یہ پیشنٹ میرے ذمہ لگایا گیا ہے۔اسکی سکن سٹیر یلائز کرنے سے لیکر آخری بینڈ تیج تک میں زمہ داری ہے۔مجھے نہیں پسند کہ جب سارا کام ہو جائے تو میں بس فیتہ کاٹنے پہنچ جاؤں۔۔۔۔۔"

دوسری ٹیبل پہ سرجری کرتے اس سینئیر سرجن نے چونک کر دیکھا اور ایک اداس سی مسکراہٹ مسکرادیا۔اسے کوئی بہت شدت سے یاد آیا تھا۔

اس آفس کے باہر رک کر اس نے ایک لمبی سانس بھری تھی۔سامنے دیوار پہ نیم پلیٹ لگی ہوئی تھی۔

"ہیڈ آف سرجری ڈیپارٹمنٹ

ڈاکٹر مہران خواجہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اس نے ہولے سے دستک دی اور اندر جھانکا

"میں جاؤں سر؟؟؟؟؟؟"

مہران نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر دیوار پہ لٹکی گھڑی کو۔

"وقت سے پہلے ہی؟؟؟؟؟"

"سر تین سرجریاں کر چکی اپنے حصے کی،اب شام تک بیٹھنا ضروری ہے کیا؟؟؟؟؟

"

"ٹائم ٹیبل اکھاڑ پھینکو پھر"

اس نے منہ بنایا تھا

"میرے بس میں ہو تو اکھاڑ بھی پھینکتی۔۔۔۔"

"ایٹی ٹیوڈ دیکھو۔اوہ بی ایچ اوڈی ہوں میں۔۔۔کھڑے کھڑے نکال باہر کروں گا تمہیں ایسے کرنے پہ"

اس نے دانت نکالے تھے۔

"یہ کرہی نادیں آپ۔ہسپتال بند ہو جانا آپکا۔۔۔۔۔"

وہ ہولے سے مسکرادیا تھا۔

"اگلے مہینے ریٹائر ہونے کا سوچ رہا ہوں تہمینہ بچے۔پھر دیکھنا باس کیسا ملے گا تمہیں "

اس نے سختی سے اسے دیکھا تھا

"سوچیئے گا بھی مت۔میں ہونے دیتی ہوں آپکو ریٹائر بڑی اچھی طرح۔۔۔۔ ہونہہ۔۔۔۔۔جارہی ہوں میں۔۔۔۔"

وہ کہہ کر نکل گئی تھی۔وہ بہت دیر تک زیر لب ہنستا رہا تھا۔

وہ باہر نکلی تو وہ گاڑی گیٹ پہ ہی کھڑی تھی۔اس نے دروازہ کھولا اور دھپ سے فرنٹ سیٹ پہ جا بیٹھی۔

"اف توبہ گرمی۔۔۔۔۔ہائے"

"آدھے گھنٹے سے میں کھڑی ہوں یہاں تہمینہ۔۔۔۔کونسے الوداعئیے دے رہی تھی تو اندر؟؟؟؟؟"

اس نے غصے سے کہا تھا۔

"اوہ پھپھو یار۔۔۔۔دس منٹ نہیں ہوئے ہوں گے۔وہ بس ایک پیشنٹ آ گیا تھا، اسے دیکھنے لگ گئی تھی"

"اور یہاں گرمی میں انتظار کرتے کرتے میں پیشنٹ بن گئی"

ثمینہ نے منہ بنایا اور گاڑی سٹارٹ کی

"چڑچڑی ہو رہی ہیں۔تھکی ہوئی ہیں"

"میں نہیں تھکتی"

وہ فوراً بولی تھی

"ہر انسان تھکتا ہے۔ہر شے تھک جاتی ہے جب اپنی ہمت سے زیادہ بوجھ اپنے اوپر لاد لیتی ہے"

وہ چپ رہ گئی۔

"آپ اپنا بوجھ تو دیکھیں۔دو سکول، پھر این جی او، سلائی سینٹر۔۔۔پتہ نہیں کیا کیا کرتی ہیں ان بے سہارا لڑکیوں کے لیئے۔۔۔۔۔تھکیں گی ہی۔۔۔۔"

"میں تھکنا نہیں چاہتی تہمینہ۔میں تھک گئی تو ان سب کا کیا ہو گا جن کے لیئے میں ہی امید ہوں۔جن کے لیئے رب نے مجھے سہارا بنایا ہے"

وہ بہت دیر تک اسے دیکھتی رہی تھی۔

"پراؤڈ آف یو پھپھو"

وہ مسکرادی

"اور مجھے تم پہ صرف فخر نہیں ہے۔۔۔۔۔تم تو میرے لیئے سب کچھ ہو۔تم تو میری زندگی کا سکھ ہو تہمینہ۔۔۔۔۔میری بہن کی ہم نام، میرے بھائی کی آخری

نشانی۔۔۔۔۔"

کمرے میں شام کی نارنجی روشنیاں جمع ہورہی تھیں۔لان کی طرف کھلنے والی ونڈو کے گلاس سے چھن چھن کرآتی روشنیاں بہت بھلی محسوس ہورہی تھیں۔وہ بیڈ کے پاس، وہیں وہیل چیئر پہ موجود،خاموش بیٹھی تھیں۔

اب توزندگی میں کوئی شے بھی راحت نہیں دیتی تھی۔خوش ہونا،سکون پانا،کچھ اچھا لگنا،وہ یہ سب حسیات کھوچکی تھیں۔وہ جو کبھی سردار سرکار ہوا کرتی تھیں،اب ایک اپاہج بڑھیا سے زیادہ کچھ نہیں رہی تھیں۔

دروازے میں کھڑی،دہلیز سے ٹیک لگائے ثمینہ نے انہیں بہت دیر تک دیکھا تھا۔کسی بھی احساس کے بغیر،بناترحم کھائے،بناکوئی جذبہ محسوس کیئے،کسی بھی نفرت یامحبت کے بنابس ٹکٹکی باندھ کر دیکھتی رہی تھی۔نظروں کاارتکاز محسوس کرکے انہوں نے مڑکراسے دیکھا۔

وہی سوال پوچھنے آئی ہوں جوروز پوچھتی ہوں۔۔۔۔۔کیاواقعی آپکو تہمینہ کی لاش

دیکھ کر رونا نہیں آیا تھا؟؟؟؟؟؟کیا واقعی تین بیٹوں کی لاشیں دیکھ کر زیادہ دکھ ہوا تھا ؟؟؟؟؟؟کیا اب بھی آپکو لگتا ہے کہ بلال کی جگہ فاطمہ مر گئی ہوتی تو آپ یہاں نا ہوتیں؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

وہ خاموش تھیں۔

وہ خاموش ہی رہتی تھیں۔فالج نے صرف دونوں ٹانگیں اور داہنا ہاتھ نہیں چھینا تھا، زبان پہ بھی وار کیا تھا۔چہرہ داہنی طرف کو ڈھلک گیا تھا اور بس ایک جامد خاموشی۔۔۔۔۔۔

اب بھی انہوں نے بوڑھی آنکھوں سے جواب دیا تھا۔

وہ چند آنسو۔۔۔۔۔۔

اسے اپنی ماں کے لئیے کچھ بھی محسوس نہیں ہوا تھا۔ازراہِ ہمدردی میں بھی وہ ان آنسوؤں کو پونچھنا نہیں چاہتی تھی۔انسانیت کے ناطے بھی نہیں۔۔۔۔

تہمینہ وہیں سلیب پہ چڑھ کر بیٹھی،روٹی ہاتھ میں پکڑے اور سالن کی پلیٹ اس رکھے

کھانے میں مصروف تھی۔فاطمہ نے افسوس سے اسے دیکھا تھا۔

"تمہیں دیکھ کر کون کہے گا کہ تم ایک سر جن ہو؟؟؟"

وہ ہنسی

"یہ تو کوئی آپکو دیکھ کر بھی نہیں کہے گا میری پیاری ماں۔۔۔۔"

فاطمہ نے آخری روٹی اتاری تھی۔

"کیوں چھوڑ دی آپ نے جاب اور سرجری؟؟؟؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے کندھے اچکا دیئے

"وہاں میرے لئیے کچھ رہا ہی نہیں تھا۔جو سکھانے والا تھا،وہ چلا گیا تو سوچا اب کیا فائدہ۔ویسے بھی مجھے خوف آنے لگا تھا او ٹی سے۔۔۔وہاں ہونے سے۔۔۔اس سب سے۔۔۔۔"

وہ چپ رہ گئی تھی۔

"میری بہادر ماں کسی چیز سے ڈرتی بھی ہے؟؟؟؟"

"ہاں۔۔۔۔انسانوں سے ڈرتی ہوں۔یہ جنوں بھوتوں سے بھی زیادہ ڈراؤنی مخلوق ہے"

اس نے پلیٹ میں سالن نکالااور ٹرے میں سیٹ کرنے لگی۔

"ٹھیک سے کھاؤ۔اوراپنے برتن دھو کرر کھنا۔میں دادی کو کھاناکھلانے جارہی ہوں "

اسے کہہ کروہ باہر نکل آئی تھی۔

فاطمہ نے شوربے میں بھیگاہواوہ نوالہ چمچ میں بھرااور آہستگی سے انکے منہ میں ڈالا تھا۔ تھوک انکے ہونٹوں کے کھلے کنارے سے بہہ نکلا تھا۔اس نے دوسرے ہاتھ میں دبے رومال سے انکاچہرہ نرمی سے صاف کیا تھا۔

شام کی نارنجی روشنیاں اب سرخیوں میں بدل رہی تھیں۔لان میں اترتی وہ اداس سی شام شیشے کے اِس پار کمرہ بھی بھگوچکی تھی۔

اس نے آخری لقمہ انہیں کھلایا،منہ صاف کیااور برتن سمیٹنے لگی۔ٹرے لیئے وہ اٹھنے کو

تھی۔

"میں نماز پڑھ کہ آتی ہوں تو پھر آپکو واک کے لئیے لے چلوں گی۔"

"فف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ کہہ کر نکلنے کو تھی جب وہ جلدی سے غوں غاں کرنے لگی تھیں۔

"فف۔۔۔۔۔۔۔۔۔فا۔۔۔۔۔"

اس نے مڑ کر دیکھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com

انہوں نے اپنا لرزتا کانپتا ہاتھ فالج زدہ ہاتھ سے جوڑ رکھا تھا۔اسکے سامنے۔۔۔۔۔اسے دیکھتے ہوئے۔۔۔پشیمانی سے۔۔۔دکھ سے۔۔۔۔۔

"آپ یہ روزمت کیا کریں۔۔۔۔۔آپکو یہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔وہ جس کے لئیے میں آپ سے خفا ہوتی،وہ جس کے لئیے آپ مجھ سے نفرت کرتیں،وہ تو چلا گیا۔۔۔اب کیا فائدہ ناراض ہونے کا یا معافی مانگنے کا۔۔۔۔آپ یہ روزمت کیا کریں۔۔۔۔۔"

وہ کہہ کر کمرے سے نکلنے کو تھی۔کچھ خیال آنے پہ اس نے دہلیز میں رک کر،پلٹ کر

Email: Neramag@gmail.com

دیکھا تھا۔

وہ ڈبڈباتی نظروں سے، بھیگی انکھوں سے، سامنے دیوار پہ لگی اس تصویر کو دیکھ رہی تھیں۔

فاطمہ اور بلال۔۔۔۔ساتھ ساتھ۔۔۔۔پاس پاس۔۔۔۔ مسکراتے ہوئے۔۔۔۔۔

اس نے لمبی سانس بھری تھی۔انہیں اب ہمیشہ تک، ہر روز، ہر وقت وہ تصویر دیکھنا تھی۔کہنے کو کتنی آسان سی سزا تھی۔سوچتے تو اسکے برابر کی سزا دنیا میں کوئی نہیں تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کمرے سے نکل آئی تھی۔دور کہیں مغرب کی اذان کی صدا بلند ہوئی تھی۔

"اللہ اکبر۔۔۔۔۔اللہ اکبر"

مسجد کے اونچے میناروں سے خدا کے خلیفہ نے گواہی دی تھی۔وہ ایک اقرار تھا کہ ہاں میں مانتا ہوں کہ سب سے اکبر تو بس میرا رب ہی ہے۔وہ ایک اعلان تھا ان سب کے لئیے جو اپنی اپنی ذات میں اکبر بنے بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

نہیں تم نہیں۔۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔۔تم تو جھوٹ کو مفروضہ مانے ہوئے ہو۔۔۔۔۔

میں بتاؤں سچ کیا ہے؟؟؟؟

"اللہ اکبر۔۔۔۔۔۔اللہ اکبر"

****

❤ختم شدہ❤

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پراپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کرواناچاہیں تواردومیں ٹائپ کرکے مندرجہ ذیل ذرائع کااستعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریرایک ہفتے کے اندراندرویب پرپوسٹ کردی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئےاوپر دیئے گئےرابطے کے ذرائع کااستعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین